اسمِ مقدس امیرالمومنینؑ

علمِ ابجد کی روشنی میں

تالیف تحقیق و توضیح

خطیبِ ولایت مداحِ امیرالمومنینؑ علامہ سید حسن عسکری نقوی الشہدی

ناشر

حق برادرز

الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ﴾

﴿علم ابجد کی روشنی میں﴾

﴿زُبُر و بیّنات کے آئینے میں﴾

﴿حروف تہجی، مقدس کلمات، انبیاء کے اسماء﴾ ﴿قرآنی آیات سے اسم امیر المومنینؑ کا ظہور﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

روز محشر هر کسی در دست گیرد نامه ای

من نیز حاضر میشوم با این کتاب در بغل

قیامت کے دن ہر کوئی اپنے نامہ عمل کے ساتھ عرصہ محشر میں وارد ہوگا

میں اس کتاب کے ساتھ انشاءاللہ تعالی العزیز وارد عرصہ محشر ہونگا،

﴿نوٹ﴾ اس کتاب کی تحریر میں جس کتاب سے میں نے بہت زیادہ فیض حاصل کیا

اس کتاب عزیز کا نام (بیان الآیات) ہے،

کہ جو حضرت آیۃ اللہ العظمی شیخ یوسف نجفیؒ کے قلم کی بے پناہ فیوضات وبرکات کی حامل

اسرار کا خزینہ کتاب ہے،

دعا ہے کہ پروردگار عالم اس عالم نحریر کے درجات کو بلند سے بلند تر کرے کہ جن کے اسلوب

کو سامنے رکھتے ہوئے، اوران کے کلمات گوہر بار کو مشعل راہ بناتے ہوئے میں نے اس

کتاب اسم مقدس امیر المومنین علیہ السلام ابجد کی روشنی میں آغاز کیا، کہ جو اس وقت مومنین

کی خدمت میں موجود ہے،

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم اس عظیم عالم دین کے درجات کو بلند فرمائے، اور ہم سب کو

معارف محمد وآل محمد علیھم الصلاۃ والسلام سے بہرہ مند فرمائے

آمین یارب العالمین

علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

علیؑ

علیؑ علیؑ

علیؑ علیؑ علیؑ

علیؑ علیؑ

علیؑ

علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

﴿بسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم﴾

اَللّٰهُمَّ كُن لِوَلِيِّكَ الحُجَّةِ ابنِ الحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيهِ وَعَلىٰ آبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيلًا وَّعَينًا حَتّٰى تُسكِنَهُ أَرضَكَ طَوعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا بِرَحمَتِكَ يَا أَرحَمَ الرَّاحِمِينَ؛

(العجل العجل یا مولانا یا صاحب الزمان عج)

(یا رب الحسینؑ بحق الحسینؑ اشف صدر الحسینؑ بظهور الحجة القائمؑ)

﴿بیتاب اس سبب سے دل بیقرار ہے﴾

﴿وہ آئیں گیں ضرور مجھے اعتبار ہے﴾

﴿ہم ہی نہیں زمین پہ کچھ تیرے منتظر﴾

﴿عیسیٰ کو بھی فلک پہ تیرا انتظار ہے﴾

﴿انتساب﴾

میں اپنی اس کتاب کو کائنات کی عظیم ترین مالکہ، محرومۃ المسرّت، امّ المصائب، شریکۃ الحسینؑ، مالکہ تقدیر و جزا، عالمہ، فاضلہ، محدثہ، ھادیۃ، شفیعہ روز جزا، راضیۃ، مرضیۃ، کاملہ، سماویۃ، صدیقہ، طاھرۃ، عالمۃ غیر معلمۃ، فھمۃ غیر مفھمۃ، نوریۃ، انسیۃ حوریۃ، سیدۃ زینب کبریٰ سلام اللہ و صلوات اللہ علیھا، کے جن کے لیے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے

زینبؑ جو کہا کرلیا ہونٹوں نے حجاب،

شہزادی کا تو نام بھی بے پردہ نہیں ہے،

کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، کہ جن کی بارگاہ ملک آستان و ملک پاسبان و مرکز فیوض و برکات میں حقیر سراپا تقصیر نے اس کتاب کی پہلی جلد کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

﴿الاحقر المذنب الراجی الی رحمۃ ربہ﴾

سید حسن عسکری نقوی

نزیل المشھد الرضا علیہ آلاف التحیۃ والثناء

روحی وارواح العالمین لتراب مقدمہ الفداہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

شاعر اہلبیت اطہار، خطیب منبر سلونی جناب ڈاکٹر عباس رضا نیر جلال پوری

مشہد مقدس میں آ کر جب حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید حسن عسکری نقوی صاحب سے ملاقات ہوتی ہے، تو ایسا محسوس ہوتا ہے، کہ ولایت کی پوری ایک تحریک یا پورے ایک ادارے سے ملاقات ہوگئی ہے، خداوند عالم ولایت کے ان چراغوں کو سلامت رکھے، جب یہ اپنے عقیدے کا سورج ہتھیلی پر رکھ کر نکلتے ہیں، تو بنوامیہ کی نجس گلیوں سے اہلبیت علیہم السلام کے خلاف اٹھنے والے طوفان اپنے تنگ اور تاریک خیموں کی طرف واپس لوٹ جاتے ہیں،

ریاضت کہ نہاں خانوں میں ان کے قلم کی روشنائی قارئین کے دل و دماغ کو عقیدے کی روشنی عطا کرتی ہے، ایسے صاحبان قلم کی تصانیف و تالیفات دیکھ کر یقین ہوتا ہے، کہ اسلامی دانشوری کی روایت کا مستقبل محفوظ ہی نہیں بلکہ تابناک بھی ہے۔

مفکر اسلام مولانا سید حسن عسکری کی بعض کتابوں کے استنباط استدلال فلسفیانہ مباحث منطقیانہ تحلیل اور ماٗخذ و استناد دیکھ کر میرے لبوں سے بے ساختہ تحسین کے کلمات اور درود کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں اللہ تعالی بطفیل ائمہ معصومین علیہم السلام انھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے، اور ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، اس پر آشوب زمانے میں مولانا سید حسن عسکری ولایت کی راہ میں علم بردار بھی ہیں قلم بردار بھی ہیں، ان کی تحریریں قابل ستائش ہیں، میں ایک شعر ان کی تحریروں کی نذر کرتے ہوئے اپنی بات تمام کرتا ہوں۔

موتیوں میں تو لیں گے لوگ تیرے لفظوں کو   انگلیاں تراشی ہیں تب قلم بنایا ہے

﴿معصومہ قم اور معصومہ کونینؑ کی نعلین کا ایک ذرہ﴾

﴿عباس رضا نیر جلالپوری شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی﴾ ﴿امضاء﴾

﴿بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم﴾

خطیب ولایت اہلبیتؑ، شاعر و مداح مالک علم لدنیؑ جناب مولانا سید بلال کاظمی مدظلہ

تاریخ عالم و آدم اس بات پر شاہد ہے، کہ حکومتوں نے خزانوں کے بل بوتے پر حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کی مکمل کوششیں کی ہیں، یہ اور بات ہے کہ ناکامیوں کے سوا کچھ اور حاصل نہ ہوا، علی الخصوص جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں، تو کہیں بنی امیہ کی بازیگری اور کہیں بنی عباس کی فریب کاریوں کے ہچکولے ہیں، چونکہ اعلان ولایت کے بعد دین اسلام پناہ ولایت میں آ گیا، اس لئے باطل کی ہر کوشش ناکام ہوئی، اور انشاء اللہ تعالی ہوتی رہے گی، قابل قدر ہیں، وہ افراد گرامی جنھیں جذبۂ تفہیم ولایت نے تحریر یا تقریر کے ذریعے نصرت دین اور خدمت دین کا شرف عطا کیا، جو سعادت دارین ہے،

الحمد للہ انھیں محترم اور باتقدیر لوگوں میں حجۃ الاسلام مولانا سید حسن عسکری نقوی صاحب ہیں، جنھوں نے مختلف موضوعات اور نادر و نایاب دلائل کے ذریعے اب تک مختلف کتب تحریر فرما کر تمام مومنین کے لیے چراغ حقیقت روشن کیے ہیں، اور آئندہ بھی بے پناہ امیدیں ہیں، انشاء اللہ تعالی خداوند عالم موصوف کی توفیقات کا اضافہ کرے، اور ہم سب کو توفیق دین غدیر عطا فرمائے، والسلام

سگ کوئے نجف

بلال کاظمی لکھنو انڈیا

﴿امضاء﴾

﴿پیش لفظ﴾

﴿بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم﴾

عزیزان محترم پروردگار عالم کے کرم سے امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام، بی بی معصومہ سلام اللہ علیہا، اور امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، کی مدد سے

تحفہ رضویہ (۱۷) ﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ زُبر و بیّنات کی روشنی میں﴾

کا آغاز کرتا ہوں، جبکہ اس سے قبل مختلف موضوعات پر مفصل کتب پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہیں، جن میں تحفہ رضویہ۔۱۔ مجربات اسم اعظم و اسماء حسنیٰ،

تحفہ رضویہ۔۲۔ مجربات زُبر و بیّنات، و مجرب عملیات،

تحفہ رضویہ۔۳۔ اسرار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

تحفہ رضویہ۔۴۔ اسرار ھویت، آیۃ الکرسی پہ عرفانی بحث،

تحفہ رضویہ۔۵۔ اسرار صراط مستقیم،

تحفہ رضویہ۔۶۔ اسرار الحمد للہ رب العالمین،

تحفہ رضویہ۔۷۔ اسرار اللہ، عزاداری پہ ہونے والے اعتراضات کے جوابات،

تحفہ رضویہ۔۸۔ شرح دعائے ندبہ، عظیم دعا کی شرح،

تحفہ رضویہ۔۹۔ شرح زیارت اربعین،

تحفہ رضویہ۔۱۰۔ شرح زیارت جامعہ کبیرہ،

تحفہ رضویہ۔۱۱۔ شرح زیارت وارث،

تحفہ رضویہ۔۱۲۔ آداب جمعہ،

تحفہ رضویہ۔۱۳۔ الیاقوت والمرجان،

تحفہ رضویہ۔۱۴۔ راہنمائے زائرین احوال امامزادگان،

تحفہ رضویہ (۱۷)﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ زُبُر و بیّنات کی روشنی میں﴾ کے ساتھ حاضر خدمت ہوں گر قبول افتدز ہے عزو شرف،

،میں اس کتاب کو چہاردہ معصومین علیہم الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتا ہوں اور پروردگار عالم سے یہ دعا ہے کہ اس کا ثواب میری والدہ ماجدہ کو پہنچے، پروردگار عالم ان کو جوار حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میں جگہ عطا فرمائے۔تمام قارئین، مطالعہ کنندگان، قصیدہ خوانان، نوحہ خوانان، مرثیہ خوانان، عزاداران، کہ جن تک یہ کتاب پہنچے، ان سب سے درخواست ہے، کہ تمام، شہداء، علماء اعلام، مراجع عظام، عزاداران امام حسینؑ، کہ جو آج ہمارے درمیان میں نہیں ہیں۔

ان سب کے لیے اور ہمارے دادا مرحوم و مغفور مولانا سیّد منظور حسین نقویؒ (صاحب تحفۃ العوام) اور ان کی اہلیہ مرحومہ اور مرحوم و مغفور سیّد آل حسن نقوی۔ مرحوم و مغفور سیّد ضیاء الحسن نقوی۔ سید شجر عباس نقوی اور ان کی اہلیہ، اور میرے عزیز کہ جو ابھی حال ہی میں کربلا و شام کی زیارات سے واپس لوٹے تھے، اور مشہد مقدس میں انھوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ذکر آل عبا علیہم السلام کی کتاب کی طباعت کرنا چاہتا ہوں اور وطن واپسی پہ ان کا انتقال ہوا، چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو گئے، زوجہ بیوہ ہو گئی، اور ماں کے دکھوں میں مزید اضافہ ہو گیا، میری مراد میرے عزیز جناب سید اظہر عباس زیدی کربلائی اعلی اللہ مقامہ اور ان کے بھائی جناب سید اکمل عباس زیدی اور ان کے والد بزرگوار، سید ناصر عباس زیدی اعلی اللہ مقامھما،

اور میرے عزیزی حمیدی قریبی مجیدی شریفی جناب سید احسن رضا جعفری حفظہ اللہ تعالیٰ کے والدین اور برادران، کے جو دار دنیا سے چلے گئے ہیں،

اور عزیزم جناب آقای سید شفقت رضا جعفری حفظہ اللہ کے والدین عزیز اقربا کے جو دار دنیا

سے چلے گئے ہیں، اور بالاخص میری والدہ ماجدہ کے لیے ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور تین مرتبہ سورۃ توحید کی تلاوت فرمادیں، میری دعا ہے کہ پروردگار عالم تمام زائرین کی زیارت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے اور بار بار، زیارات پہ جانے کی توفیق مرحمت فرمائے، اور بالاخص ایران عراق شام جنت البقیع کی زیارات سے مشرف فرمائے۔ سب کی پریشانیاں بحق محمد وآل محمد علیہم الصلاۃ والسلام دور فرمائے، بے اولادوں کو اولاد دے، بے گھروں کو گھر دے، بے زروں کو زر دے، مفلسوں کی مفلسی دور ہو، ہم سب کو امام حسینؑ کے عزاداروں میں شامل فرمائے، ہمیں ولایت محمد وآل محمدؐ پہ زندگی گزارنے اور ولایت کے ساتھ دنیا سے جانے کی توفیق مرحمت فرمائے، اور دشمنان مذہب اسلام ودین اگر وہ ہدایت کے قابل نہیں تو ان کو ذلیل ورسوا کرے، اور ہم سب کو امام زمانہؑ کے اعوان وانصار میں شامل فرمائے امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔

﴿بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم﴾

الحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاھرین المعصومین، واللعن الدائم علی اعدائھم اجمعین الی یوم الدین

اما بعد۔ کافی عرصے سے یہ سوچ رہا تھا کہ ایک ایسا رسالہ تحریر کیا جائے کہ جو آج ہمارے عقائد کو خراب کیا جارہا ہے، ان کا جواب بالتفصیل مومنین کی خدمت میں پیش کیا جائے، اس سلسلے کے لیے کئی کتب ابھی تک قلم کی صعوبتیں برداشت کرکے قرطاس کے زندان میں سما چکی ہیں،

جن میں سے چند کتابیں حسب ذیل ہیں،

﴿یا علی مدد﴾

﴿اسرار اللہ عزاداری پہ ہونے والے اکثر اعتراضات کے جواب﴾

﴿اثبات عقد حضرت قاسم علیہ السلام ۲ جلدیں﴾

﴿علم کی تاریخ﴾

﴿قرآن ناطق﴾

﴿شرط عبادات﴾

﴿ولی کی ولایت﴾

﴿اسم امیر المومنینؑ کے اثرات﴾

﴿مجالس کی اہمیت﴾

﴿سند و اسرار حدیث کساء﴾

اور اس کے علاوہ بھی ہیں، آپ سب دعا فرمائیں کہ یہ سب زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں، تاکہ مومنین ان سے استفادہ کرسکیں اور اپنے قلوب کو محمدؐ و آل محمدؐ کے انوار سے منور کرسکیں، آمین

یارب العالمین،

یہ سب کتب خالصتاً لوجہ اللہ حجت اللہ امام زمانہؑ کی خوشنودی کے لیے لکھی گئی ہیں،

دعا فرمائیں کہ پروردگار عالم ہم سب کو امام زمانہ کے یاوران اور ناصران میں قرار دے، اور

اللہ ہمیں وہ دن دکھائے کہ ہم اللہ کی حجت کی اپنی ان آنکھوں سے زیارت کر سکیں، آمین یا رب

العالمین

بس چند ایک نا منظم کلمات کے ساتھ آپ مومنین کی خدمت میں حاضر ہوں دعا ہے کے

پروردگار عالم مجھے اس رسالے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور میرے والد بزرگوار حجۃ

الاسلام والمسلمین الحاج مولانا آقا سید ابوالحسن نقوی دام ظلہ العالی، کو طول عمر صحت و سلامتی عطا فرمائے،

اور میری والدہ ماجدہ کے جو کہ حقیقت عرفان کی بلندیوں پے فائز تھیں اور

جن کی محنتوں اور برکتوں کی وجہ سے ہم یہ علم دین کے لیے گام اٹھا سکے جوار حضرت زہرا سلام

اللہ علیہا میں جگہ عطا فرمائے، اور ہمیں ان کی دعاوں میں شامل فرمائے،

﴿علم اور عالم﴾

علم کے متعلق معصومؑ کا فرمان ہے،

ليس العلم بكثرة التعلم انما هو نور يقذفه الله في قلب من يشاء

علم زیادہ پڑھنے پڑھانے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کا نور ہے جس کے دل میں اللہ چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اسی علم کے لیے رب العزت قرآن کریم سورت عنکبوت میں ارشاد فرمارہا ہے،

من جاهد فينا لنهدينهم سبلنا ،

جو ہماری راہ میں جہاد کرتا ہے، ہم اس کی راستوں کی طرف ہدایت کرتے ہیں،

قرآن کا حدیث کا ایک ایک حرف اپنے ضمن میں مطالب معانی اور مہمات کا حامل ہے، قرآن کریم مکمل طور پر علوم کا مجموعہ،

احادیث معصومین علیہم الصلاۃ والسلام علوم کا مجموعہ،

معصومین علیہم الصلاۃ والسلام کے اسماء علوم کا مجموعہ،

معصومین علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر علوم کا مجموعہ،

معصومین علیہم الصلاۃ والسلام کی زیارت علوم کا مجموعہ،

یعنی درحقیقت علم ہی علم ہے،

نور ہی نور ہے،

معرفت ہی معرفت ہے،

کمال ہی کمال ہے،

برکات ہی برکات ہے،

روحانیت ہی روحانیت ہے،

نورانیت ہی نورانیت ہیں،

اس قرآن مقدس کے لیے حدیث میں وارد ہوا ہے،

لكل حرف من حروف القرآن حد ولكل حد مطلع،

اور بعض روایات میں کچھ اس طرح سے وارد ہوا ہے،

ما من حرف من حروف القرآن الا وله سبعون الف معنى ،

کائنات میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے کہ جو کما حقہ قرآن کے اسرار کا عالم و عامل ہو،

الا وہ ہستیاں کہ جن کو اللہ تعالی نے اپنے لیے چن لیا ہے، کہ جو سب کے سب معصومین علیہم السلام ہیں،

اس لیے کہ غیر معصوم جو ہوگا وہ گناہگار ہوگا اور کوئی بھی گناہگار اللہ تعالی کے اسرار کا حامل ہو ہی نہیں سکتا،

اس لیے کہ ان اسرار میں رموز ہیں دقائق ہیں مجمل ہیں، ناسخ ہیں محکم ہیں متشابہ ہیں محسوسات ہیں معقولات ہیں، جلی ہیں خفی ہیں، صغیر ہیں کبیر ہیں،

اور اسی کی طرف اللہ تعالی نے قرآن کریم میں اشارہ بھی فرمایا ہے،

لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ،

کوئی خشک و تر نہیں مگر یہ کہ وہ کتاب مبین میں ہے،

پس ہمارا مدعی واضح اور روشن ہوا اس لحاظ سے کہ کائنات کا ہر علم قرآن میں موجود ہے تو جب ہر علم قرآن میں موجود ہے تو یہ بھی واضح اور روشن ہوا کہ علم ﴿زُبُر وَ بَيِّنَات﴾ بھی قرآن میں

موجود ہے، جیسا کہ سورت آل عمران آیت نمبر ۱۸۴ میں اس کا واضح طور پہ اللہ تبارک وتعالی نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے،

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ،

اوراس کے علاوہ بھی مختلف مقامات پہ اللہ جل جلالہ نے اشارۃ وکنایۃ بھی اس کا ذکر کیا ہے ،اور ہمارے

بیان کے اثبات کے لیے اتنے مطالب ہی کافی ہیں،

اوراسی قرآن کریم کے بارے میں صادق آل محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں،

القرآن له اربع مراتب (كتاب الله على اربعة اشياء) العبارة والاشارة واللطائف والحقائق ، فالعبارة للعوام ، والاشارة للخواص (من العلماء) واللطائف للاولياء والحقائق للانبياء،

قرآن کریم کے ۴ مراتب ہیں، العبارۃ والاشارۃ واللطائف والحقائق، جن میں قرآن کریم کی عبارت عوام کے لیے ہے، اور قرآن کریم کے اشارے خواص کے لیے ہے، اور قرآن کریم کی لطیف عبارات اولیاء اللہ کے لیے ہے، اور قرآن کریم کے حقائق انبیاء کے لیے ہے،

قرآن کے تمام مطالب کو فقط راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں کہ جن کے سامنے اس کی ساری تاویلات بھی موجود ہیں،

سورت بقرہ آیت نمبر (۸۷) میں حضرت عیسی علیہ السلام کے لیے ارشاد ہوا،

وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ،

اسی سورت بقرہ آیت نمبر (۱۵۹) میں رب العزت رب العالمین اپنی عطا کا اظہار کچھ اس طرح سے فرما رہا ہے، اور کشف غطا بھی فرما رہا ہے، اس طرح سے کہ کوئی بھی اس کا انکار نہ کر سکے، اور کتمان کرنے والے کے لیے اس کا کتمان ممکن ہی نہیں ہے، بلکہ بینات کے منکر کو ملعون بتایا ہے،

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ،

اور انسان کا شک و ریب کو دور کرتے ہوئے رب العزت سورت نحل میں ارشاد فرما رہا ہے،

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ،

﴿بسمہ تعالی﴾

﴿باب اول﴾

﴿پہلا راز﴾

﴿اسرار حروف مقطعات﴾

اور ولایت اسد اللہ الغالب غالب علی کل غالب المطلوب لکل طالب امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلوے

حروف مقطعات کہ جو رب العزت نے قرآن کریم میں نازل کیے ہیں ان میں رب العالمین نے اسرار کو پوشیدہ کر دیا ہے، واللہ اعلم بحقائق امور،

اور یہ وہی حروف ہیں، وہی اسرار ہیں، کہ جن کے لیے رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے (لا **یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم**)

ان کی تاویل اللہ اور (راسخون فی العلم) کے علاوہ کوئی نہیں جانتا،

اور انہیں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے، (**لا یعلم جنود ربک الا ھو**)

بس یوں سمجھ لیں کہ یہ اللہ تعالی کے مکتوم اسرار ہیں کہ جو غیب میں شمار ہوتے ہیں،

شعبی سے جب سوال کیا گیا کہ یہ حروف مقطعات کیا ہیں، تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ اسرار اللہ ہیں،

اور اللہ تعالی ان کو ظاہر نہیں کرتا مگر اس پہ کہ جس سے وہ راضی ہو، اور وہ رسولوںؑ میں سے اور رسولوںؑ کے اوصیاء میں سے، اور ولیوں میں سے اور مومنین میں سے ہیں،

جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے، **واللہ تعالی لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** اور وارث رسولؐ، تو یہ بات اظھر من الشمس ہے، کہ

حروف مقطعات کا علم علم کنونی ہے، علم سری ہے، علم مخفی ہے، علم کتومی ہے،

ان کے متعلق ابو منصور الدیلمی، ابو عبدالرحمن السلمی، اور الترغیب میں وارد ہوا ہے

اسرار الله يبينها الى امناء اولياء وسادات النبلاء من غير سماعة ولا دراسة وهى من الاسرار التى لم يطلع عليها الا الخواص،

یہ اللہ کے اسرار ہیں کہ جن کو اللہ نے امین ولیوں کے سامنے بیان کیا ہے، اور نبیل سادات کو اس سے بغیر پڑھے اور بغیر سنے آگاہی عطا کی ہے، اور یہ اللہ تعالی کے راز ہیں کہ جن پہ خواص کے علاوہ کوئی بھی مطلع نہیں ہے،

اور بعض نے اس علم کو علم باطن کہہ کے یاد کیا ہے، اسی لیے تو اس کے متعلق روایات میں وارد ہوا ہے، کہ جب آپ سے علم باطن کے متعلق سوال کیا گیا،

لماسئل عن النبىّ عن علم الباطن فقال علم بين الله وبين اوليائه لم يطلع عليه ملك مقرب،

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم باطن کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ یہ وہ علم ہے کہ جو اللہ اور اس کے ولیوں کے درمیان ہے، کہ جس کو مقرب فرشتہ بھی نہیں جانتا، یعنی مقرب فرشتے کو بھی اس علم سے آگاہی نہیں ہے،

چونکہ یہ اسرار ہیں، ان سے آگاہی ناممکنات میں سے ہے، تا حد معلومات ظاہری جو کشفیات ہیں ان کو حیدر کرارؑ کے عاشقوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں،

دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمیں اسرار علوم محمد وآل محمد علیہم السلام کو سمجھنے اور جاننے کی توفیق عطا فرمائے (آمین یارب العالمین)

ان حروف مقطعات کے متعلق کافی اقوال ہیں من جملہ، چند ایک اقوال تفاسیر سے نقل کر رہا ہوں بالاخص تفسیر تسنیم تفسیر البصائر، تفسیر لوامع التنزیل و سواطع التاویل، وغیرہ ذلک،

﴿۱﴾......یہ حروف مقطعات قرآن کریم کے مختصات میں سے ہیں، اور یہ علم دوسری آسمانی کتابوں میں سے نہیں ہیں،

﴿۲﴾......یہ حروف مقطعات مکی اور مدنی سورتوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، اس لیے کہ ۲۷ مکی اور دو مدنی سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو نازل کیا ہے،

﴿۳﴾......۲۹ وہ سورتیں کہ جن میں حروف مقطعات موجود ہیں، وہ کچھ اس ترتیب سے ہیں،

(۱) سورۃ بقرۃ،

(۲) سورۃ آل عمران،

(۳) سورۃ اعراف،

(۴) سورۃ یونس،

(۵) سورۃ ھود،

(۶) سورۃ یوسف،

(۷) سورۃ رعد،

(۸) سورۃ ابراہیم،

(۹) سورۃ حجر،

(۱۰) سورۃ مریم،

(۱۱) سورۃ طہٰ،

(۱۲) سورۃ شعراء

(۱۳) سورۃ نمل،

(۱۴) سورۃ قصص،

(۱۵) سورۃ عنکبوت،

(۱۶) سورۃ روم،

(۱۷) سورۃ لقمان،

(۱۸) سورۃ سجدہ،

(۱۹) سورۃ یٰس،

(۲۰) سورۃ صٓ،

(۲۱) سورۃ مومن (غافر)،

(۲۲) سورۃ فصلت،

(۲۳) سورۃ شوریٰ،

(۲۴) سورۃ زخرف،

(۲۵) سورۃ دخان،

(۲۶) سورۃ ن والقلم،

(۲۷) سورۃ جاثیہ،

(۲۸) سورۃ احقاف،

(۲۹) سورۃ قٓ،

﴿۴﴾ حروف مقطعات پانچ قسموں پہ منقسم ہوتے ہیں،

کچھ حروف مقطعات ایک حرفی ہیں، جیسے (ص)(ن)(ق)،

کچھ دو حرفی ہیں، جیسے (طس)(یس)(طه)(حم)،

کچھ تین حرفی ہیں، جیسے (الم)(الر)(طسم)،

کچھ چار حرفی ہیں، جیسے (المص)(المر)،

کچھ پانچ حرفی ہیں، جیسے (کھیعص)(حم عسق)،

﴿۵﴾ کچھ حروف مقطعات قرآن میں ایک آیت بن کے نازل ہوئے ہیں، جیسے

(۱)(الم)، سورت بقرة، سورت آل عمران، سورت عنکبوت، سورت لقمان، سورت سجدہ، میں،

(۲)(المص)، سورت اعراف میں،

(۳)(کھیعص) سورت مریم میں،

(۴)(طه) سورت طه میں،

(۵)(طسم) سورت شعراء اور سورت قصص میں،

(۶)(یس) سورت یس میں،

(۷)(حم) سورت مومن، سورت فصلت، سورت زخرف، سورت دخان، سورت جاثیه، اور سورت احقاف میں،

﴿۵﴾ اور کچھ حرف مقطعات آیت کا جزو بن کے نازل ہوئے ہیں، جیسے،

(۱)(حم عسق) سورت شوری میں،

(۲)(الر) سورة یونس، سورة هود، سورة یوسف، سورة ابراهیم، سورة حجر میں

(۳)(المر) سورت رعد میں،

(۴)(طٰسٓ)سورت نمل میں،

(۵)(صٓ)سورت صٓ میں،

(۶)(قٓ)سورت قٓ میں،

(۷)(نٓ)سورت قلم میں،

﴿۶﴾اس لحاظ سے حروف مقطعات کی تین قسمیں ہیں،

(۱) کچھ ایسے ہیں کہ جو اصلاً قرآن میں بصورت تکراری نازل نہیں ہوئے ہیں جیسے، ن، ق،

(۲) کچھ ایسے ہیں کہ جو دو مرتبہ تکرار ہوئے ہیں، جیسے، صٓ، سورت صٓ میں، اور یہی جز و بن کے بھی آیا ہے سورت اعراف میں، المٓصٓ،

(۳) کچھ ایسے ہیں کہ جو چھ یا چھ سے زیادہ مرتبہ تکرار ہوئے ہیں، جیسے الٓمٓ، حٰمٓ، اسی لیے حوامیم سبعہ بھی کہتے ہیں

﴿۷﴾حروف مقطعات حذف مکررات کے بعد ان میں سے جو باقی بچتے ہیں وہ (۱۴) حروف ہیں،

(۱)(ا) (۲)(ح) (۳)(ر) (۴)(س)

(۵)(ص) (۶)(ط) (۷)(ع) (۸)(ق)

(۹)(ک) (۱۰)(ل) (۱۱)(م) (۱۲)(ن)

(۱۳)(ہ) (۱۴)(ی)،

﴿۸﴾حروف مقطعات اور آیات میں ایک خاص قسم کا ارتباط ہے کہ جن کو ہر انسان کی تو بات ہی الگ ہے، خواص بھی نہیں جان سکتے جب تک واجب الوجود کی عطا نا ہو،

﴿۸﴾حروف مقطعات کے لیے ایک قول یہ ہے کہ یہ اسم اعظم کا جزو ہیں، اور ان کے مرکب ہونے سے اسم اعظم معرض وجود میں آتا ہے،

اور اسم اعظم اس کو کہتے ہیں کہ جن کے ذریعے کائنات ما کان و ما یکون میں انسان تصرف کر سکتا ہے، یہ سب کے سب حروف مقطعات اپنے اندر اسم اعظم کا جزو لیے ہوئے ہیں اجزا اسم اعظم ہیں، اور بعض اوقات مرکب کرنے سے یہ اسم اعظم معرض وجود میں آتا ہے،

جیسے، (الر) (حم) (ن)۔ (الرحمن) اسی طرح سے امام زمانہؑ کے اسم مبارک م ح م د، کا استناد بھی اسی سے ہوتا ہے، جیسا کہ اس کو صاحب تفسیر تسنیم نے جلد دوم صفحہ ۷۷ میں بیان کیا ہے،

﴿۹﴾ ایک قول یہ ہے کہ اللہ کے نام الرحمٰن قرآن میں کئی مقامات پہ آئے ہیں، سورت الحمد میں اور ہر بسم اللہ میں تو ماننا پڑے گا کہ جن کو اللہ تعالیٰ صراحتاً بیان کر دیا ہے اب ان کو مخفی طور پہ بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے،

یہ حروف مقطعات اپنے اندر بذات خود کچھ اسرار کے حامل ہیں کہ جن کو ہر بندہ نہیں جان سکتا، کہ جن کے ذریعے مردے زندہ ہوتے ہیں، درخت چل سکتے ہیں پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور یہ وہ ہیں کہ جن کے لیے آصف بن برخیاؑ نے کہا تھا، جس کو اللہ نے قرآن کریم سورت نمل آیت نمبر ۴۰ میں بیان فرمایا ہے،

قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک،

﴿۱۰﴾ ایک قول یہ ہے کہ وہ حروف کہ جو مقطعات کی صورت میں سورت سے پہلے نازل ہوئے ہیں وہ اس سورت میں زیادہ ہوتے ہیں، اور یہ ایک قرآنی معجزہ ہے،

مثلاً سورت ق میں ق سب سے زیادہ آیا ہے،

اسی طرح سے سورت اعراف میں (المص) حروف مقطعات کی شکل میں وارد ہوا ہے، اور اگر حروف کی گنتی کی جائے تو اس سورت میں سب سے زیادہ یہی حروف استعمال ہوئے ہیں،

الف اس سورت میں (۲۵۲۹) مرتبہ آیا ہے،

لام اس سورت میں (۱۵۳۰) مرتبہ آیا ہے،

میم اس سورت میں (۱۱۶۴) مرتبہ آیا ہے،

(ص) اس سورت میں (۹۷) مرتبہ آیا ہے،

(جمعا) اس سورت میں یہ حروف (۵۳۲۰) مرتبہ آئے ہیں،

مجموعی طور پہ اگر اس سورت کے حروف کا حساب کیا جائے تو یہ حروف اس سورت میں مجموعی حساب سے ۳۷ فیصد ہیں،

اس طرح سے اعجاز عددی قرآن یہ ہے، (**شھر**) قرآن میں بارہ مرتبہ آیا ہے،

کلمہ (**یوم**) قرآن میں (۳۶۵) مرتبہ آیا ہے،

کلمہ (**دنیا**) قرآن میں (۱۱۵) مرتبہ اور آخرت بھی (۱۱۵) مرتبہ آیا ہے،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿دوسرا راز﴾

﴿اسرار حروف مقطعات﴾

﴿احادیث معصومین علیھم الصلاۃ والسلام﴾

﴿۱﴾ کتاب بحار الانوار چاپ بیروت جلد نمبر (۸۹) صفحہ نمبر (۳۷۳) میں وارد ہوا ہے کہ جویریہ نے سفیان ثوریؒ سے اور آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ،اللہ تعالیٰ کے ان اقوال کے کیا معنی ہیں،

الم والمص والر و المر و کھیعص وطہ و طس و طسم و یس وص وحم وحمعسق و ق و ن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، (الم) سورت بقرۃ کے ابتدا میں جو ہے اس کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ الملک﴾،

اور (الم) سورۃ آل عمران کے ابتدا میں جو ہے اس کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ المجید﴾،

اور (المص) کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ المقتدر الصادق﴾،

اور (الر) کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ الرووف﴾،

اور (المر) کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ المحی الممیت الرازق﴾،

اور (کھیعص) کے معنی یہ ہیں ﴿انا الکافی الھادی الولی العالم الصادق الوعد﴾ اور (طہ) کے معنی یہ ہیں، ﴿یا طالب الحق الھادی الیہ﴾،

اور (طس) کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ الطالب السمیع المبدء المعید﴾،

اور (یس) رسول اللہؐ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اور اس کے معنی ہیں، ﴿یا ایھا السامع لوحی﴾،

اور (حم) کے معنی ﴿الحمید المجید﴾،

اور (حمعسق) کے معنی ﴿الحلیم المثیب العالم السمیع القادر القوی﴾،

اور (ق) ایک پہاڑ کا نام ہے کہ جو دنیا پر محیط ہے ،(ن) جنت میں ایک نہر ہے،

سفیان ثوری کہتے ہیں میں نے کچھ اور سوال کئے مولاؑ نے ارشاد فرمایا اٹھ جا تو ان اسرار کی صلاحیت نہیں رکھتا،

﴿۲﴾ تفسیر برہان جلد اول صفحہ ۵۴ میں مرقوم ہے، کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا،

(المص) کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ المقتدر الصادق﴾

﴿۳﴾ تفسیر برہان جلد دوم صفحہ ۱۷۶ میں مرقوم ہے،

کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا (الر) کے کیا معنی ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کے

اس کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ الرؤوف﴾

﴿۴﴾ تفسیر برہان جلد دوم صفحہ ۲۷۷ میں مرقوم ہے،

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا مولاؑ (المر) کے کیا معنی ہیں

تو آپ نے ارشاد فرمایا کے اس کے معنی یہ ہیں، ﴿انا اللہ المحی الممیت الرازق﴾

﴿۵﴾ تفسیر برہان جلد سوم صفحہ ۲ میں مرقوم ہے،

سفیان ثوری کہتے ہیں، کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا مولاؑ (کھیعص)

کے کیا معنی ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کے اس کے معنی یہ ہیں

﴿انا الکافی الهادی الولی العالم الصادق الوعد﴾

﴿۶﴾ تفسیر برہان جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ میں مرقوم ہے،

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ (طس) کے معنی یہ ہیں،

﴿انا الطالب السمیع﴾ اور (طسم) کے معنی یہ ہیں ﴿انا الطالب السمیع المبدء المعید﴾

﴿۷﴾ تفسیر برہان جلد چہارم صفحہ ۹۰ میں مرقوم ہے،

سفیان ثوریؒ کہتے ہیں، کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا مولاؑ،

(حمٓ) اور (حمٓ عسٓقٓ) کے کیا معنی ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کے (حمٓ) کے معنی یہ ہیں

،﴿الحمید المجید﴾،

اور (حمٓ عسٓقٓ) کے معنی یہ ہے، ﴿الحلیم المثیب العالم السمیع القادر القوی﴾

﴿معصوم علیہ السلام ابجد کی خود تفسیر کر رہے ہیں﴾

﴿۸﴾ تفسیر برہان جلد ۲ صفحہ ۳ میں مرقوم ہے، کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں جب آپ مکے میں تھے حاضر ہوا، اور اس نے اپنے مسائل کے متعلق دریافت کیا،

آپ نے اسے جواب دیا اور ایک حدیث کا ذکر کیا، بات یہاں تک پہنچی اس نے سوال کیا، (المٓصٓ) کیا ہے تو اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھہر جا،

الالف واحدواللام ثلاثون والمیم اربعون والصاد تسعون قلت فھذہ مأۃ واحدی وستون فقال یالبیداذا دخلت سنۃ احدی وستون ومأۃ سلب اللہ قوما سلطانھم

الف کا ایک، لام کے تیس، میم کے چالیس، صاد کے نوے، راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا یہ (۱۶۱) ہیں، تو اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا، اے لبید جب (۱۶۱) واں سال داخل ہوگا، اللہ قوم سے ان کے سلطان کو اٹھا لے گا،

﴿کچھ حروف مقطعات سے رسالتمآبؐ کو مخاطب کیا گیا ہے﴾

﴿۹﴾ تفسیر برہان جلد ۳ صفحہ ۲۹ میں مرقوم ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ (طٰہٰ) رسول اللہؐ کے ناموں میں سے ایک نام ہو، اور اس کے معنی یہ ہیں، **یا طالب الحق الھادی الیہ**

﴿۱۰﴾ تفسیر برہان جلد ۳ صفحہ ۲۸ میں مرقوم ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، کہ اے کلبیؒ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں کتنے نام ہیں میں نے کہا دو یا تین تو اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا اے کلبیؒ دس نام ہیں،

طٰهٰ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى

يٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ، عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ، مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿تیسرا راز﴾

﴿اسرار حروف مقطعات﴾

﴿اور فضیلت مولائے کائنات علی علیہ السلام﴾

حروف مقطعات حذف مکررات کے بعد ان میں سے جو باقی بچتے ہیں وہ (۱۴) حروف ہیں، اور مزے کی بات یہ ہے حروف چودہ ہی ہیں، جو مقطعات میں استعمال ہوئے انہی کی تکرار ہوئی ہے، اور کل حروف تہجی کو بھی اگر دیکھا جائے، تو ۲۸ حروف ہیں کہ یہ بھی چودہ کا دو مرتبہ ظہور ہے، سبحان اللہ

(۱)(ا)	(۲)(ح)	(۳)(ر)	(۴)(س)
(۵)(ص)	(۶)(ط)	(۷)(ع)	(۸)(ق)
(۹)(ک)	(۱۰)(ل)	(۱۱)(م)	(۱۲)(ن)
(۱۳)(ہ)	(۱۴)(ی)،		

کہ جن کی عبارت کچھ اس طرح سے سامنے آتی ہے کہ جس کو علماء کبار نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے من جملہ آیت اللہ جوادی آملی نے بھی اس کو جلد دوم تفسیر تسنیم میں بیان کیا ہے،

(پہلی عبارت) **صراط علی حق نمسکه**

(دوسری عبارت) **نمسکه صراط علی حق**

(تیسری عبارت) **حق علی صراط نمسکه**

پس معلوم واضح اور روشن ہوا کہ حقیقت ہی یہی ہے، ظاہر قرآن بھی یہی ہیں اور باطن قرآن بھی یہی ہیں ظاہر میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی ولایت کو بیان کیا ہے اور باطن میں بھی ان کی ولایت کو چھپا دیا ہے پس یہ ظاہر قرآن بھی ہیں اور باطن قرآن بھی ہیں، خاموش ہو تو صامت بولے تو ناطق ہیں،

اثر ترابی مرحوم شاعر اہلبیت اطہارؑ نے امام رضا علیہ السلام کے حوالے سے ایک نظم کہی تھی کہ جس کا ایک شعر مجھے اس وقت یاد آرہا ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں،

خاموش ہو تو جزدان میں قرآن کی صورت، ناطق ہو تو منبر پہ علیؑ بول رہا ہے،

بس حقیقت تو یہ ہے کہ جس کا انکار ہی نہیں کیا جا سکتا **سر الله مودعا في كتبه وسر الكتب في القرآن لانه الجامع المانع وفيه تبيان كل شيء و سر القرآن في حروف المقطعة في اوائل السور،** اسی لیے تو **سر الله في العالمين امير المومنين علي عليه السلام** ارشاد فرماتے ہیں **لكل كتاب صفوة وصفوة هذا الكتاب (يعني المصحف) حروف التهجي،** حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن اتنی جامع کتاب ہے کہ اس کے نقطے میں اللہ نے کائنات کے علوم کو رکھ دیا ہے

(۱) سب سے پہلے تو یہ ہے کہ جو مولائے کلؑ ارشاد فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے (۱۱۴) آسمان سے کتابیں نازل کی ہیں، اور ان میں توریت زبور انجیل قرآن کو برگزیدہ کیا، اور سب کتابوں کا علم اس قرآن میں جمع کر دیا ہے، اور اس قرآن کے علم کو الحمد میں جمع کر دیا ہے اور الحمد کو بسم اللہ میں اور بسم اللہ کو ب میں اور ب کو نقطے میں جمع کر دیا ہے، اور پھر آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ب کے نیچے والا نقطہ میں علیؑ ہوں،

(۲) اور دوسری جگہ بھی تقریباً ایسی ہی روایت وارد ہوئی ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں **جميع ما في القرآن في باء بسم الله وانا النقطة تحت الباء** اور اسی طرح سے نقطے کے متعلق ایک اور حدیث ہے وہ بھی امیر المومنینؑ سے ہی ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں **بالباء ظهر الوجود و بالنقطة تميز العابد عن المعبود** اور اسی طرح سے نقطے کے متعلق ایک اور بھی حدیث ہے وہ بھی امیر المومنینؑ سے ہی ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں **عن الباء ظهر**

الوجود وبالنقطة تبين العابد عن المعبود اور اسی طرح ایک اور حدیث ہے وہ بھی امیر المومنینؑ سے ہی ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں **بالباء عرفه العارفون وما من شیء الا والباء مكتوبة عليه**

(۳) یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ حروف معجمہ میں نقطہ نہیں ہوتا، دوسرے حروف کے برخلاف، البتہ حکمت اور ایک راز اس میں موجود ہے،

عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان میں روایت کرتے ہیں **قال امير المومنين عليه السلام لو شئت لاوقرت لكم ثمانين بعيرا من علوم النقطة تحت الباء،**

(۴) اسم مبارک اور مقدس علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اسم سے مشتق ہے اللہ تعالیٰ کا نام ہے، اللہ کو بغیر اضافت اسی نام علی کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے،

جیسا کہ دعائے ماہ مبارک رمضان میں وارد ہوا ہے، **یاعلی یاعظیم یا غفور یا رحیم** اور آیۃ الکرسی میں وارد ہوا ہے، **وهوالعلی العظیم** عرب کی تاریخ میں تنہا اللہ کا نام نہیں رکھا جاتا، جب بھی رکھا جاتا ہے تو مرکب ہوتا ہے **عبدالحمید، عبدالکریم، عبدالغفور، عبدالمجید، عبدالرحمن، عبدالرحیم** لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص الخاص اسم فقط میرے مولاؑ کو ہی عطا کیا ہے،

وہ بھی علی ہے یہ بھی علیؑ ہیں،	وہ خالق علی اور یہ مخلوق علیؑ،
وہ رازق علی اور یہ مرزوق علیؑ،	وہ معبود علی، اور یہ عابد علیؑ،
وہ واجب الوجود علی اور یہ لازم الوجود علیؑ،	وہ رب علی اور یہ عبد علیؑ، الی ماشاء اللہ،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چوتھا راز﴾

﴿اسماء امیر المومنین علی الیہ السلام﴾

کتاب بیان الآیات میں آقای شیخ یوسف نجفی کچھ اس طرح سے تحریر فرماتے ہیں، کہ رب العزت نے میرے مولا کو مختلف آسمانی کتب میں مختلف اسماء کے ساتھ یاد کیا ہے، ویسے تو سب سے بڑا نام میرے مولا کا علی ہے وہ عرش پہ علی اور یہ فرش پہ علی ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں

﴿۱﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (توریت) میں (بریھا) آیا ہے،

﴿۲﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (زبور) میں (اری) آیا ہے،

﴿۳﴾ میرے مولا امیر المومنین علیہ السلام کا کا نام (انجیل) میں (ایلیا) اور (شمیطا) اور (ایلیا) آیا ہے،

﴿۴﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (قرآن) میں (هل اتی) (صبر) (احسان) (عدل) (ایمان) (کتاب) (حبل الله) (فضل الله) (نباء عظیم) آیا ہے، اور اس کے علاوہ بھی مولا کے کافی نام ہیں جن کو اس حقیر نے کتاب (میرے مولاؑ کے اسماء) میں بیان کیے ہیں،

﴿۵﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (هندوؤں) کی کتابوں میں (گلهن) آیا ہے

﴿۶﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (اهل روم) کے ہاں (بطریسا) آیا ہے،

﴿۷﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (اهل خطاه) کے ہاں (بولیا) آیا ہے،

﴿۸﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (اهل فارس) کے ہاں (جبیر) آیا ہے،

﴿۹﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (اهل ترک) کے ہاں (تیمر) آیا ہے،

﴿۱۰﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا کا نام (اهل زنجیاں) کے ہاں (عیبر) اور

(معهلا) آیا ہے،

﴿۱۱﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام (کاهنون) کے ہاں (بوی) آیا ہے،

﴿۱۲﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام (زبان حبشه) میں (تمریك) آیا ہے،

﴿۱۳﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام (ارامنون) کے ہاں (فریق) آیا ہے،

﴿۱۴﴾ میرے مولا امیر المومنین علیہ السلام کا نام (زبان فرانك) میں (مجهلان) آیا ہے،

﴿۱۵﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام (اهل دایش) کے ہاں (میمونا) آیا ہے

﴿۱۶﴾ میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام مادری زبان میں (حیــــــــــدر) آیا ہے، (ابو البشر)، آیا ہے، (ابو العز) آیا ہے، (ابو الحسن) آیا ہے (احد دوسرا) آیا ہے، (ابو تراب) آیا ہے، (سید العرب) آیا ہے،

محدث کبیر مفسر عظیم الشان وجلیل القدر آقای علامه فهامه سید هاشم حسین بحرانیؒ نے اس موضوع پہ ایک کتاب لکھی ہے، جس کا نام اللوامع النوارانية في اسماء علي عليه السلام واهل بيته القرآنيه، ہے، جس میں امیر کائنات کے (۳۰۰) سے زیادہ نام درج ہیں، یہاں اس موقع پہ دل چاہتا ہے کہ فارسی زبان کا ایک کلام پیش کیا جائے کہ جو اس موقع سے خاص مناسبت رکھتا ہے،

ز القاب آن شاه والا تبار، ندانم کدامین نمایم شعار،
لقبهای شایسته بوتراب، نگنجد بندین هزاران کتاب،
اگر جمع کردند جن و ملك، ورق آورند از طباق فلك،
قلم گردد اشجار ودریا مداد، نیآرند حرفی از آن شاه یاد

﴿00000﴾

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿دوسرا باب﴾ ﴿عدد بارہ کے سربستہ راز﴾

﴿پہلی حقیقت﴾

﴿بارہ مقدس حجابات﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

اس میں کسی بھی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ کائنات کا سارا نظام ان ہستیوں کے گرد گھوم رہا ہے، جو کچھ بھی ہے وہ ان ہی کی ذات والا صفات کی وجہ سے ہے، اسوقت ہم نے بارہ کو سامنے رکھا ہے تو جس چیز پہ بھی نگاہ کریں، اس میں بارہ کا جلوہ نظر آتا ہے جہاں اور حقیقتیں بارہ ہیں وہاں حجابات بھی بارہ ہیں، اگر بارہ کی حقیقت کو بارہ کے فضائل کو بارہ کی روحانیت و نورانیت و معنویت کو علیحدہ کر دیا جائے، تو کائنات صفر ہو جاتی ہے، آج جو نورانیت ہے، آج جو روحانیت ہے، آج جو معنویت ہے، وہ انھی ہستیوں کا فیضان ہے، انھی کے صدقے میں یہ نظام ہستی چل رہا ہے، بس یوں سمجھ لیں کہ جو کچھ بھی ہے وہ پانچ بارہ چودہ کا صدقہ ہے،

﴿۱﴾ پہلا حجاب قدرت ہے،
﴿۲﴾ دوسرا حجاب عظمت ہے،
﴿۳﴾ تیسرا حجاب عزت ہے،
﴿۴﴾ چوتھا حجاب ہیبت ہے،
﴿۵﴾ پانچواں حجاب جبروت ہے،
﴿۶﴾ چھٹا حجاب رحمت ہے،
﴿۷﴾ ساتواں حجاب نبوت ہے،
﴿۸﴾ آٹھواں حجاب کبریا ہے،
﴿۹﴾ نواں حجاب منزلت ہے،
﴿۱۰﴾ دسواں حجاب رفعت ہے،
﴿۱۱﴾ گیارھواں حجاب سعادت ہے،
﴿۱۲﴾ بارھواں حجاب شفاعت ہے،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿دوسری حقیقت﴾

﴿اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں میں بارہ کا عدد﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿۱﴾ کلمہ توحید رکن توحید میں (لا الہ الا اللہ) میں بارہ حرف ہیں،

یہ وہ کلمہ ہے کہ اس کے بغیر کسی کا اسلام قبول نہیں لا الــه الا الـرحـمـن کے ذریعے کافر مسلمان نہیں ہوتا، کوئی بھی شخص اگر مسلمان ہونا چاہے تو مسلمان کلمہ توحید کلمہ رسالت اور کلمہ ولایت کے ذریعے ہی ہوتا ہے، اس کلمہ توحید میں بارہ حروف موجود ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ا	ل	ا	ہ	ل	ا	ا	ل

﴿۲﴾ ارکان رسالت (محمد رسول اللہ) اس میں بھی بارہ ہی حروف موجود ہیں، جیسا کہ یہ ظہور وجود میں ہے، اور اظہر من الشمس ہے،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ل	و	س	ر	د	م	ح	م

﴿۳﴾ ارکان خلافت ووصایت امیرالمومنینؑ (علی خلیفۃ اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ۃ	ف	ی	ل	خ	ی	ل	ع

﴿۴﴾ کلمہ امارت مومنین (امیرالمومنین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ی	ر	ا	ل	م	و	م	ن	ی	ن

﴿۵﴾ اسمائے مقدس (الله تبرك تعالى) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ل	ہ	ت	ب	ر	ک	ت	ع	ل	ی

﴿۶﴾ اسمائے مقدس (الرحمن الرحیم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ر	ح	م	ن	ا	ل	ر	ح	ی	م

﴿۷﴾ اسمائے مقدس (الحمید المجید) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ح	م	ی	د	ا	ل	م	ج	ی	د

﴿۸﴾ اسمائے مقدس (الرووف الرحیم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ر	و	و	ف	ا	ل	ر	ح	ی	م

﴿۹﴾ اسمائے مقدس (الحنان المنان) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ح	ن	ا	ن	ا	ل	م	ن	ا	ن

﴿۱۰﴾ اسمائے مقدس (الخالق البارى) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	خ	ا	ل	ق	ا	ل	ب	ا	ر	ی

﴾۱۱﴿ اسمائے مقدس (الواحد الكريم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	و	ا	ح	د	ا	ل	ک	ر	ی	م

﴾۱۲﴿ اسمائے مقدس (الواحد القهار) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	و	ا	ح	د	ا	ل	ق	ہ	ا	ر

﴾۱۳﴿ اسمائے مقدس (الظاهر الباطن) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ظ	ا	ھ	ر	ا	ل	ب	ا	ط	ن

﴾۱۴﴿ اسمائے مقدس (التواب الوهاب) میں بھی بارہ حروف ہیں؛

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ت	و	ا	ب	ا	ل	و	ہ	ا	ب

﴾۱۵﴿ اسمائے مقدس (الفتاح الرزاق) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ف	ت	ا	ح	ا	ل	ر	ز	ا	ق

﴾۱۶﴿ اسمائے مقدس (المحسن المجمل) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	م	ح	س	ن	ا	ل	م	ج	م	ل

﴿۱۷﴾ اسمائے مقدس (**المنعم المفضل**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	م	ن	ع	م	ا	ل	م	ف	ض	ل

﴿۱۸﴾ اسمائے مقدس (**الباعث الوارث**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ب	ا	ع	ث	ا	ل	و	ا	ر	ث

﴿۱۹﴾ اسمائے مقدس (**دیان یوم الدین**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
د	ی	ا	ن	ی	و	م	ا	ل	د	ی	ن

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿تیسری حقیقت﴾

﴿انبیاء علیہم السلام کے مقدس ناموں میں بارہ کا عدد﴾

﴿ائمہ معصومین علیہم الصلاۃ السلام کے مقدس اسماء﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿۱﴾ کلمہ (**آدمؑ خلیفۃ اللہ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
آ	د	م	خ	ل	ی	ف	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۲﴾ کلمہ (**ھابیلؑ نبی اللہ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ہ	ا	ب	ی	ل	ن	ب	ی	ا	ل	ل	ہ

﴿۳﴾ کلمہ (**نوحؑ خالصۃ اللہ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ن	و	ح	خ	ا	ل	ص	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۴﴾ کلمہ (**موسیٰؑ کلیم اللہ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	و	س	ی	ک	ل	ی	م	ا	ل	ل	ہ

﴿۵﴾ کلمہ (**موسیٰؑ رسول اللہ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ه	ل	ل	ا	ل	و	س	ر	ی	س	و	م

﴿۶﴾ کلمہ (**ابراهیمؑ خلیله**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ه	ل	ی	ل	خ	م	ی	ه	ا	ر	ب	ا

﴿۷﴾ کلمہ (**اسماعیل حبیبه**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ه	ل	ی	ل	خ	ل	ی	ع	ا	م	س	ا

﴿۸﴾ کلمہ (**خضرؑ خالصة الله**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ه	ل	ل	ا	ة	ص	ل	ا	خ	ر	ض	خ

﴿۹﴾ کلمہ (**داودؑ رسول الله**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ه	ل	ل	ا	ل	و	س	ر	د	و	ا	د

﴿۱۰﴾ کلمہ (**زکریاؑ نبی الله**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ه	ل	ل	ا	ی	ب	ب	ا	ی	ر	ک	ز

﴿۱۱﴾ کلمہ (**یحییٰؑ رسول الله**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ل	و	س	ر	ئ	ی	ح	ی

﴿۱۲﴾کلمہ (عیسیٰ صفوۃ اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ۃ	و	ف	ص	ی	س	ی	ع

﴿۱۳﴾کلمہ (عیسیٰ مسیح اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ح	ی	س	م	ی	س	ی	ع

﴿۱۴﴾کلمہ (محمدؐ حبیب اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ب	ی	ب	ح	د	م	ح	م

﴿۱۵﴾کلمہ (محمدؐ رسول اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ل	و	س	ر	د	م	ح	م

﴿۱۶﴾کلمہ (محمدؐ کلمۃ اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ۃ	م	ل	ک	د	م	ح	م

﴿۱۷﴾کلمہ (محمدؐ صفوۃ اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ص	ف	و	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۱۸﴾ کلمہ (محمدٌ کلام الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ک	ل	ا	م	ا	ل	ل	ہ

﴿۱۹﴾ کلمہ (محمدٌ جمال الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ج	م	ا	ل	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۰﴾ کلمہ (محمدٌ رحمة الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ر	ح	م	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۱﴾ کلمہ (محمدٌ کمال الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ک	م	ا	ل	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۲﴾ کلمہ (محمدٌ مشیة الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	م	ش	ی	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۳﴾ کلمہ (محمدٌ کتاب الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ک	ت	ا	ب	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۴﴾ کلمہ (نوره بنور الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ن	و	ر	ہ	ب	ن	و	ر	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۵﴾ کلمہ (علمه بعلم الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	م	ہ	ب	ع	ل	م	ا	ل	ل	ہ

﴿۲۶﴾ کلمہ (محمدؐ مالک کوثر) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	م	ا	ل	م	ک	و	ث	ر

﴿۲۷﴾ کلمہ (محمدؐ صاحب صراط) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ص	ا	ح	ب	ص	ر	ا	ط

﴿۲۸﴾ کلمہ (محمدؐ ضامن نجات) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ض	ا	م	ن	ن	ج	ا	ت

کائنات میں ہر طرف محمدؐ ہی محمدؐ ہیں اور خود آپ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا کہ

(اولنا محمدؐ آخرنا محمدؐ اوسطنا محمدؐ کلنا محمدؐ لا تفرقوا بیننا) ہمارا اول بھی محمدؐ ہے ہمارا آخر بھی محمدؐ ہے، ہمارا درمیان والا بھی محمدؐ ہے، ہم سب کے سب محمدؐ ہیں، ہمارے درمیان فرق نا کرنا،

(اوّلنا کآخرنا وآخرنا کاوّلنا) ہمارا اول ہمارے آخر کی مانند ہے اور ہمارا آخر ہمارے اول کی مانند ہے

یہ چودہ کے چودہ محمدؐ،

چودہ کے چودہ علیؑ،

چودہ کے چودہ اللہ کا نور ہیں،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چوتھی حقیقت﴾

﴿ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ السلام کے مقدس اسماء﴾

﴿بارہ کے ناموں میں بارہ کا جلوہ﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿۱﴾ اس حدیث (لا نبی بعد احمد) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ل	ا	ن	ب	ی	ب	ع	د	ا	ح	م	د

﴿۲﴾ کلمہ (علیؑ بن ابی طالب) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	ب	ن	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب

﴿۳﴾ کلمہ (فاطمۃؑ امۃ اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ف	ا	ط	م	ۃ	ا	م	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۴﴾ کلمہ (امام حسن مجتبیٰ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ح	س	ن	م	ج	ت	ب	ی

﴿۵﴾ کلمہ (امام حسینؑ شہید) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ح	س	ی	ن	ش	ھ	ی	د

﴿۶﴾ کلمہ (علی زین عابدینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	ز	ی	ن	ع	ا	ب	د	ی	ن

﴿۷﴾ کلمہ (امام محمد باقرؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	م	ح	م	د	ب	ا	ق	ر

﴿۸﴾ کلمہ (امام جعفر صادقؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ج	ع	ف	ر	ص	ا	د	ق

﴿۹﴾ کلمہ (امام موسی کاظمؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	م	و	س	ی	ک	ا	ظ	م

﴿۱۰﴾ کلمہ (امام علی الرضاؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ع	ل	ی	ا	ل	ر	ض	ا

﴿۱۱﴾ کلمہ (امام محمد جوادؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	م	ح	م	د	ج	و	ا	د

«۱۲» کلمہ (امام علی النقیؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ع	ل	ی	ا	ل	ن	ق	ی

«۱۳» کلمہ (امام حسن عسکریؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ح	س	ن	ع	س	ک	ر	ی

«۱۴» کلمہ (امام (م ح م د) مہدیؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	م	ح	م	د	م	ھ	و	ی

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿پانچویں حقیقت﴾

﴿ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ السلام کے مقدس القابات﴾

﴿بارہ کے القاب میں بارہ کا جلوہ﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿۱﴾(محمدؐ رسول اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ر	س	و	ل	ا	ل	ل	ہ

﴿۲﴾(حیدرؑ باب الھدیٰ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ح	ی	د	ر	ب	ا	ب	ا	ل	ہ	د	ئ

﴿۳﴾(فاطمۃؑ امۃ اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ف	ا	ط	م	ۃ	ا	م	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۴﴾(الحسن المجتبیٰؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ح	س	ن	ا	ل	م	ج	ت	ب	ی

﴿۵﴾(الحسینؑ الشھید) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ح	س	ی	ن	ا	ل	ش	ہ	ی	د

﴿۶﴾(امام العابدینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ا	ل	ع	ا	ب	د	ی	ن

﴿۷﴾(الامام الباقرؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ب	ا	ق	ر

﴿۸﴾(الامام الصادقؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ص	ا	د	ق

﴿۹﴾(الامام الکاظمؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ک	ا	ظ	م

﴿۱۰﴾(امام علی الرضاؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ع	ل	ی	ا	ل	ر	ض	ا

﴿۱۱﴾(امام محمد جوادؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	م	ح	م	د	ج	و	ا	د

﴿۱۲﴾ (محمدؑ ابن الرضاؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	م	د	ا	ب	ن	ا	ل	ر	ض	ا

﴿۱۳﴾ (علیؑ ابن الجواد) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	ا	ب	ن	ا	ل	ج	و	ا	د

﴿۱۴﴾ (الحسن العسکری) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ح	س	ن	ا	ل	ع	س	ک	ر	ی

﴿۱۵﴾ (مولا حسن عسکری) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	و	ل	ا	ح	س	ن	ع	س	ک	ر	ی

﴿۱۶﴾ لقب (المہدی الہادی) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	م	ھ	د	ی	ا	ل	ھ	ا	د	ی

بسمہ تعالیٰ

چھٹی حقیقت

ائمہ معصومین علیہم الصلاۃ السلام کے مقدس القابات

دوسرے زاویے کے ساتھ

کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے

۱ (النبی المصطفیٰ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ی	ف	ط	ص	م	ل	ا	ی	ب	ن	ل	ا

۲ (الصادق الامین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	م	ا	ل	ا	ق	د	ا	ص	ل	ا

۳ (البشیر النذیر) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ر	ی	ذ	ن	ل	ا	ر	ی	ش	ب	ل	ا

۴ (علیؑ بن ابی طالبؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ب	ل	ا	ط	ی	ب	ا	ن	ب	ی	ل	ع

۵ (امیر المومنینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ی	ر	ا	ل	م	و	م	ن	ی	ن

﴿۶﴾ (العروۃ الوثقی) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ع	ر	و	ۃ	ا	ل	و	ث	ق	ی

﴿۷﴾ (امین اللہ عزیز) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ی	ن	ا	ل	ل	ہ	ع	ز	ی	ز

﴿۸﴾ (فاطمہؑ بنت محمدؐ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ف	ا	ط	م	ۃ	ب	ن	ت	م	ح	م	و

﴿۹﴾ (البتول الزہرا)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ب	ت	و	ل	ا	ل	ز	ہ	ر	ا

﴿۱۰﴾ (وارثۃ النبیین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
و	ا	ر	ث	ۃ	ا	ل	ن	ب	ی	ی	ن

﴿۱۱﴾ (الامام الثانی)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ی	ن	ا	ث	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۱۲﴾(**الحسن المجتبیٰ**ؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ی	ب	ت	ج	م	ل	ا	ن	س	ح	ل	ا

﴿۱۳﴾(**وارث المرسلین**ؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	ل	س	ر	م	ل	ا	ث	ر	ا	و

﴿۱۴﴾(**الامام الثالث**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ث	ل	ا	ث	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۱۵﴾(**الحسینؑ ابن علیؑ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ی	ل	ع	ن	ب	ا	ن	ی	س	ح	ل	ا

﴿۱۶﴾(**خلیفۃ النبیین**ؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	ی	ب	ن	ل	ا	ۃ	ف	ی	ل	خ

﴿۱۷﴾(**ووالد الوصیین**ؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	ی	ص	و	ل	ا	و	ل	ا	و	و

﴿۱۸﴾ (الحسنؑ والحسینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	س	ح	ل	ا	و	ن	س	ح	ل	ا

﴿۱۹﴾ (الامام الرابع) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ع	ب	ا	ر	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۲۰﴾ (الامام السجادؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
د	ا	ج	س	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۲۱﴾ (علیؑ ابن الحسینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	س	ح	ل	ا	ن	ب	ا	ی	ل	ع

﴿۲۲﴾ (امام المسلمینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	م	ل	س	م	ل	ا	م	ا	م	ا

﴿۲۳﴾ (لسید العابدینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ل	س	ی	د	ا	ل	ع	ا	ب	د	ی	ن

﴿۲۴﴾(الامام الخامس) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	خ	ا	م	س

﴿۲۵﴾(الامام الباقر) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ب	ا	ق	ر

﴿۲۶﴾(ابو محمد بن علی) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ب	و	م	ح	م	د	ب	ن	ع	ل	ی

﴿۲۷﴾(امام المومنین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ا	ل	م	و	م	ن	ی	ن

﴿۲۸﴾(الامام السادس) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	س	ا	د	س

﴿۲۹﴾(الامام الصادق) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ص	ا	د	ق

﴿۳۰﴾ (الجعفر بن محمدؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ج	ع	ف	ر	ب	ن	م	ح	م	د

﴿۳۱﴾ (قدوۃ الصدیقین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ق	د	و	ۃ	ا	ل	ص	د	ی	ق	ی	ن

﴿۳۲﴾ (الامام السابع) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	س	ا	ب	ع

﴿۳۳﴾ (الامام الکاظم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ک	ا	ظ	م

﴿۳۴﴾ (الموسیٰ بن جعفرؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	م	و	س	ی	ب	ن	ج	ع	ف	ر

﴿۳۵﴾ (الامام الثامنؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	م	ا	ش	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۳۶﴾ (علیؑ ابن الکاظمؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
م	ظ	ا	ک	ل	ا	ن	ب	ا	ی	ل	ع

﴿۳۷﴾ (علیؑ بن موسیٰ رضاؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ا	ض	ر	ی	س	و	م	ن	ب	ی	ل	ع

﴿۳۸﴾ (الامام التاسع)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ع	س	ا	ت	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۳۹﴾ (الامام الجواد)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
د	ا	و	ج	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	ا

﴿۴۰﴾ (ھو علیؑ ابن محمد)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
د	م	ح	م	ن	ب	ا	ی	ل	ع	و	ھ

﴿۴۱﴾ (ھو وارث لوصیین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ھ	و	و	ا	ر	ث	ل	و	ص	ی	ی	ن

﴿۴۲﴾(الحسن العسکریؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ح	س	ن	ا	ل	ع	س	ک	ر	ی

﴿۴۳﴾(امام المسلمینؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	م	ا	م	ا	ل	م	س	ل	م	ی	ن

﴿۴۴﴾(الامام الخاتمؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	م	ا	م	ا	ل	خ	ا	ت	م

﴿۴۵﴾(القائم الہادیؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ق	ا	ی	م	ا	ل	ھ	ا	د	ی

﴿۴۶﴾(القائم المہدیؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ق	ا	ی	م	ا	ل	م	ہ	د	ی

﴿۴۷﴾(م ح م د ابن الحسنؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	س	ح	ل	ا	ن	ب	ا	د	م	ح	م

﴿۴۸﴾(خلیفة النبیین)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	ی	ب	ن	ل	ا	ة	ف	ی	ل	خ

﴿۴۹﴾(وخاتم الوصیین)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	ی	ص	و	ل	ا	م	ت	ا	خ	و

﴿۵۰﴾(عترة المیامین) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ن	ی	م	ا	ی	م	ل	ا	ة	ر	ت	ع

﴿۵۱﴾(بنوا عبد المطلب)ؑ میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ب	ل	ط	م	ا	د	ب	ع	ا	و	ن	ب

﴿۵۲﴾(سادة اهل الجنة) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ة	ن	ج	ل	ا	ل	ه	ا	ة	د	ا	س

﴿۵۳﴾(مُجبُهُم مومن تقی) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	ب	ہ	م	م	و	م	ن	ت	ق	ی

﴿۵۴﴾ (محبھم فی الجنة) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ح	ب	ھ	م	ف	ی	ا	ل	ج	ن	ۃ

﴿۵۵﴾ (فی الجنة مخلدا) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ف	ی	ا	ل	ج	ن	ۃ	م	خ	ل	د	ا

﴿۵۶﴾ (عدوھم کافر شقی) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	د	و	ھ	م	ک	ا	ف	ر	ش	ق	ی

﴿۵۷﴾ (فی النار مؤبدا) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ف	ی	ا	ل	ن	ا	ر	م	و	ب	د	ا

﴿۵۸﴾ (بنوا عبد المطلبؑ) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ب	ن	و	ع	ب	د	ا	ل	م	ط	ل	ب

﴿۵۹﴾ (وھم ھداة الخلق) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
و	ه	م	ھ	د	ا	ۃ	ا	ل	خ	ل	ق

﴿۶۰﴾(**اللهم صل علیهم**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ل	ھ	م	ص	ل	ع	ل	ی	ھ	م

﴿۶۱﴾(**علی افضل صلاتک**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	ا	ف	ض	ل	ص	ل	ا	ت	ک

﴿۶۲﴾(**یارب العالمین**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ی	ا	ر	ب	ا	ل	ع	ا	ل	م	ی	ن

﴿۶۳﴾کلمہ ولایت (**علیؑ وصی الرسولؐ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	و	ص	ی	ا	ل	ر	س	و	ل

﴿۶۴﴾کلمہ امامت (**علیؑ امام الوریٰ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	ا	م	ا	م	ا	ل	و	ر	یٰ

﴿۶۵﴾کلمہ مظہریت (**علیؑ مظہر الهدیٰ**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	م	ظ	ھ	ر	ا	ل	ہ	د	ی

«۲۶» جیسا کے پہلے بھی بیان ہوا ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بھی بارہ حروف ہیں،

الف ہے، لام ہے، ھ ہے،

پانچ لام ، پانچ الف، اور دو ھا ہیں،

کیا کہنے یہ کلمہ بارہ سے بنا، پانچ الف اور پانچ ہی لام ، ملاحظہ ہو،

جیسا کہ آپ کے سامنے ہے اس کلمے میں بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ل	ا	ا	ل	ہ	ا	ل	ا	ا	ل	ل	ہ

پانچ الف ہیں اور پانچ ہی لام ہیں،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿ساتویں حقیقت﴾

﴿بارہ کے اعداد کے مجموعے﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿۱﴾......امامؑ بارہ ہیں جیسا کہ سب جانتے ہیں﴾

﴿۱﴾حضرت امام امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیهما الصلاة و السلام

﴿۲﴾حضرت امام حسن ابن علی علیهما الصلاة و السلام

﴿۳﴾حضرت امام حسین ابن علی علیهما الصلاة و السلام

﴿۴﴾حضرت امام علی ابن الحسین زین العابدین علیهما الصلاة و السلام

﴿۵﴾حضرت امام محمد ابن علی باقر العلوم الاولین والآخرین علیهما الصلاة و السلام

﴿۶﴾حضرت امام جعفر ابن محمد الصادق علیهما الصلاة و السلام

﴿۷﴾حضرت امام موسی الکاظم ابن جعفر الصاد ق علیهما الصلاة و السلام

﴿۸﴾حضرت امام علی ابن موسی الرضا المرتضی علیهما الصلاة و السلام

﴿۹﴾حضرت امام محمد ابن علی التقی الجوادعلیهما الصلاة و السلام

﴿۱۰﴾حضرت اما م علی ابن محمد الهادی النقی علیهما الصلاة و السلام

﴿۱۱﴾حضرت امام حسن ابن علی الزکی العسکری علیهما الصلاة و السلام

﴿۱۲﴾حضرت امام مهدی م ح م د ابن الحسن العسکری علیهما الصلاة و السلام

﴿۲﴾......کتاب مقدس بیان الآیات میں وارد ہوا ہے کہ اسباط بھی بارہ ہیں

﴿۱﴾......یهودا ﴿۲﴾......روبیل ﴿۳﴾......شمعون

﴿۴﴾......لاوی ﴿۵﴾......ربالون ﴿۶﴾......یشجر

﴿۷﴾......دریه ﴿۸﴾......دان ﴿۹﴾......یفتالی

﴿۱۰﴾......حاد ﴿۱۱﴾......یشر ﴿۱۲﴾......بنیامین

﴿۳﴾ کتاب مقدس بیان الآیات میں وارد ہوا ہے، حواریین بھی بارہ ہی ہیں

﴿۱﴾اسیمون المدعو بطرس ﴿۲﴾ان کے برادر اندر یاس

﴿۳﴾یعقوب ابن زبدی ﴿۴﴾ان کے بھائی یوحنا

﴿۵﴾فیلبوس ﴿۶﴾بارثو لو ماوس

﴿۷﴾توما ﴿۸﴾متی العشار

﴿۹﴾یعقوب بن حلفاء ﴿۱۰﴾لباوس المدعو تداوس

﴿۱۱﴾تیمون القانونی ﴿۱۲﴾یهوذ الاسخر

﴿۴﴾ ملتا ہے جیسا کہ کتاب بیان الآیات میں وارد ہوا ہے، نقباء بھی بارہ ہیں

﴿۱﴾سعد بن عبادہ ﴿۲﴾ سعید بن زرارہ ﴿۳﴾سعد بن الربیع

﴿۴﴾سعد بن خیمه ﴿۵﴾منذر بن عمر ﴿۶﴾ عبداللہ بن رواحه

﴿۷﴾براثن ابن معرور ابوالهیشم ابن التیهان ﴿۸﴾اسیر ابن خضیر

﴿۹﴾عبده ابن عمرو بن حزام ﴿۱۰﴾عبادۃ ابن الصامت

﴿۱۱﴾رافع بن مالک ﴿۱۲﴾ابو امامه

﴿۵﴾ کتاب مقدس بیان الآیات میں وارد ہوا ہے کہ ابراج یعنی برج بھی بارہ ہیں

﴿۱﴾حمل ﴿۲﴾ثور ﴿۳﴾جوزا

﴿۴﴾سرطان ﴿۵﴾اسد ﴿۶﴾سنبله

﴿۷﴾میزان ﴿۸﴾عقرب ﴿۹﴾قوس

﴿۱۰﴾جدی ﴿۱۱﴾دلو ﴿۱۲﴾حوت

﴿۶﴾ کتاب مقدس بیان الآیات میں وارد ہوا ہے کہ ترکی میں مہینوں کے نام بھی بارہ ہی ہیں جو کچھ اس طرح سے ہیں،

﴿۱﴾سیقان ﴿۲﴾اود ﴿۳﴾پارس

﴿۴﴾تویشقان ﴿۵﴾لوی ﴿۶﴾ایلان

﴿۷﴾یونت ﴿۸﴾قوی ﴿۹﴾ییجی

﴿۱۰﴾تخاقوی ﴿۱۱﴾ایت ﴿۱۲﴾تنگو

﴿۷﴾ عربی میں مہینوں کے نام کچھ اس طرح سے ہیں، کہ جو سب جانتے ہیں

﴿۱﴾محرم الحرام ﴿۲﴾صفر المظفر ﴿۳﴾ربیع الاول

﴿۴﴾ربیع الثانی ﴿۵﴾جمادی الاول ﴿۶﴾جمادی الثانی

﴿۷﴾رجب المرجب ﴿۸﴾شعبان المعظم ﴿۹﴾رمضان المبارک

﴿۱۰﴾شوال المعظم ﴿۱۱﴾ذیقعدۃ الحرام ﴿۱۲﴾ذیحجۃ الحرام

﴿۸﴾ فارس قدیم کے مہینوں کے نام بھی بارہ ہیں،

﴿۱﴾تشرین الاول ﴿۲﴾تشرین الآخر ﴿۳﴾ کانون الاول

﴿۴﴾ کانون الثانی ﴿۵﴾شباط ﴿۶﴾ آذار

﴿۷﴾ نیسان ﴿۸﴾ایار ﴿۹﴾حزیران

﴿۱۰﴾تموز ﴿۱۱﴾ آب ﴿۱۲﴾ایلول

﴿۹﴾ ہجری شمسی فارسی مہینوں کے نام کہ جو آج بھی ایران میں مستعمل ہیں، ۱۲ ہی ہیں،

سب جانتے ہیں، ہجری مہینے دو طرح کے ہیں، ایک محرم اور صفر اور دوسرے شمسی ماہ ہیں، جن کی ابتدا نوروز سے ہے،

﴿۱﴾فروردین ماہ ﴿۲﴾اردیبہشت ماہ ﴿۳﴾ خرداد ماہ
﴿۴﴾تیر ماہ ﴿۵﴾مرداد ماہ ﴿۶﴾شہریور ماہ
﴿۷﴾مہر ماہ ﴿۸﴾ آبان ماہ ﴿۹﴾ آذر ماہ
﴿۱۰﴾دی ماہ ﴿۱۱﴾بہمن ماہ ﴿۱۲﴾اسفند ماہ

﴿۱۰﴾رومی بارہ مہینے کچھ اس طرح سے ہیں، کہ جو اظہر من الشمس ہے،

﴿۱﴾ینوار ﴿۲﴾فبورال ﴿۳﴾مارت
﴿۴﴾ آوریل ﴿۵﴾مائی ﴿۶﴾ایون
﴿۷﴾ایول ﴿۸﴾ آو گوشت ﴿۹﴾سینطیابر
﴿۱۰﴾او کطیابر ﴿۱۱﴾نویابر ﴿۱۲﴾دیکابر

﴿۱۱﴾عیسوی مہینے کچھ اس طرح سے ہیں، کہ جو ہم انگلش میں بولتے اور لکھتے ہیں، سب جانتے ہیں، یہ مہینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متصل ہیں،

اسی لیے اس کو میلادی اور عیسوی کہا جاتا ہے، اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے متصل ہیں، آپ کی ولادت کے دن سے اس سال کا آغاز ہوتا ہے،

﴿۱﴾جنوری ﴿۲﴾فروری ﴿۳﴾مارچ
﴿۴﴾اپریل ﴿۵﴾مئی ﴿۶﴾جون
﴿۷﴾جولائی ﴿۸﴾اگست ﴿۹﴾ستمبر
﴿۱۰﴾اکتوبر ﴿۱۱﴾نومبر ﴿۱۲﴾دسمبر

﴿۱۲﴾ بکرمی مہینے ہندووں کے ہاں مستعمل مہینے کچھ اس طرح سے ہیں، بس یوں سمجھ لیں کہ ہندوؤں دہریوں لامذہبوں بت پرستوں کے ہاں مسلمانوں کے ہاں بارہ ہی ہیں، نا تیرہ ہیں اور نا ہی گیارہ ہیں،

﴿۱﴾ جیٹ ﴿۲﴾ بیساکھ ﴿۳﴾ اہاڑ
﴿۴﴾ ساون ﴿۵﴾ بھادوں ﴿۶﴾ کنوار
﴿۷﴾ اسوج ﴿۸﴾ کاتک ﴿۹﴾ اگن
﴿۱۰﴾ پوس ﴿۱۱﴾ ماگھ ﴿۱۲﴾ پھاگن

﴿۱۳﴾ ساعات لیلیہ بھی بارہ ہیں، جیسا کہ صاحب کتاب بیان الآیات حضرت آیۃ اللہ آقائے شیخ یوسف نجفیؒ نے بیان کیا ہے

﴿۱﴾ ﴿شفق﴾ ﴿۲﴾ ﴿غسق﴾ ﴿۳﴾ ﴿عتمہ﴾
﴿۴﴾ ﴿صدقہ﴾ ﴿۵﴾ ﴿فجمہ﴾ ﴿۶﴾ ﴿زوالہ﴾
﴿۷﴾ ﴿زلفہ﴾ ﴿۸﴾ ﴿اصول﴾ ﴿۹﴾ ﴿سحر﴾
﴿۱۰﴾ ﴿فجر﴾ ﴿۱۱﴾ ﴿صبح﴾ ﴿۱۲﴾ ﴿صباح﴾

﴿۱۴﴾ ﴿ساعات نہاریہ بھی بارہ ہیں،﴾ جیسا کہ صاحب کتاب بیان الآیات حضرت آیۃ اللہ آقائے شیخ یوسف نجفیؒ نے بیان کیا ہے

﴿۱﴾ ﴿شروق﴾ ﴿۲﴾ ﴿بکور﴾ ﴿۳﴾ ﴿غدو﴾
﴿۴﴾ ﴿ضحی﴾ ﴿۵﴾ ﴿هاجرة﴾ ﴿۶﴾ ﴿استواء﴾
﴿۷﴾ ﴿ظهيرة﴾ ﴿۸﴾ ﴿رواح﴾ ﴿۹﴾ ﴿عصر﴾
﴿۱۰﴾ ﴿غروب﴾ ﴿۱۱﴾ ﴿مغرب﴾ ﴿۱۲﴾ ﴿عشاء﴾

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿آٹھویں حقیقت﴾

﴿عدد بارہ کے کچھ اور راز﴾

﴿زیارت اثنا عشریہ﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿۱﴾......کتاب بیان الآیات میں آقای شیخ یوسف نجفیؒ نے زیارت اثناعشریہ کو بیان کیا ہے کہ جو سب ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت پہ پڑھی جا سکتی ہے، اس زیارت کا ہر فقرہ بغیر حرف عطف (یعنی واو) کے بغیر بارہ حروف کا مجموعہ ہے، یہ زیارت شیخ العلماء العاملین شیخ بہاء الدین عاملیؒ کا ایک بہت ہی بڑا ابتکار ہے، اس کی ابتدا کچھ اس طرح سے ہے،

بسم الله الرحمن الرحيم

سَلَامٌ اِلٰه عَلَيْكُم اَهْلُ بَيْتِ الْعِصمَةِ وَمَفَاتِيحِ الرَّحمَة وَالْاَوصِيَاءِ بِالْحَقِّ الْهَادُونَ لِلخَلقِ سَلَامٌ اِلٰه عَلَيْكُم وَمَعَالِمَ دِينِ اللّٰهِ وَمَعدِنَ حِكْمَةِ اللّٰهِ وَمَظَاهِرَ لُطفِ اللّٰهِ وَمَخَازِنَ عِلمِ اللّٰهِ وَمَهَابِطَ وَحيِ اللّٰهِ وَحَمَلَةِ كِتَابِ اللّٰهِ وَخُلَفَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ وَسَلَامٌ اِلٰه عَلَيْكُم وَاَعلَامُ الْهِدَايَةِ وَاَقطَابُ الوِلَايَةِ وَاَنوَارُ الْمَلَكُوتِ وَاَسرَارُ اللَّاهُوتِ وَيَنَابِيعِ العُلُومِ عَنِ الحَيِّ القَيُّومِ سَلَامٌ اِلٰه عَلَيْكُم وَمَصَابِيحِ الظَّلَامِ وَسَادَاتِ الْاِسْلَامِ وَهُدَاةِ دَارِ اسلامِ وَاَئِمَّةِ كُلِّ الْاَنَامِ وَرَحمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُم اَجمَعِينَا

اب ہم اس زیارت کو مومنین کی خدمت میں ایک ایک فقرے کے ساتھ دیکھتے ہیں اللہ کے اسرار کھل کے سامنے آئینگے انشاء اللہ تعالیٰ العزیز، اس زیارت کے کل (۲۷) فقرات ہیں کہ جو اس ترتیب سے مرتب ہوئے ہیں، اور یہ زیارت معصومینؑ کے کلام سے مرتب ہوئی ہے،

﴿۱﴾ (سلام اله علیکم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ل	ا	م	ا	ل	ہ	ع	ل	ی	ک	م

﴿۲﴾ (اهل بیت العصمة) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ہ	ل	ب	ی	ت	ا	ل	ع	ص	م	ۃ

﴿۳﴾ (مفاتیح الرحمة) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ف	ا	ت	ی	ح	ا	ل	ر	ح	م	ۃ

﴿۴﴾ (الاوصیاء بالحق) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ا	و	ص	ی	ا	ب	ا	ل	ح	ق

﴿۵﴾ (الهادون للخلق) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ل	ھ	ا	د	و	ن	ل	ل	خ	ل	ق

﴿۶﴾ (سلام اله علیکم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ل	ا	م	ا	ل	ہ	ع	ل	ی	ک	م

﴿۷﴾(معالم دین الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ع	ا	ل	م	د	ی	ن	ا	ل	ل	ہ

﴿۸﴾(معدن حکمة الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ع	د	ن	ح	ک	م	ۃ	ا	ل	ل	ہ

﴿۹﴾(مظاهر لطف الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ظ	ا	ھ	ر	ل	ط	ف	ا	ل	ل	ہ

﴿۱۰﴾(مخازن علم الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	خ	ا	ز	ن	ع	ل	م	ا	ل	ل	ہ

﴿۱۱﴾(مهابط وحی الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ہ	ا	ب	ط	و	ح	ی	ا	ل	ل	ہ

﴿۱۲﴾(حملة کتاب الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ح	م	ل	ۃ	ک	ت	ا	ب	ا	ل	ل	ہ

﴿۱۳﴾ (خلفة رسول الله) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ہ	ل	ل	ا	ل	و	س	ر	ا	ف	ل	خ

﴿۱۴﴾ (سلام اله علیکم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
م	ک	ی	ل	ع	ہ	ل	ا	م	ا	ل	س

﴿۱۵﴾ (اعلام الهدایة) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ۃ	ی	ا	د	ہ	ل	ا	م	ا	ل	ع	ا

﴿۱۶﴾ (اقطاب الولایة) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ۃ	ی	ا	ل	و	ل	ا	ب	ا	ط	ق	ا

﴿۱۷﴾ (انوار الملکوت) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ت	و	ک	ل	م	ل	ا	ر	ا	و	ن	ا

﴿۱۸﴾ (اسرار اللاهوت) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ت	و	ھ	ا	ل	ل	ا	ر	ا	ر	س	ا

﴿۱۹﴾ (ینابیع العلوم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ی	ن	ا	ب	ی	ع	ا	ل	ع	ل	و	م

﴿۲۰﴾ (عن الحی القیوم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ن	ا	ل	ح	ی	ا	ل	ق	ی	و	م

﴿۲۱﴾ (سلام الہ علیکم) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ل	ا	م	ا	ل	ہ	ع	ل	ی	ک	م

﴿۲۲﴾ (مصابیح الظلام) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ص	ا	ب	ی	ح	ا	ل	ظ	ل	ا	م

﴿۲۳﴾ (سادات الاسلام) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ا	د	ا	ت	ا	ل	ا	س	ل	ا	م

﴿۲۴﴾ (ہداۃ دار اسلام) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ہ	د	ا	ۃ	د	ا	ر	ا	س	ل	ا	م

﴿۲۵﴾ (**ائمة كل الانام**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ا	ء	م	ۃ	ک	ل	ا	ل	ا	ن	ا	م

﴿۲۶﴾ (**رحمته وبركاته**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ر	ح	م	ت	ہ	و	ب	ر	ک	ا	ت	ہ

﴿۲۷﴾ (**عليكم اجمعينا**) میں بھی بارہ حروف ہیں،

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ل	ی	ک	م	ا	ج	م	ع	ی	ن	ا

بس اب یہاں اس موقع پہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا،

فانظر بعين الاعتبار الى الاقدار كيف جرت بهذه الاسرار بمشية الملك المختار ذلك العزيز العليم لا يدركه الا ذو ذوق سليم وكذلك يضرب الله الامثال وله المثل الاعلى،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿نویں حقیقت﴾

﴿معصومینؑ کے اسماء کی حاصل جمع ۱۴﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

اب یہاں چند کرشمے مومنین کی خدمت میں بیان کرتے ہیں، کہ ان سب میں بھی بارہ ہی کا جلوہ ہے،

﴿پہلا کرشمہ﴾

معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماء کو اگر جمع کیا جائے، اور اس سے بارہ بارہ کر کے کم جدا اور علیحدہ کیا جائے، تو اس وقت بھی حاصل عدد بارہ ہی بنتے ہیں، یعنی دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں، کہ حاصل عدد (۱۶۳۲) کو (۱۳۶) پہ تقسیم کیا جائے، تو حاصل عدد (۱۲) ہی بنتا ہے،

حسنین شریفین علیہما السلام دونوں کو حسنؑ، حسانؑ، حسنینؑ، کہتے ہیں، اسی لیے دونوں شہزادوں کو اسم مقدس حسنؑ کے نام سے ہی یاد کیا گیا ہے، جیسا کہ صاحب کتاب بیان الآیات آیت اللہ آقای شیخ یوسف نجفی نے اس کو مفصلاً انداز میں بیان کیا ہے،

معصومینؑ کے اسماء میں بارہ کا جلوہ ملاحظہ ہو

معصومین علیہم السلام کے اسماء ابجد کی روشنی میں

علی علیہ السلام	ع	ل	ی			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰			﴿۱۱۰﴾
الحسن علیہ السلام	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۴۹﴾

الحسن علیہ السلام	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۴۹﴾
علی علیہ السلام	ع	ل	ی			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰			﴿۱۱۰﴾
محمد علیہ السلام	م	ح	م	د		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴		﴿۹۲﴾
جعفر علیہ السلام	ج	ع	ف	ر		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۳	۷۰	۸۰	۲۰۰		﴿۳۵۳﴾
موسیٰ علیہ السلام	م	و	س	ی		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۴۰	۶	۶۰	۱۰		﴿۱۱۶﴾
علی علیہ السلام	ع	ل	ی			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰			﴿۱۱۰﴾
محمد علیہ السلام	م	ح	م	د		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴		﴿۹۲﴾
علی علیہ السلام	ع	ل	ی			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰			﴿۱۱۰﴾
الحسن علیہ السلام	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۴۹﴾

م ح م د علیہ السلام	م	ح	م	د		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴		﴿۹۲﴾

﴿حاصل جمع﴾ ﴿۱۶۳۲﴾

اس عدد کو اگر ﴿۱۳۶﴾ پہ تقسیم کیا جائے تو آخر میں جو بچتے ہیں وہ ﴿۱۲﴾ ہیں،

جیسا کہ بیان ہوا، اگر اس کو ﴿۱۳۶﴾ پہ تقسیم کیا جائے، تو جو باقی بچتا ہے وہ ﴿۱۲﴾ ہیں،

اور ویسے بھی اگر ان کو جمع کیا جائے ﴿1+6+3+2==12﴾ تو بھی حاصل جمع ۱۲ ہی ہے، سبحان اللہ۔

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿دسویں حقیقت عدد بارہ کے کچھ اور راز﴾

﴿معصومین علیہم السلام کے القابات میں بھی بارہ کا جلوہ ہے﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿دوسرا کرشمہ﴾

معصومین علیہم الصلاۃ والسلام کے القابات کے اعداد ابجدی یعنی ابجد کو اگر جمع کیا جائے، تو حاصل جمع (۶۶۹۶) بنتے ہیں، اور اس سے بارہ بارہ کر کے کم کیا جائے، تو اس وقت بھی حاصل عدد بارہ ہی بنتے ہیں، اور یہ معجزہ ناموں کی طرح معصومین علیہم السلام کے القابات میں بھی ہویدا اور روشن ہے، القابات کے اعداد کو اگر جمع کیا جائے، اور اس میں سے بارہ بارہ کر کے کم کر دیا جائے یا یہ کہ اس کو (۵۵۸) پہ تقسیم کیا جائے تو بھی حاصل جمع بارہ ہی بنتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں،

معصومین علیہم السلام کے القابات ابجد کی روشنی میں

المرتضیٰ	ا	ل	م	ر	ت	ض	ی	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۴۰	۲۰۰	۴۰۰	۸۰۰	۱۰	﴿۱۴۸۱﴾
المجتبیٰ	ا	ل	م	ج	ت	ب	ی	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۴۰	۳	۴۰۰	۲	۱۰	﴿۴۸۶﴾
الشہید بکربلا	ا	ل	ش	ھ	ی	د	ب	------------
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۳۰۰	۵	۱۰	۴	۲	------------
الشہید بکربلا	ک	ر	ب	ل	ا			حاصل جمع

﴿اعداد﴾	۲۰	۲۰۰	۲۰	۳۰	۱			﴿۶۰۵﴾
زین العابدینؑ	ز	ی	ن	ا	ل	ع	ا	
﴿اعداد﴾	۷	۱۰	۵۰	۱	۳۰	۷۰	۱	
زین العابدینؑ	ب	د	ی	ن				حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۲	۴	۱۰	۵۰				﴿۲۳۵﴾
الباقرؑ	ا	ل	ب	ا	ق	ر		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۲	۱	۱۰۰	۲۰۰		﴿۳۳۴﴾
الصادقؑ	ا	ل	ص	ا	د	ق		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۹۰	۱	۴	۱۰۰		﴿۲۲۶﴾
الکاظمؑ	ا	ل	ک	ا	ظ	م		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۲۰	۱	۹۰۰	۴۰		﴿۹۹۲﴾
الرضاؑ	ا	ل	ر	ض	ا			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۲۰۰	۸۰۰	۱			﴿۱۰۳۲﴾
التقیؑ	ا	ل	ت	ق	ی			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۴۰۰	۱۰۰	۱۰			﴿۵۴۱﴾
النقیؑ	ا	ل	ن	ق	ی			حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۵۰	۱۰۰	۱۰			﴿۱۹۱﴾
العسکریؑ	ا	ل	ع	س	ک	ر	ی	حاصل جمع

﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۷۰	۶۰	۲۰	۲۰۰	۱۰	﴿۳۹۱﴾
القائم	ا	ل	ق	ا	ی	م		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۱۰۰	۱	۱۰	۴۰		﴿۱۸۲﴾

کل جمع ﴿۲۶۹۶﴾

اس کے حاصل جمع ﴿۲۶۹۶﴾ بنتے ہیں، اس کو اگر ﴿۵۵۸﴾ پہ تقسیم کیا جائے، یا یوں سمجھ لیں کہ اس میں سے بارہ بارہ کر کے کم کر دیا جائے، تو آخر الامر میں جو اعداد بچتے ہیں وہ (۱۲) ہیں،

﴿بسمہ تعالی﴾

﴿گیارہویں حقیقت عدد بارہ کے کچھ اور راز﴾

﴿معصومین علیہم السلام کی کنیتوں میں بھی بارہ کا جلوہ ہے﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿تیسرا حیرت انگیز کرشمہ﴾

اور حیرت انگیز یہ چیز کہ معصومین علیہم الصلاۃ والسلام کی کنیتوں کے اعداد کو اگر جمع کیا جائے ،اور اس سے بارہ بارہ کر کے کم کیا جائے ،تو اس وقت بھی حاصل عدد بارہ ہی بنتے ہیں ،اور یہ معجزہ ناموں سے زیادہ معصومین علیہم السلام کے القابات کے اعداد کو بھی اگر جمع کیا جائے ،تو بھی حاصل جمع بارہ ہی بنتے ہیں ،ملاحظہ فرمائیں ،

حاصل عدد۲۳۵۲ کو اگر ۱۹۶ پہ تقسیم کیا جائے ،یا یوں سمجھ لیں کہ اس سے بارہ بارہ کر کے کم کر دیا جائے تب بھی حاصل عدد بارہ ہی بنتے ہیں ،

معصومین علیہم السلام کی کنیتیں ابجد کی روشنی میں

﴿اباالحسنؑ﴾	ا	ب	ا	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۱	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۵۳﴾
ابامحمدؑ	ا	ب	ا	م	ح	م	د		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۱	۴۰	۸	۴۰	۴		﴿۹۶﴾
ابوجعفرؑ	ا	ب	و	ج	ع	ف	ر		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۳	۷۰	۸۰	۲۰۰		﴿۳۶۲﴾

اباعبداللہؑ	ا	ب	ا	ع	ب	ذ	ا،ل	ل،ہ	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۱	۷۰	۲	۴	۱،۳۰	۳۰،۵	﴿۱۴۶﴾
ابی ابراہیمؑ	ا	ب	ی	ا	ب	ر	ہ	ی، م	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۱۰	۱	۲	۲۰۰	۵	۱۰،۴۰	﴿۲۷۱﴾
اباالحسنؑ	ا	ب	ا	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۱	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۵۳﴾
ابوجعفرؑ	ا	ب	و	ج	ع	ف	ر		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۳	۷۰	۸۰	۲۰۰		﴿۳۶۲﴾
ابوالحسنؑ	ا	ب	و	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۵۸﴾
ابوعبداللہؑ	ا	ب	و	ع	ب	د	ا،ل	ل،ہ	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۷۰	۲	۴	۱،۳۰	۳۰،۵	﴿۱۵۱﴾
ابومحمدؑ	ا	ب	و	م	ح	م	د		حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۴۰	۸	۴۰	۴		﴿۱۰۱﴾
ابوالحسنؑ	ا	ب	و	ا	ل	ح	س	ن	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۱	۳۰	۸	۶۰	۵۰	﴿۱۵۸﴾
ابوالقاسمؑ	ا	ب	و	ا	ل	ق	ا	س،م	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۱	۳۰	۱۰۰	۱	۶۰، ۴۰	﴿۲۴۱﴾

﴾کل جمع﴿ ﴾۲۳۵۲﴿

میں اس بات کو واضح کرتا چلوں، کہ ﴾حاصل عدد﴿ ﴾۲۳۵۲﴿ بنتے ہیں، اس کو اگر ﴾۱۹۶﴿ پہ تقسیم کیا جائے، یا اس طرح سے کچھ یوں سمجھ لیں کہ اس سے بارہ بارہ کر کے کم کر دیا جائے تب بھی حاصل عدد بارہ ہی بنتے ہیں، یعنی آخر میں بارہ ہی بچتے ہیں، یہاں بھی بارہ ہی کا جلوہ ہے،

یا بدل کہ یوں کہہ دوں کہ حاصل شدہ اعداد کو بھی اگر جمع کیا جائے تب بھی حاصل جمع بارہ ہی بنتے ہیں۔ (۲+۵+۳+۲=۱۲)

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿بارھویں حقیقت عدد بارہ کے کچھ اور راز﴾

﴿معصومینؑ کے اسماء کہ جو آسمانی کتب میں موجود ہیں﴾

﴿کائنات میں ہر طرف بارہ ہی کا جلوہ ہے﴾

﴿چوتھا اعجب العجائب کرشمہ﴾

جس طرح آپ کے سامنے اس سے قبل بیان ہوا ہے کہ معصومین علیہم السلام کے اسماء میں بارہ کا عدد موجود ہے،،اور معصومین علیہم السلام کے القابات میں بارہ کا عدد موجود ہے،اور معصومین علیہم السلام کی کنیتوں میں بھی بارہ کا عدد موجود ہے،یعنی اگر اعداد کو تقسیم کیا جائے یا اس میں سے بارہ بارہ کر کے کم کیا جائے،تو آخر میں بارہ ہی بچتے ہیں،

کتاب بیان الآیات میں آقای شیخ یوسف مجتہدؒ نے بیان کیا ہے،کہ جس کو یہاں نقل کر رہا ہوں،اس آپ کے سامنے اعجب العجائب کرشمہ حاضر ہے،کہ جو عقل انسانی کو حیرت میں ڈال دیتا ہے، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہاں کہاں بارہ کے عدد کو رکھ دیا ہے،معصومین علیہم السلام کے وہ اسماء کے جو آسمانی کتب توریت وُ انجیل اور دیگر مصاحف میں موجود ہیں،ان اعداد کو بھی اگر جمع کر کے (۱۲) پہ تقسیم کیا جائے تب بھی حاصل عدد ۱۲ ہی ہوتے ہیں،

معصومین علیہم السلام کے اسماء کتب آسمانی ابجد کی روشنی میں۔

﴿ایلیا﴾	ا	ی	ل	ی	ا			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۳۰	۱۰	۱			﴿۵۲﴾
﴿قیذار﴾	ق	ی	ذ	ا	ر			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰۰	۱۰	۷۰۰	۱	۲۰۰			﴿۱۰۱۱﴾

﴿اذوحیل﴾	ا	ذ	و	ح	ب	ی	ل	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۷۰۰	۶	۸	۲	۱۰	۳۰	﴿۷۵۷﴾
﴿مفسام﴾	م	ف	س	ا	م			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸۰	۶۰	۱	۴۰			﴿۲۲۱﴾
﴿شناع﴾	ش	ن	ا	ع				﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰۰	۵۰	۱	۷۰				﴿۴۲۱﴾
﴿اذوما﴾	ا	ذ	و	م	ا			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۷۰۰	۶	۴۰	۱			﴿۷۴۸﴾
﴿میشا﴾	م	ی	ش	ا				﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۱۰	۳۰۰	۱				﴿۳۵۱﴾
﴿ھذاذ﴾	ہ	ذ	ا	ذ				﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵	۷۰۰	۱	۷۰۰				﴿۱۴۰۶﴾
﴿قیمشا﴾	ق	ی	م	ش	ا			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰۰	۱۰	۴۰	۳۰۰	۱			﴿۴۵۱﴾
﴿یطر﴾	ی	ط	ر					﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰	۹	۲۰۰					﴿۲۱۹﴾
﴿لاقیش﴾	ل	ا	ق	ی	ش			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۱۰۰	۱۰	۳۰۰			﴿۴۴۱﴾

﴿واقیذ ما﴾	و	ا	ق	ی	ذ	م	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۱	۱۰۰	۱۰	۷۰۰	۴۰	۱	﴿۸۵۸﴾

﴿کل جمع﴾ ﴿۲۹۳۶﴾

یہ حقیقت آپ کے سامنے واضح اور روشن ہوگئی، کہ معصومین علیہم السلام کے وہ اسماء کے جو آسمانی کتب توریت زبور انجیل اور دیگر مصاحف میں موجود ہیں، ان حاصل اعداد کو بھی اگر جمع کر کے (۱۲) پہ تقسیم کیا جائے تب بھی حاصل عدد (۱۲) ہی ہوتے ہیں،

دوبارہ واضح کرتا چلوں حاصل عدد ۲۹۳۶ کو اگر ۸۷۵ پہ تقسیم کیا جائے،

یا اس طرح سے کچھ یوں سمجھ لیں کہ اس سے بارہ بارہ کر کے کم کر دیا جائے تب بھی حاصل عدد بارہ ہی بنتے ہیں، آخر میں بارہ ہی بچتے ہیں۔ کیا کہنے کہ یہاں بھی بارہ ہی کا جلوہ ہے،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿تیسرا باب﴾

﴿حقیقت زُبُر وبینات﴾

﴿پہلی فصل﴾

﴿بینات قرآن کریم کی روشنی میں﴾

﴿۱﴾ رب العزت قرآن کریم سورۃ بقرۃ میں آیت نمبر ۸۷ میں ارشاد فرمارہا ہے، وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَٰتِ یہاں بینات سے مراد معجزات باہرات ہیں، جیسا کہ مردوں کا زندہ کرنا، اندھے کو بینا کرنا، گونگے کو زبان دینا، پرندہ بنا کہ ہوا میں اڑا دینا، اور اس کے علاوہ بھی بہت معجزات ہیں،

﴿۲﴾ رب العزت قرآن کریم سورۃ بقرۃ میں آیت نمبر ۹۲ میں ارشاد فرمارہا ہے، وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَٰتِ یہاں بھی بینات سے مراد معجزات باہرات ہیں، جیسا کہ عصا کا معجزہ اور ید بیضاء سمندر کا شگافتہ ہونا،

﴿۳﴾ پھر اسی طرح سے رب العزت قرآن کریم میں سورۃ بقرۃ میں آیت نمبر ۹۹ میں ارشاد فرمارہا ہے، وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ یہاں بھی بینات سے مراد معجزات باہرات وظاھرات ہیں،

﴿۴﴾ پھر اسی طرح رب العزت قرآن کریم میں سورۃ بقرۃ میں آیت نمبر ۲۰۹ میں ارشاد فرمارہا ہے، فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَٰتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یہاں بینات سے مراد حجت اور معجزات ہیں،

﴿۵﴾ پھر اسی طرح رب العزت قرآن کریم سورۃ آل عمران میں آیت نمبر میں ارشاد فرمارہا ہے،

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ،

یہاں بھی بینات سے مراد معجزات باہرات وظاہرات ہیں،

جیسا کہ کتاب تفسیر صافی میں اس آیت کے ذیل میں وارد ہوا ہے، بیّنات سے مراد معجزات ہیں، اور زُبُر سے مراد حکم اور مواعظ ہیں،

﴿۷﴾ اور اسی طرح سے سورۃ مؤمنون میں زُبُر سے مراد فرقہ ہے،

﴿۸﴾ اور بعض دوسرے مقامات پہ بیّنات سے مراد حجت ظاہریہ ہیں، جیسا کہ واضح اور روشن ہے،

﴿۹﴾ اور اسی طرح سے بعض دوسرے مقامات پہ بیّنات سے مراد حجت ہیں،

اور اصطلاح میں جیسا کہ کتاب بیان الآیات تألیف عماد الاسلام والمسلمین مروج الاحکام والدین العالم الکامل الحاج الشیخ یوسف النجفیؒ، اور کتاب غصن البان میں بیان فرمایا ہے، الزبر والبینات قاعدتان لا یعرف واضعهما

بیان فرماتے ہیں کہ زُبُر وبیّنات یہ دو ایک ایسے قاعدے ہیں کہ جن کے بیان کرنے والے کا علم نہیں ہے حقیقت الامر یہ ہے کہ ان کا ایجاد کرنے والا ربّ العزت اور بیان کرنے والے حلال مشکلات ہیں، یہ علم اعداد اور علم حروف ہیں، کہ جن میں کبھی زُبُر کے ذریعے اور کبھی بیّنات کے ذریعے ہم مقصود کو حاصل کرتے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مکنونات اور مستورات پوشیدہ علوم پہ ان اسرار کے ذریعے آگاہی ہوتی ہے، بلکہ یوں سمجھ لیں کہ مکنون اسرار اور مستتر اسرار کو ان کے ذریعے ان کی حقیقت واسرار کو اور ان کے ظواہر کو جان لیتے ہیں، بلکہ یوں سمجھ لیں کہ معلومات کے ذریعے مجہولات تک رسائی حاصل ہوتی ہے، اور مخفی اسرار انسان کے سامنے کھل کے سامنے آجاتے ہیں،

﴿بسمہ تعالٰی﴾

﴿حقیقت زُبُر و بیّنات﴾

﴿دوسری فصل﴾

حقیقت قاہرہ ظاہرہ باہرہ میں سے زُبُر اور بیّنات کی حقیقت ہے، کہ جواز حد روشن واضح ہے، اس باب میں کافی کتابیں تحریر کی جا چکی ہیں. جن میں سے کتاب زبدۃ التالیف آیت اللہ زادہ اصفہانی، وغیر ذلک، اور علامہ دوران شیخ بہائیؒ نے بھی اس مضمون پے کتابیں تحریر فرمائی ہیں. کہ جو زبان زد خاص و عام ہیں،

آیۃ اللہ آقای شیخ علی اکبر نہاوندیؒ نے اپنی کتاب خزینۃ الجواھر میں، گلزار اکبری میں، اور کتاب جنتان ملحمتان میں، اور کتاب جنۃ العالیۃ میں، ان کے علاوہ حضرت آیۃ اللہ شیخ یوسف نجفیؒ نے اپنی کتاب بیان الآیات میں بالتفصیل اس کو بیان فرمایا ہے،

یہ علم معصومین علیہم السلام میں متداول رہا ہے. علم زبر و بینات اسی علم کی شاخ ہے، اور یہ علم بذاتہ خود ایک مستقل علم ہے اور دوسرے علوم کی ضمیت کا محتاج نہیں ہے. اور یہی علم وہ علم ہے جو دعاوں اعداد حروف اسم اسامی الٰہی اسم اعظم بیماریوں کی شفا کے لیے انتہائی مجرب ترین عمل بن جاتا ہے اور لاعلاج مریضوں کی شفا اس میں پوشیدہ ہے.

کتاب مقامع الفضل میں وارد ہوا ہے کہ حروف میں بعض دو حرفی ہیں اور بعض چار حرفی ہیں، دو حرفی جیسے، با، تا، ثا، کہ جن کے حروف زُبُر کے لحاظ سے دو حرف بنتے ہیں اور کچھ تین حرفی ہیں، جیسے، صاد، ضاد،

ان کے پہلے حروف کو اصطلاح میں زُبُر اور باقی ملفوظی حروف کو کہ جو بولنے میں تو آتے ہیں لیکن لکھنے میں نہیں آتے، جیسے صاد میں (ص) تو بولا جاتا ہے لیکن (ا د) بولا تو جاتا ہے لیکن

لکھا نہیں جاتا، تو یہ حروف کے جو بولے جاتے ہیں یعنی جو ملفوظی ہیں لیکن لکھنے میں معمولاً نہیں آتے ان کو بینات کہا جاتا ہے اور یہ علم ان حروف اور ان کے اعداد سے مل کر بنتا ہے۔

(ا ۱)	(ب ۲)	(ج ۳)	(د ۴)
(ھ ۵)	(و ۶)	(ز ۷)	(ح ۸)
(ط ۹)	(ی ۱۰)	(ک ۲۰)	(ل ۳۰)
(م ۴۰)	(ن ۵۰)	(س ۶۰)	(ع ۷۰)
(ف ۸۰)	(ص ۹۰)	(ق ۱۰۰)	(ر ۲۰۰)
(ش ۳۰۰)	(ت ۴۰۰)	(ث ۵۰۰)	(خ ۶۰۰)
(ذ ۷۰۰)	(ض ۸۰۰)	(ظ ۹۰۰)	(غ ۱۰۰۰)

کہ جن کو لکھنے میں ایسے پڑھا جاتا ہے

(ابجد)، (ہوز)، (حطی)، (کلمن)، (سعفص)، (قرشت)، (ثخذ)، (ضظغ)،

یہ حروف ابجدی ہیں کہ جو اسم اعظم اسماء حسنیٰ کے اعداد اور ان کی قرائت اور ویسے بھی تمام مشکلات کا حل اپنے فن میں لیے ہوئے ہیں،

اس کے لیے حقیر سراپا تقصیر کی ایک کتاب تحفۂ رضویہ (۱) مجربات اسم اعظم و اسماء حسنیٰ کی طرف رجوع کر سکتے ہیں، جو اسی باب میں ہی لکھی گئی ہے،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿ظہور زُبُر وبیّنات﴾

﴿تیسری فصل﴾

زُبُر وبیّنات اس وقت تک منزل مقصود تک نہیں پہنچتے، جب تک، اس کے نعم البدل مقصود حاصل نا ہو جائے، مقصود تک پہنچنا ہی اس علم کا حاصل مطلوب ہے، اور یہ اعداد جب انسان کو مقصود اور مطلوب تک پہنچاتے ہیں تو انسان اس وقت اس علم کی افادیت کو کما حقہ محسوس کرتا ہے،

تب ہی تو یہ بات واضح ہوتی ہے، اور یہ امور انسان پہ آشکار ہوتے ہیں، کہ یہ علم اپنے ضمن میں کیا کیا کمالات کو جلوہ گر کرتا ہے، یہاں چند جملات کی طرف اشارہ مقصود ہے،

جیسے اعداد (**علة موجودہ والاسلام**) کے اعداد کے ساتھ برابر ہیں،

یعنی ہمارا وجود مرہون منت اسلام ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے لیے دین کے لیے محمد وآل محمد علیہم السلام کے لیے خلق فرمایا ہے، اور اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں خلقت انسانی کا سبب بیان کیا ہے، (**وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ**) علت وجودی خلقت انسان عبادت اللہ ہے،

﴿علة موجودة ابجد کے آئینے میں﴾

﴿علة موجودہ﴾	ع	ل	ۃ	م	و	
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۵	۴۰	۶	
﴿علة موجودہ﴾	ج	و	د	ہ		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳	۶	۴	۵		﴿۱۶۹﴾

﴿والاسلام ابجد کے آئینے میں﴾

والاسلام	و	ا	ل	ا	س	ل	ا	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	٦	١	٣٠	١	٦٠	٣٠	١	٤٠	﴿١٦٩﴾

۲......رسالتمآب کا فرمان ہے، **(العالم بلا عمل کالشجر بلا ثمر)** عالم بغیر عمل کے ایسا ہے کہ، جیسے درخت بغیر پھل کے ہوتا ہے، عالم اور علم، علم اور عمل لازم ملزوم ہیں، ان کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا ضروری ہے، اور سب جانتے ہیں کہ عالم باعمل ہی قابل قدر ہوتا ہے۔

شیطان بھی عالم تو ہے لیکن عالم بے عمل، عامل بے علم ہے تو واضح ہوا کہ عالم کے لیے عمل کا ہونا ضروری ہے، پس اسی وجہ سے **(علم .عمل)** کے ساتھ برابر ہیں۔

﴿علم و عمل ابجد کے آئینے میں﴾

﴿علم﴾	ع	ل	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	٧٠	٣٠	٤٠	﴿١٤٠﴾
﴿عمل﴾	ع	م	ل	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	٧٠	٤٠	٣٠	﴿١٤٠﴾

۷۔ نجف اشرف مرکز جنت، طور سینا، حقیقت نجف اشرف، مرکزیت علم نجف اشرف، حامل باب مدینۃ العلم نجف اشرف، مرکز ولایت نجف اشرف، مرکز ھدایت نجف اشرف، مرکز زھد و تقوی نجف اشرف،

مرکز عبادات نجف اشرف، مرکز سخاوت نجف اشرف، مرکز کمال نجف اشرف، مرکز نورانیت نجف اشرف، مرکز جلال اللہ نجف اشرف، مرکز جمال اللہ نجف اشرف، مرکز قاب قوسین او ادنی نجف اشرف، مرکز علم وعمل نجف اشرف، مرکز شجاعت اسد اللھی نجف

اشرف، مرکز عرفان و معرفت نجف اشرف، مرکز روحانیت ونورانیت و معنویت نجف اشرف، حامل مظهر الله نجف اشرف،

اوراب ہم جب اعداد (نجف اشرف۔ جنت سرا) کو دیکھتے ہیں تو یہ بھی برابر ہی ہیں

﴿نجف اور جنت سرا ابجد کے آئینے میں﴾

﴿نجف اشرف﴾	ن	ج	ف	ا	ش	ر	ف	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵۰	۳	۸۰	۱	۳۰۰	۲۰۰	۸۰	﴿۷۱۴﴾
﴿جنت سرا﴾	ج	ن	ت	س	ر	ا	----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳	۵۰	۴۰۰	۶۰	۲۰۰	۱	----	﴿۷۱۴﴾

آپ نے مشاھدہ کیا کہ اعداد (نجف اشرف۔ جنت سرا) کے برابر ہے،

اسی طرح سے اعداد (انسان۔ انعام) کے ساتھ برابر ہیں، جیسا کہ آپ کے سامنے حاضر ہیں، انسان مجسم اللہ کی نعمتوں کا مجموعہ ہے، اسی لیے تو امیر المومنین علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں،

اتزعم انك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر مولا فرماتے ہیں اے انسان کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ہے بلکہ تیرے اندر اللہ کا عالم اکبر سمایا ہوا ہے،

﴿انسان اور انعام ابجد کے آئینے میں﴾

﴿انسان﴾	ا	ن	س	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۵۰	۶۰	۱	۵۰	﴿۱۶۲﴾
﴿انعام﴾	ا	ن	ع	ا	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۵۰	۷۰	۱	۴۰	﴿۱۶۲﴾

آپ نے مشاھدہ فرمایا کہ اعداد (انسان۔ انعام) کے ساتھ برابر ہیں،

اوراسی طرح سے اگر انسان بغور مطالعہ کرے اور دقیق نگاہ کرے تو اس کے سامنے واضح ہو جائے گا، کہ اعداد (وجود۔واحد) کے ساتھ برابر ہیں، ملاحظہ ہو، بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، اور پنجتن پاک کے حروف بھی ۱۹ ہی ہیں،

﴿وجود اور واحد ابجد کے آئینے میں﴾

﴿وجود﴾	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۳	۶	۴	﴿۱۹﴾
﴿واحد﴾	و	ا	ح	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۳	۶	۴	﴿۱۹﴾

اور اعداد (رسول۔رہنما) کے ساتھ برابر ہیں، اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ رہنما حقیقی واقعی رسول ہوتا ہے اور اتفاق سے اس کے عدد بھی برابر ہیں،

﴿رسول اور رہنما ابجد کے آئینے میں﴾

﴿رسول﴾	ر	س	و	ل		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۶۰	۶	۳۰		﴿۲۹۶﴾
﴿رہنما﴾	ر	ہ	ن	م	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۵	۵۰	۴۰	۱	﴿۲۹۶﴾

اوراسی طرح سے سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور امام زمانؑ کی کنیت بھی ابوالقاسم ہے (ابو القاسم۔اور ملك يوم الدين) کے اعداد برابر ہیں، پس نام محمد اور کنیت ابوالقاسم کا اجتماع درست نہیں ہے، ایک آدمی کہ جو نام محمد رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ کنیت ابوالقاسم نہیں رکھ سکتا، اور جو ابوالقاسم کنیت رکھتا ہے، وہ نام محمد نہیں رکھ سکتا، ان دونوں کا اجتماع جائز نہیں ہے،

سرکار کے اس اسم مقدس میں حضرت امام زمانہؑ شریک ہیں، اور حضرت محمد حنفیہ بھی اس شراکت میں شامل ہیں، کیونکہ خود سرکارؑ نے ارشاد فرمایا کہ یہ محمد حنفیہ اور صاحب العصر والزمانؑ کے علاوہ کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ ان کا اجتماع کرے،

سوال یہ ہے کہ جب کوئی نام رکھنے میں سرکار کی برابری نہیں کرسکتا تو وجود میں کیسے برابری کرسکتا ہے، یہ شفیع محشر بھی ہیں ساقی کوثر بھی ہیں،

﴿ابوالقاسمؑ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿ابوالقاسمؑ﴾	ا	ب	و	ا	ل	
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۱	۳۰	
﴿ابوالقاسمؑ﴾	ق	ا	س	م	-------	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰۰	۱	۶۰	۴۰	-------	﴿۲۴۱﴾

﴿ملک یوم الدین ابجد کے آئینے میں﴾

﴿ملک یوم الدین﴾	م	ل	ک	ی	و	م	
﴿اعداد﴾	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۶	۴۰	
﴿ملک یوم الدین﴾	ا	ل	د	ی	ن	-------	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۴	۱۰	۵۰	-------	﴿۲۴۱﴾

رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرما رہا ہے، کہ میرے حبیبؐ اللہ اس قوم پہ عذاب نہیں کرے گا وانت فیھم جب کہ تو اس قوم کے درمیان میں موجود ہے، تو سرکارؐ کے وجود کی وجہ سے اللہ کافروں پر عذاب ظاھری دنیوی نہیں کرتا، تو عقل کی بات ہے، جس کے دل میں سرکار کی محبت آجائے، اس پر جھنم کا عذاب کیسے ہوسکتا ہے تو معلوم ہوا کہ کائنات کی امان سرکارؑ کے اسم مقدس کی وجہ

سے ہے، شائید اسی وجہ سے اعداد (**محمدؐ امان**) کے برابر ہیں،

﴿محمدؐ اور امان ابجد کے آئینے میں﴾

﴿محمدؐ﴾	م	ح	م	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴	﴿۹۲﴾
﴿امان﴾	ا	م	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۱	۵۰	﴿۹۲﴾

اور اسی طرح سے اعداد (حب محمدؐ۔ ایمان) کے ساتھ برابر ہیں، ملاحظہ ہو،

مولا علیؑ کے بینات (۱۰۲) بسم کے زُبُر (۱۰۲) ایمان کے زُبُر (۱۰۲) ہے،

﴿حب محمدؐ اور ایمان ابجد کے آئینے میں﴾

﴿حب محمدؐ﴾	ح،ب	م،ح	م	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۸،۲	۴۰،۸	۴۰	۴	﴿۱۰۲﴾
﴿ایمان﴾	ا،ی	م	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۔۱۰	۴۰	۱	۵۰	﴿۱۰۲﴾

اور جب ہم قائد الغر المحجلین اسد اللہ الغالب غالب علی کل غالب کے اعداد پہ ایک نگاہ ڈالتے ہیں تب بھی ہمارے سامنے اعداد میں چھپے ہوئے فضائل کے دریا آشکار ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک کچھ اس طرح سے ہیں، اعداد (**امام۔ اعجاز**) کے ساتھ برابر ہیں، اس لیے کہ امام اللہ کا معجزہ ہے، معجزہ الٰھی کو بھی امام کہتے ہیں، قرآن بھی معجزہ امام بھی معجزہ، قرآن وقتی معجزہ نہیں، امام وقتی معجزہ نہیں، قرآن دائمی معجزہ امام دائمی معجزہ، اسی لیے امام اور اعجاز دونوں کے اعداد برابر ہے،

﴾امام اور اعجاز ابجد کے آئینے میں﴿

﴾امام﴿	ا	م	ا	م		﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۱	۴۰	۱	۴۰		﴾۸۲﴿
﴾اعجاز﴿	ا	ع	ج	ا	ز	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۱	۷۰	۳	۱	۷	﴾۸۲﴿

اور اعداد (علی ـ بحق) کے ساتھ برابر ہیں، ملاحظہ فرمائیں،

﴾علی اور بحق ابجد کے آئینے میں﴿

﴾علی﴿	ع	ل	ی	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۷۰	۳۰	۱۰	﴾۱۱۰﴿
﴾بحق﴿	ب	ح	ق	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۲	۸	۱۰۰	﴾۱۱۰﴿

اور اعداد (الاملح ـ علی) کے ساتھ برابر ہیں،

﴾الاملح اور علی ابجد کے آئینے میں﴿

﴾الاملح﴿	ا	ل	ا	م	ل	ح	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۱	۳۰	۱	۴۰	۳۰	۸	﴾۱۱۰﴿
﴾علی﴿	ع	ل	ی	---	---	---	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۷۰	۳۰	۱۰	---	---	---	﴾۱۱۰﴿

اور فارسی زبان اور اردو زبان میں اعداد (نمک ـ اور اسم مولا علی) کے ساتھ برابر ہیں واضح
اور روشن ہے کہ نمک حلالی وہی ہے، جو علی کی ولایت کے ساتھ ساتھ ہے، اور اگر انکاری ہے تو نمک

حرام ہے، نمک حلال وہی ہے کہ جس کے دل میں مولا علیؑ کی محبت اور ولایت ہے،

﴿نمک اور علیؑ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿نمک﴾	ن	م	ک	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵۰	۴۰	۲۰	﴿۱۱۰﴾
﴿علیؑ﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

اور اسی طرح سے اعداد (اول من آمن ۔ علیؑ بن ابی طالبؑ) کے ساتھ برابر ہیں، سب سے پہلے مومن اول مومن اللہ کے پہلے مومن کے اور مولا کے عدد برابر ہیں،

﴿اول من آمن اور علیؑ ابن ابی طالبؑ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿اول من آمن﴾	ا	و	ل	م	ن	آ	م	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۶	۳۰	۴۰	۵۰	۱	۴۰	۵۰	﴿۲۱۸﴾

﴿علیؑ ابن ابی طالبؑ ابجد کے آئینے میں﴾

علیؑ ابن ابی طالبؑ	ع	ل	ی	ا	ب	ن	ا	
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۱	۲	۵۰	۱	
علیؑ ابن ابی طالبؑ	ب	ی	ط	ا	ل	ب		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲		﴿۲۱۸﴾

اور اعداد (عین ایمان ۔ وجہ علیؑ ابن ابی طالبؑ) کے ساتھ برابر ہیں، سبحان اللہ، مرکز ایمان، حقیقت ایمان، کل ایمان، میرے مولا کی ذات بابرکت ہے، بس یوں سمجھ لیں کہ عین ایمان اور مولا کا چہرہ دونوں ہی برابر ہیں، رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ کل ایمان کل کفر کے مقابلے پہ جا رہا ہے، کل

ایمان کے اعداد (۲۳۲) اور وجہ علی بن ابی طالبؑ کے اعداد (۲۳۲) برابر ہیں،

﴿عین ایمان ابجد کے آئینے میں﴾

﴿عین ایمان﴾	ع	ی	ن	ا	ی	م	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۱۷	۱۰	۵۰	۱	۱۰	۴۰	۱	۵۰	﴿۲۳۲﴾

﴿وجہ علی ابن طالبؑ ابجد کے آئینے میں﴾

وجہ علی ابن ابی طالب	و	ج	ہ	ع	ل	ی	ا	ب	
﴿اعداد﴾	۶	۳	۵	۷۰	۳۰	۱۰	۱	۲	
وجہ علی ابن ابی طالب	ن	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۵۰	۱	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲	﴿۲۳۲﴾

وجہ علی ابن طالبؑ کے حاصل اعداد بھی (۲۳۲) ہی بنتے ہیں کیا کہنے سبحان اللہ، سبحان اللہ،

اور اب یہاں پہ ایک فارسی زبان میں (صاحب ما) یعنی ہمارے آقا کے اعداد (قائمؑ) کے ساتھ برابر ہیں، یہاں پہ ہمزہ ہے قائم میں اور ہمزہ مثل الف کے اس کے عدد بھی ایک ہی ہیں،

﴿صاحب ما اور قائمؑ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿صاحب ما﴾	ص	ا	ح	ب	م	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۹۰	۱	۸	۲	۴۰	۱	﴿۱۴۲﴾
﴿قائمؑ﴾	ق	ا	ء	م			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰۰	۱	۱	۴۰			﴿۱۴۲﴾

﴿حقانیت مذہب شیعہ ابجد کی روشنی میں﴾

اب یہاں ایک حدیث کا بیان کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد و فرمان ہے، کہ جس

یہ سارے فرقے متفق ہیں **قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ستفترق امتی ثلثا وسبعین فرقة کلهم فی النار الافرقة**

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے ایک فرقہ جنتی ہے ناجی نجات پانے والا ہے، ایک فرقے کے زُبُر (۳۸۵) ہیں، اور شیعہ کے زُبُر بھی (۳۸۵) ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

﴿فرقہ اور شیعہ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿فرقہ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿فرقہ﴾	ف	ر	ق	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۸۰	۲۰۰	۱۰۰	۵	﴿۳۸۵﴾

﴿شیعہ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿شیعہ﴾	ش	ی	ع	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰۰	۱۰	۷۰	۵	﴿۳۸۵﴾

سبحان اللہ یہ قانون اللہ تعالیٰ کا ہی بنایا ہوا ہے کہ جس کے تحت **بسم الله الرحمن الرحيم** کے (۷۸۶) اعداد ظاہر ہوتے ہیں، پس انہی اعداد سے شیعت کی نجات بھی ثابت ہوتی ہے جنتی ہونا بھی ثابت ہوتا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ جب کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ **یاعلیؑ انت وشیعتك هم الفائزون یوم القیامة** اے علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہیں، فائز ہیں،

حدیث بھی کہہ رہی ہے کہ شیعہ جنتی ہیں، اعداد بھی کہہ رہے ہیں کہ شیعہ جنتی ہیں،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چوتھی فصل﴾

﴿وضاحت علم زُبُر وبیّنات﴾

اب اکثر برادران کے ذہن میں سوالات اٹھتے ہیں کہ یہ زبر کیا ہیں اور بینات کیا ہیں میں کچھ یہاں ان کی توضیح دے کہ اس علم امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام سے مستفاد علم کے حصول میں کچھ قدم آگے رکھتے ہیں. جب بھی ہم حساب عددی کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہم ان کا تلفظ کرتے ہیں اور ان کو مکتوب لکھتے ہیں مقطعہ کی صورت میں تو یہ سب حروف یا دو حرفی ہیں یا تین حرفی ہوتے ہیں۔

مثلاً دو حرفی،

مثل (ب ا)۔	(ا ج)۔	(ا ت)

یا مثلاً تین حرفی،

(ع ی ن)	(ق ا ف)	(ک ا ف)	(ج ی م)۔

تو ان میں پہلے حرف کو زبر کہا جاتا ہے، اور باقی حروف بینۃ لفظیہ ہیں۔

دو حرفی حروف میں (ب) زبر ہے اور (ا) بینہ ہے۔

اور تین حرفی حروف میں حرف (ع ی ن) ہے ان کا زبر (ع) ہے بینات (ی ن) ہیں.

اور تین حرفی حروف میں حرف (دال) ہے، اور ان کا زُبُر (د) ہے، اور بیّنات (ا ل) ہیں،

اور تین حرفی حروف میں حرف (سین) ہے، اور ان کا زُبُر (س) ہے، اور بیّنات (ی ن) ہیں،

اس بنا پہ ۲۸ حروف ابجدیہ کا قیاس ہے،

﴿حروف کا تلفظ﴾

﴿حروف﴾	﴿ا﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿الف﴾

حروف	ب	تلفظ حروف	با
حروف	ت	تلفظ حروف	تا
حروف	ث	تلفظ حروف	ثا
حروف	ج	تلفظ حروف	جیم
حروف	ح	تلفظ حروف	حا
حروف	خ	تلفظ حروف	خا
حروف	د	تلفظ حروف	دال
حروف	ذ	تلفظ حروف	ذال
حروف	ر	تلفظ حروف	را
حروف	ز	تلفظ حروف	زا
حروف	س	تلفظ حروف	سین
حروف	ش	تلفظ حروف	شین
حروف	ص	تلفظ حروف	صاد
حروف	ض	تلفظ حروف	ضاد
حروف	ط	تلفظ حروف	طا
حروف	ظ	تلفظ حروف	ظا
حروف	ع	تلفظ حروف	عین
حروف	غ	تلفظ حروف	غین

﴿حروف﴾	﴿ف﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿فا﴾
﴿حروف﴾	﴿ق﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿قاف﴾
﴿حروف﴾	﴿ک﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿کاف﴾
﴿حروف﴾	﴿ل﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿لام﴾
﴿حروف﴾	﴿م﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿میم﴾
﴿حروف﴾	﴿ن﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿نون﴾
﴿حروف﴾	﴿و﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿واو﴾
﴿حروف﴾	﴿ہ﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿ھا﴾
﴿حروف﴾	﴿ء﴾	﴿تلفظ حروف﴾	﴿ھمزہ﴾

اب ہم اس علم زُبُر اور بیّنات کا کچھ جائزہ لیتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے اس علم کے اندر کیا اسرار چھپا دیے ہیں، کہ جن کو فقط دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے، اور جو اس کے باطن میں اسرار پوشیدہ ہیں

"ولا یعلم جنود ربك الا هو" وہ فقط اللہ ہی جانتا ہے کہ ان میں کیا اسرار پوشیدہ ہیں، کیا راز ان میں مستتر ہیں، بشر کی اتنی پرواز ہی نہیں کہ ان علوم تک رسائی حاصل کر سکے قرآن کا ایک ظاھر ہے، پھر ایک باطن ہے اس کا زُبُر میں، قرآن کے زُبُر کے اسرار کو کوئی نہیں سمجھ سکا،

پھر قرآن کے بیّنات کے اسرار بنتے ہیں، پھر ہر بیّنات میں سے **دو۔ دو۔ اور۔ تین۔ تین** ۔ شاخیں نکلتی ہیں، مثال کے طور پر ہم بسم اللہ کو لیتے ہیں (۷۸۶) تو بسم اللہ کے ابجد اور زُبُر میں اعداد بنتے ہیں،

بسم اللہ کے بینات علیحدہ ہیں، پھر بینات میں سے دو۔ دو۔ اور تین۔ تین۔ شاخیں نکلتی ہیں

پھر آگے جا کے زبُر اور بیّنات میں تقسیم ہو جاتے ہیں، پھر دسویں منزل پہ جا کے اتنے اس کے دروازے کھل جاتے ہیں کہ عقل انسانی حیران و پریشان ہو جاتی ہے،

اسی لیے تو ملتا ہے کہ قرآن کا ایک ظاہر اور (۷۰) باطن ہیں، ایک اور روایت میں وارد ہوا (۷۰۰۰۰) باطن ہیں ایک اور روایت میں وارد ہوا کہ باطن کی اتنی کثرت ہے کہ وہ وہی جانتا ہے کہ کتنے باطن ہیں،

مثال کے طور پہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہیں، کہ اس کے بیّنات میں اللہ تبارک وتعالی نے کیا اسرار پوشیدہ کر رکھے ہیں،

﴿اسرار اسم مقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیّنات کے اعداد میں﴾

حروف مقطعات	م	ح	م	د
حروف کا تلفظ	م ی م	ح ا	م ی م	د ا ل
بیّنات حروف	ی م	ا	ی م	ا ل
اعداد حروف	۱۰ ۴۰	۱	۱۰ ۴۰	۱ ۳۰
﴿حاصل جمع﴾	۱۳۲			

اعداد اسم مبارک محمدؐ بیّنات میں ۱۳۲ بنتے ہیں، سرکارؐ کے بیّنات آپ نے دیکھ لیے اب اسلام کے زُبر کا مشاھدہ فرمایئے ، اور یہ غور فرمائیں کہ اللہ نے ان میں کیا اسرار پوشیدہ کر رکھے ہیں۔ کیونکہ ان اعداد و حروف میں اللہ کے راز چھپے ہوئے ہیں،

﴿اسلام زُبر کی روشنی میں﴾

﴿حروف﴾	ا	س	ل	ا	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۶۰	۳۰	۱	۴۰	﴿۱۳۲﴾

لفظ محمدؐ کے بیّنات (۱۳۲) اور اسلام کے زبر (۱۳۲) برابر ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باطن (۱۳۲) اور اسلام کا ظاہر (۱۳۲) ہے،

اب ہم زُبُر اور بیّنات کی روشنی میں اسم وصی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دیکھتے ہیں کہ ان میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا اسرار اور راز چھپائے ہوئے ہیں اب ہم یہاں کائنات کے عظیم اسم مقدس امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام کے بیّنات کا مشاہدہ کرتے ہیں مثال کے طور پر لفظ واسم مبارک امیر المومنین علی علیہ الصلاۃ والسلام کے بیّنات دیکھتے ہیں،

﴿اسم مقدس امیر المومنین علیؑ ابجد کی آئینے میں﴾

حروف مقطعات	ع	ل	ی
حروف کا تلفظ	ع ی ن	ل ا م	ی ا
حروف کے بیّنات	ی ن	ا م	ا
اعداد حروف	۱۰ ۵۰	۱ ۴۰	۱
﴿حاصل جمع﴾	۱۰۲		

اسم مقدس امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام کے بیّنات آپ نے دیکھ لیے، اب ایمان کے زُبُر کا مشاہدہ فرمایئے ،اور یہ غور فرمائیں کہ اللہ نے ان میں کیا اسرار پوشیدہ کر رکھے ہیں۔ کیونکہ ان اعداد و حروف میں اللہ کے راز چھپے ہوئے ہیں، اب ہم ایمان کے اعداد کو دیکھتے ہیں،

﴿ایمان ابجد کی روشنی میں﴾

﴿حروف﴾	ا	ی	م	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۴۰	۱	۵۰	﴿۱۰۲﴾

امیر المومنینؑ کے بیّنات (۱۰۲) اور ایمان کے زبر (۱۰۲) ہیں،

اب یہ بات واضح اور روشن ہوگئی کہ سرکار محمدؐ کے اسم بینات سے اسلام حاصل ہوتا ہے اور اسم امیر المومنین علی علیہ السلام کے بینات سے ایمان کا استفادہ ہوتا ہے اللہ اکبر لفظ علیؑ کے بینات (۱۰۲) اور ایمان کے زبر (۱۰۲) برابر ہیں، امیر المومنین علی علیہ الصلاۃ والسلام کا باطن (۱۰۲) ہے اور ایمان کا ظاہر (۱۰۲) ہے، انھی بیانات کو ایک فارسی زبان کے شاعر نے بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے، کہ جو قابل صد تحسین ہے، سرکار رسالتمآبؐ کے لیے ارشاد فرمایا

رمزی است کتاب حق تمامی بنظام، اسرار الھی است بھر بطن کلام،

از اسم محمدؐ که بود مصدر کل، در باب ز بینات نامش اسلام است،

کہتے ہیں، اللہ کی کتاب ساری رمز و رموز کے ساتھ ہے اور ہر کے کلام کے باطن میں اللہ تعالی کے راز چھپے ہوئے ہیں، اسم محمدؐ کی جو کائنات میں مصدر کل ہے، ان کے بیّنات میں اسلام پوشیدہ ہے انھی شاعر نے سرکار امیر المومنینؑ کے لیے کیا خوب ارشاد فرمایا،

توصیف علیؑ نگنجد اندر اذھان، بیرون بود از فھم معانی و بیان،

ایمان بولایتش معلق باشد، در باب زبینات نامش ایمان،

(بیان ذلك) آنکه ملفوظی علیؑ، (عین) (لام) (یا) می باشد چون،

پھر امیر المومنین علی علیہ الصلاۃ والسلام کے اسم مقدس کے بارے میں توضیح دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، علیؑ کے اوصاف ذہنوں میں نہیں سما سکتے۔ ان کے معانی کا سمجھنا بیان سے بالاتر ہے، اس لیے کہ ولایت سے ایمان متصل ہے، اس لیے کہ آپ کے بیّنات میں ایمان کا ظہور ہے، اس کا بیان یہ ہے کہ (عین) (لام) (یا) کے اگر بیّنات کو دیکھا جائے، تو نام مولا علیؑ موجود ہے، اگر اسم مبارک امیر المومنینؑ کے ملفوظی حروف کے اوائل کو حذف کر دیا جائے، جیسا کہ بیان ہوا کہ جو باقی بچتے ہیں، وہ کچھ اس قرار سے ہیں،

(بن) (ام) (ا) اوران کے اعداد مجموعی (۱۰۲) بنتے ہیں، اور جیسا کہ بیان ہوا کہ ایمان کے اعداد بھی (۱۰۲) ہی بنتے ہیں، اور آیۃ اللہ صاحب روضات الجنات نے اس رباعی کو جلال دوائی سے کچھ اس طرح سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں،

خورشید کمال است نبی ماہ ولی، اسلام محمدؐ است ایمان علیؑ،
گر بینی در این سخن مطلبی، بنگر کہ زبینات اسما است جلی،

جلال دوائی سے کچھ اس طرح سے ارشاد فرماتے ہیں، کمال کا آفتاب رسولؐ ہیں، اور چاند ولی ہیں اسلام محمدؐ ہیں اور ایمان علیؑ ہیں،

اگر اس بات کی دلیل چاہتے ہیں، تو ان کہ اسماء کے بیّنات میں یہ بات واضح اور روشن ہے، اسی طرح سے مکہ اور مامنا کے اعداد دونوں برابر ہیں، جیسا کہ شاعر آزاد ارشاد فرماتے ہیں،

لما لم الوذ بسوح مکہ اننی، بالبینات وجدت مکہ مامنا،

اسی طرح سے (مکہ) (مامنا) یعنی امن کی جگہ کے ساتھ برابر ہے یعنی مکۃ المکرمہ کے بیّنات اور مامنا کے زُبُر دونوں برابر ہیں،

﴿مکہ المکرمہ بیّنات کے آئینے میں اور مامنا زُبُر کے آئینے میں﴾

﴿مکہ﴾	ی	م	ا	ف	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد بیّنات﴾	۱۰	۴۰	۱	۸۰	۱	﴿۱۳۲﴾
﴿مامنا﴾	م	ا	م	ن	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۱	۴۰	۵۰	۱	﴿۱۳۲﴾

اسی طرح سے مدینہ ابجد کے آئینے میں، بلد حکمہ ابجد کے آئینے میں

﴿مدینہ﴾	م	د	ی	ن	ہ			﴿حاصل جمع﴾

﴾اعداد﴿	۴۰	۴	۱۰	۵۰	۵			﴾۱۰۹﴿
﴾بلد حکمہ﴿	ب	ل	د	ح	ک	م	ہ	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۲	۳۰	۴	۸	۲۰	۴۰	۵	﴾۱۰۹﴿

اسی طرح سے کیا کہنے کہ (حب علی بن ابی طالبؑ) کے اعداد (دین الاسلام) کے ساتھ برابر ہیں، اس لیے کہ آپ کی محبت ہی دین اسلام کی مصداق حقیقی ہے۔

﴾حب علیؑ بن ابی طالبؑ ابجد کی روشنی میں﴿

حب علیؑ بن ابی طالبؑ	ح	ب	ع	ل	ی	ب	ن	
﴾اعداد﴿	۸	۲	۷۰	۳۰	۱۰	۲	۵۰	
حب علیؑ بن ابی طالبؑ	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب	حاصل جمع
﴾اعداد﴿	۱	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲	﴾۲۲۷﴿

﴾دین الاسلام ابجد کی روشنی میں﴿

﴾دین الاسلام﴿	د	ی	ن	ا	ل	
﴾اعداد﴿	۴	۱۰	۵۰	۱	۳۰	
﴾دین الاسلام﴿	ا	س	ل	ا	م	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۱	۶۰	۳۰	۱	۴۰	﴾۲۲۷﴿

حب علی بن ابی طالبؑ کے اعداد (۲۲۷) بنتے ہیں، اور اسی طرح سے دین الاسلام کے اعداد بھی (۲۲۷) ہی بنتے ہیں، جیسا کہ مافوق جدول میں ظاہر ہے۔

اسی دلچسپ موضوع پہ علامہ فہامہ شیخ بہائی نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب جامع عباسی میں اس

علم کے رموز کو کچھ اس طرح سے انکشاف کیا ہے۔

آپ نے ایک بادشاہ شاہ عباس صفوی کہ جو ایک نیک سیرت عاشق ولایت امیرالمومنین عالم بفضائل اہلبیت علیہم الصلاۃ والسلام اور سب سے زیادہ شیعہ مذہب کے مروج تبلیغ کرنے والے تھے، آپ کے نام کے کچھ اس طرح سے اعداد نکالے ہیں کہ جو قابل دید ہیں آپ ارشاد فرماتے ہیں، کہ (شاہ عباسؒ) کے اعداد (۴۳۹) اور (خلد اللہ ملکہ) کے بینات (۴۳۹) دونوں برابر ہیں

اسی طرح سے کتاب معینیؒ الاعیان میں بھی شاہ عباس کے نام کو کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے، آپ اپنی اس کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں، زُبر (شاہ عباسؒ) کہ اعداد (۴۳۹) اور زُبر (نایب امام محمدؑ بن الحسنؑ) پھر آگے جا کر ارشاد فرماتے ہیں، (شاہ عباسؒ) کے اعداد بینات (۴۰۲) ہیں، اور یہ ابجد (نایب امام ہمام محمد مہدی صادقؑ) کہ برابر ہیں،

واللہ اعلم بحقائق الامور

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چوتھا باب﴾

﴿فصل اول﴾

﴿حروف تہجی کا بیان﴾

اور ولایت امیرالمومنین کے جلوے

سب سے پہلے حروف تہجی کی اقسام کا بیان کرنا ضروری ہے، اس کے بعد ان حروف کے زُبُر اور بینات میں مفصل بحث ہوگی، اور وہیں سے ہم کائنات کے امیر کے زُبُر اور بینات سے استدلالات پیش کرینگے، حروف کی چند اقسام ہیں، کہ جو قابل ذکر ہیں،

حروف کی پہلی قسم کو حروف رقمیہ کہتے ہیں،

(۱) **الحروف الرقمیه** ،اور ان کو حروف نقشیہ بھی کہا جاتا ہے اور **لا شك ولا ریب** ان کی ابتدا الف سے ہے. اس کی اصل یہ ہے کہ بغیر حرکت کے وجود میں آتا ہے اسکی کوئی حرکت نہیں ہے

حروف کی دوسری قسم کو حروف لفظیہ کہتے ہیں،

(۲) **الحروف اللفظیه** ؛ یہ وہ حروف ہیں کہ جو ہوا فضا حلق جوف مبداء فم الی الحلق شفتین وغیرہ سے حاصل ہوتے ہیں حروف کی تیسری قسم کو حروف عددیہ کہتے ہیں،

(۳) **الحروف العدديه ؛ وهي تطلق علی الاعداد التي هو بمنزلة الارواح ومنها تستخرج الروحانيات الملائكة العلويات والخدام السفليات .**

حروف کی چوتھی قسم کو حروف فکریہ کہتے ہیں،

(۴) **الحروف الفکریه** ؛ یہ وہ حروف ہیں کہ **(متنزلة من عالم الغيب الى**

المعانی العقلیه وتسمی بالحروف العقلیه والجبرتیه .

حروف کی تعداد اور حروف کی توضیحات

(۵) تعداد حروف ۔کل حروف کی تعداد جو لوح محفوظ سے نازل ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کا خالق ہے، وہ

۲۸ حروف ہیں، جن میں سے چودہ حروف ۔نورانی ہیں، اور چودہ حروف ظلمانی ہیں،

یوں سمجھ لیں کہ ۱۴ حروف کا ظاہر ہیں، اور ۱۴ حروف کا باطن ہیں، اور ان میں سے ۵ حروف جو بین بین

ہیں تمام لغات میں ۔جن کے اتصال سے لغات دنیا معرض وجود میں آتی ہیں ،جن میں سے

،پ، چ، ٹ، ژ، وغیر ذلک

جو حروف نورانی ہیں وہ چودہ حروف ہیں، کہ جو مظاہر ہیں۔

ید اللہ وجہ اللہ الجواد الوھاب ھیاکل توحید

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿دوسری فصل﴾

﴿نزول حروف بصورت ابجد﴾

حروف سب کے سب ملکوت علیین سے نازل ہوئے ہیں اسی طرح سے کہ جو حروف ۲۸ الف با کی توضیحات دی گئی ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں۔

- وتلك الحروف تفریق کل اسم حق ام باطل او فعل اور مفعول ۔
- الحرف الاول الالف ؛ وھی اسم للعقل ؛ پہلا حرف الف ہے اور یہ عقل کا نام ہے،
- الثانی الباء ؛ وھی اسم للنفس ۔ دوسرا حرف با ہے اور یہ نفس کا نام ہے،
- الثالث الجیم ؛ وھی حرف للطبیعة تیسرا حرف جیم ہے اور یہ طبیعت وجودی کا نام ہے،
- الرابع الدال؛وھی حرف للمادة الکلیه چوتھا حرف دال ہے اور یہ طبیعت کلیہ کا نام ہے
- الخامس الھاء ؛ ھی حرف المثال وشکل الکل پانچواں حرف ھا ہے اور یہ حرف مثال اور کل کی شکل ہے، کہ جو لوٹ کے کل الکل واجب الوجود ھویت کی طرف لوٹ کے جاتا ہے،
- السادس الواو ؛ وھی حرف جسم الکل ۔ چھٹا حرف واو ہے اور یہ حرف جسم کلی کی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے،
- السابع۔ الزاء؛ وھی حرف العرش ساتواں حرف زا ہے اور یہ حرف عرشی ہے،
- الثامن الحاء ؛ وھی حرف الکرسی آٹھواں حرف حاء ہے اور یہ حرف آیۃ الکرسی سے متعلق ہے
- التاسع التاء ۔ وھی فلك البروج ۔ نواں حرف تا ہے اور یہ فلک البروج کا نام ہے،
- العاشر الیاء؛وھی حرف فلك المنازل دسواں حرف یا ہے اور یہ فلک المنازل کا نام ہے

O.....والحادی عشر الكاف ، وهی حرف فلك زحل گیارہواں حرف کاف ہے اور یہ فلک زُحل کا نام ہے۔

O.....والثانی عشر اللام ؛ وهی حرف فلك المشتری . بارہواں حرف لام ہے اور یہ فلک المشتری کا نام ہے۔

O.....والثالث عشر الميم ؛ وهی فلك المريخ . تیرہواں حرف میم ہے اور یہ فلک المریخ کا نام ہے۔

O.....والرابع عشر النون ؛ وهی حرف فلك الشمس . چودہواں حرف نون ہے اور یہ فلک الشمس کا نام ہے۔

O.....والخامس عشر السين ؛ وهی حرف فلك الزهرة . پندرہواں حرف سین ہے اور یہ فلک الزہرۃ کا نام ہے۔

O.....والسادس عشر العين . وهی حرف فلك عطارد . سولھواں حرف عین ہے اور یہ فلک عطارد کا نام ہے۔

O.....والسابع عشر الفاء ؛ وهی حرف فلك القمر . سترہواں حرف فا ہے، اور یہ فلک القمر کا نام ہے۔

O.....والثامن عشر الصاد ؛ وهی حرف كرة النار . اٹھارواں حرف صاد ہے اور یہ حرف کرۃ النار ہے۔

O.....والتاسع عشر القاف ؛ وهی حرف كرة الهواء انیسواں حرف قاف ہے اور یہ حرف کرۃ الھواء ہے۔

O.....والعشرون الراء ؛ وهی حرف كرة الماء بیسواں حرف را ہے اور یہ حرف کرۃ الماء ہے

O......والحادی والعشرون الشین . وھی حرف کرۃ السراب . اکیسواں حرف شین ہے اور یہ حرف کرۃ السراب ہے،

O......والثانی والعشرون التاء ؛ وھی حرف الجماد والمعدن . بائیسواں حرف تاء ہے اور یہ جماد اور معدن کا حرف ہے،

O......والثالث والعشرون الثاء ؛ وھی حرف النباتات . تئیسواں حرف ثاء ہے اور یہ نباتات کا نام ہے،

O......والرابع والعشرون: الخاء ؛ وھی حرف الحیوان . چوبیسواں حرف خاء ہے، اور یہ حرف حیوان ہے،

O......والخامس والعشرون الذال ؛ وھی حرف الملائکۃ . پچیسواں حرف ذال ہے اور یہ حرف ملائکہ ہے،

O......والسادس والعشرون الضاد ؛ وھی حرف الجن . چھبیسواں حرف ضاد ہے اور یہ جنات کا حرف ہے،

O......والسابع والعشرون الظا ؛ وھی حرف الانسان. ستائیسواں حرف ظاء ہے اور یہ انسان کا حرف ہے،

O......والثامن والعشرون الغین ؛ وھی حرف الجامع الکلی لعلیه السلام . اٹھائیسواں حرف غین ہے اور یہ حرف جامع الکلی ہے، تمام حروف اس میں اسرار کے ساتھ موجود ہیں،

ان شاء الحروف فھذہ الحروف ھی الاصل لکل شیء والدلیل علی کل شیء لان الاشیاء تعرف بعددھا ومبادیھا واسبابھا وھذہ الا حرف وبھا تفریق کل اسم حق او باطل لان الادراک

والعقل والتمييز بها يحصل فيحصل الفرق .

○......انما امره اذا اراد شياءً ان يقول له كن فيكون . اور یہ سب کے سب حروف نقطے سے محقق ہوتے ہیں۔ الف اور حروف تالیف اشارہ ہے۔ حروف کلمات ایجادیہ کی طرف اور یہ مرتبہ ثالثہ ہے۔ اور مشیت اشارہ ہے، نقطے کی طرف اور ارادہ کا اطلاق ہے الف کی طرف اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نقطہ اور الف پوشیدہ غائب ہیں جب تک حروف کے ساتھ نا مل جائیں اور حروف پھر مرتبہ ثالثہ کی طرف اشارہ ہیں۔

الف اشاره الى الاف هزارها لاتعد ولا تحصى مصداقات کی طرف۔ الی آخرہ

.السلام على شهور الحول وعدد الساعات وحروف لا اله الا الله فى الرقوم المسطرات

اللہ تبارک وتعالی کے بارے میں ارشاد ہے۔

سبحانه وتعالى اجل واعظم من ان يحل فى شيء اويحل فيه شيء او يتصل بشيء اويتصل به شيء او يتصل عن شيء او قترب شيء او يتحد بشيء او نتصل عن شيء اويكون مثله شي فكل ما ميزتموه باوهامكم فهو مخلوق مثلكم مردود اليكم واقل فى الاشياء كدخول شي فى شي ، وخارج عنها لا كخروج شي عن شي وهو بكل شيء محيط.

عن موسى بن جعفر عليهما السلام : قال ان الاسم الاعظم اربعة احرف الحرف الاول لا اله الا الله والحرف الثانى محمد رسول الله صلى الله عليه وآله والحرف الثالث . نحن ،والحرف الرابع شيعتنا.

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿تیسری فصل﴾

﴿حروف کی تاثیری اقسام﴾

○......ناریہ ۔ ھوائیہ ۔ مائیۃ ۔ ترابیہ ۔

ہر حرف کا مادہ اصلیہ الف ہے اور الف مادۃ الحروف ہے مصدر صرف مقصد حروف ہجاء حروف مادی حروف۔ پھر حروف لا تعداد اقسام پر ہیں۔

(۱) حروف کتبی ۔ جن میں الف، با، تا، ثا، جا، حا، خا، دال، یہ جو ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں، پڑھتے ہیں بالترتیب ہیں۔

(۲) حروف ابجدی ہیں ۔ ا،ب،ج،د،ہ،و،ز،

(۳) لیکن کلام خداوندی اسرار خداوندی میں تیسری حیثیت حروف کی الف کے بعد لام آتا ہے،

الف حقیقت وحدہ لا شریك لام حقیقت ولایت علویہ ہے۔ اب لف جو ہے وہ حامل اسرار پروردگار ہے۔

حامل بھی ہے حافظ بھی ہے۔ حافظ بھی ہے سر بھی سر بھی ہے مستتر بھی ۔الف اس وقت تک ظاہر ہو ہی نہیں سکتا کہ جب تک، لام نہ آجائے کیوں کہ لام ظہور ولایت کبریٰ ہے پس الف بالذات غائب غیبت کے پردے میں الف کا ظہور ل میں لام پھر غائب لام کا ظہور پھر م میں۔

یوں سمجھ لیں کہ الف غائب با الف کا ظاہر اور پھر غائب ب کا ظاہر اور ج کا غائب ح کا ظاہر اور ج کا باطن خ کا ظاہر اور د کا باطن الی آخرہ اسی پہ آخر تک حروف کو ترتیب دیا جا سکتا ہے، ہر پہلا حرف خود غائب ہے اور اپنے سے پہلے والے کا ظاہر ہے، اور یہ سب مل کر ب کے غائب ہیں، اور ب نقطے میں اور نقطہ الف میں، پس یہ سب کچھ ظاہر ہوا، لسان فطرت میں کہ جو لسان عربی ہے۔ اور یہ فطرت

انسانیہ کے ساتھ ہے۔اور اسی لیے اللہ کی کتاب عربی میں، قرآن عربی میں، نماز عربی میں، دعائیں عربی میں، اور تمام زیارات عربی میں اھل جنت کی زبان عربی۔

اسی لیے امام صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ؛ **ان شیعتنا العرب واعدائنا العجم** ،ہمارے شیعہ عربی ہیں اور ہمارے دشمن عجمی ہیں،

مجمع میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ **ان من ولد فی الاسلام فھو عربی**

اور اسی سے ملتی ہوئی حدیث آپ نے بیان فرمائی۔ **الناس ثلثة :عربی ومولی و علج فاما العرب فنحن ،واما الموالی فمن والانا ،واما العلج فمن تبرء منا ونا صبنا.**

اور ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے۔ **نحن قریش وشیعتنا العرب وعدونا العجم .ان امیر المومنین اخرج رجلا من قبرہ بعد موتہ حیا وکان یتکلم بالفارسیہ فسئلہ علیہ السلام عن ذلک مع کونہ قدمات عربیہ قال لمامت غیر موالاتک انقلب لسانی الی ماتری**

وقد ورد عنہ علیہ السلام علی ما فی عیون، ان اھل الجنة یتکلمون باللغة العربیہ واھل النار یتکلمون باللغہ المجوسیہ وبالجملة فاعرب ھو الصنوة المختار فی کل عالم وھو المومن الحقیقی الطیب الطاھر المحدود بالصورہ الانسانیہ والعجم عند ذلک

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چوتھی فصل﴾

﴿پہلا ظہور﴾

﴿توضیح حروف از لسان اللہ﴾

○...... شیخ صدوقؒ نے اپنی مقدس کتاب توحید میں حروف کو امیر المومنین علیہ السلام سے کچھ اس انداز میں بیان کیا ہے کہ جو بے مثل و بے نظیر ہیں، اور ایک گرانبہا سرمایہ ہے۔

○عن الصدوق فی التوحید و العیون عن امیر المومنین علی علیہ السلام و الصلاۃ

﴿ا﴾قال الالف الاء اللہ ،

﴿ب﴾الباء بھجۃ اللہ ۔،

﴿ت﴾ والتاء تما م الامر،

﴿ث﴾ثناء اللہ واجب علی کل حال،

﴿ج﴾فالجیم جمال اللہ ،

﴿ح﴾والحاء حلم اللہ عن المومنین ،

﴿خ﴾والخاء خمول ذکر ھل المعاصی وجلالہ

﴿د﴾فالدال دین اللہ الذی ارتضی لعبادہ ،

﴿ذ﴾ والذال من ذی الجلال .

﴿ر﴾فالراء من الحروف الرحیم ،

﴿ز﴾ والزاء زلازل یوم القیامۃ

﴿س﴾فالسین سناء اللہ،

﴿ش﴾ والشین شاء الله ماشاء الله واراد ما اراد وما تشاؤن الا ان یشاء الله .

﴿ص﴾ فالصاد من صادق الوعد فی حمل الناس علی الصراط و حبس الظالمین عن المرصاد

﴿ض﴾ والضاد ضل من خالف محمد وآل محمد

﴿ط﴾ ۔طوبی للمومنین وحسن مآب ،

﴿ظ﴾ الظاء ظن المومنین با الله خیرا وظن الکافرین به شرا ،

﴿ع﴾ ۔فالعین من العالم ،

﴿غ﴾ والغین من الغنی الذی لا یجود ا علیه الحاجة علی الاطلاق .

﴿ن﴾ فالفاء فالق الحب والنوی وفوج من الفواج النار ،

﴿ف﴾ فخالق الحب والنوی .

﴿ق﴾ والقاف القرآن علی الله جمعه وقرانه.

﴿ک﴾ فالکاف من الکافی ،

﴿ل﴾ والام لعن الله علی الکافرین فی افترائهم علی الله الکذب .

﴿م﴾ المیم ملك الله یوم لا مالك غیره لمن الملك لله الواحد القهار ،

﴿ن﴾ والنون نوال الله للمومنین ونکاله للکافرین .

﴿و﴾ والواو ویل لمن عصی الله من عذاب یوم عظیم،

﴿ہ﴾ والها هان اللّٰه علی من عصاه .

﴿ال﴾ واللام الف لا اله الا الله وهی کلمة الاخلاص ما من عبد قالها مخلصا الا وجبت له الجّنة .،

﴿ی﴾ والیاء ید الله فوق خلقه باسط بالرزق .

○قال علیه السلام ان الله تعالی ننزل هذا القرآن بهذه آلا حرف التی یتداولها جمیع العرب ثم قال لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو بمثل هذا القرآن لا یاتون ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا .

﴿دوسرا ظہور﴾

○...... شیخ صدوقؒ نے اپنی مقدس کتاب توحید میں حروف کو امیر المومنینؑ کے لسان اللہ کلام سے کچھ اس انداز میں بیان کیا ہے، کہ ان حروف میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کا جلوہ بھرپور انداز میں موجود ہے اور یہ دوسرا جلوہ ہے۔

فی التوحید عن علی علیہ الصلاۃ والسلام

○قال علیہ السلام مامن حرف الا هو اسم من اسماء الله تعالی .

○اما الالف فا الله لا اله الا هو الحی القیوم

○واما الباء فباق بعد فناء خلقه

○واما التاء فتواب یقبل التوبه عن عباده

○ واما الثاء ـ فالثابت الکائن یثبت الله الذین آمنو بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا .

○واما الجیم ـ فجل ثناه و تقدست اسماء ه .

○واما الحاء ـ وحق حی علیم

○واما الخاء ـ فخبیر بما یعمل العباد۔

○واما الدال ؛ فدیان الدین .

○واما الذال ؛ فذو الجلال والاکرام .

○واما الراء ؛ فرئووف بعباده .

○واما الزاء ؛ فزین العابدین .

○واما السین ؛ فالسمیع البصیر .

○واما الشین ؛ فالشاکرین لعباده المومنین .

○ واما الصاد ؛ فصادق في وعده و وعيده .

○ واما الضاد ؛ فالضار والنافع .

○ واما الطاء ؛ فالطاهر المطهر .

○ واما الظاء ؛ فالظاهر المظهر لآياته

○ واما العين ؛ فعالم بعباده

○ واما الغين ؛ فغياث المستغيثين من جميع خلقه

○ واما الفاء ؛ ففالق الحب والنوى .

○ واما القاف ؛ فقادر علي جميع خلقه .

○ واما الكاف ؛ فا لكا في الذى لم يكن له كفوا احد ولم يولد

○ واما لام ؛ فلطيف بعباده

○ واما الميم ؛ فمالك الملك .

○ واما النون ؛ فنور السموات والارض من نور عرشه .

○ واما الواو ؛ فواحد الصمد لم يلد ولم يولد

○ واما الهاء ؛ فهاء لخلقه .

○ واما الام الف ؛ فلا اله الا الله وحده لا شريك له ؛

○ واما الياء ؛ فيد الله باسطة على خلقه الحديث

﴿دعائے حروفی﴾

﴿معصومؑ سے مروی حروف تہجی میں نماز کی تعقیب کی دعا﴾

○......ومنها ما روى عنهم عليهم الصلاة والسلام فى التعقيب الصلاة ؛ اللهم بالف الا بتداء بباء البهاء بتاء التاليف ۔ بثاء الثناء ؛ بجيم الجلال بحا الحمد بخاء الخفاء ، بدال الدوام ، بذال الذكر ، براء الربوبية، بزاء الزيادة ، بسين السلامة ،بشين الشكر ، بصاد الصبر ، بضاد الضوء ، بطاء الطهر ، بظاء الظلام ، بعين العلم ، بغين الغفران ، بفاء الفردانية ، بقاف القدرة ، بكاف الكلمة العامة ، بلام اللوح ،بميم الملك ، بنون النور ،بواو الواحدانيته ، بهاء الهيبته بلام الف

لا اله الا انت بيا يا ذوالجلال والاكرام .

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿پانچویں فصل﴾

﴿حرف الف کا بیان﴾

○...... الف کے لیے کہا گیا ہے کہ الف اس حقیقت کو کہا جاتا ہے، کہ اس کی حقیقت کو درک نہیں کیا جا سکتا، ہر حرف کا تعلق اسی الف کی طرف ہے، ہر حرف کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

ہر حرف اسی سے فیض حاصل کرتا ہے، **الف بالذات الف** ہے اصل الحروف ہے باقی اس کی عطا سے ہیں، اسی لیے تو کہا گیا ہے،

غیب لا یدرك ، ومحیط لا یملك ، ومن حیث اللطائف جوهر بسیط ،

ومن حیث الاشارة وحده مطلقه ، ومن حیث البارة انوار مشرقه،

وهو حرف نورانی وسر ربانی روحانی جمالی صامت مفرد وهو اسم اللقائم الاعلی الذی منه اسم الله .

واعلم ان الالف سر الاسرار ونور الانوار ، ومفتاح الغیوب ومصباح القلوب

فالبا ء بها الالف

والتاء تاج الالف .

والثا ثنا ء الالف ،

والجیم جمال الالف ،

والحاء حیاء الالف ،

والخا ء خلق الالف ،

والدال دوام الالف ،

والذال ذات الالف ،

والراء روح الالف ،

والزاء زين الالف ،

والسين سناء الالف ،

والشين شرف الالف ،

فالصاد صفاء الالف ،

والضاد ضياء الالف ،

والطاء طيف الالف ،

والظاء ظاهر الالف ،

والعين عالم الالف ،

والغين غاية الالف ،

والفاء فهم الالف ،

القاف قلب الالف ،

والكاف كمال الالف ،

والام لطف الالف ،

والميم ملك الالف ،

والنون نور الالف ،

والهاء هداية الالف ،

والواو ولاية الالف،

والیاء یقین الالف.

الف وہ حرف ہے حروف تہجی میں؛

وھو اول مخلوق فی الحروف وقد جعل اللہ فیہ سر مراتب الحروف ،ومقام الالف ،

مقام الجمع ومخرجہ من الصدر،

وھو اول الاسم الاعظم ولہ من الملائکۃ جبرائیل ،

ومن الایام یوم الاحد ،

ومن الساعات ساعۃ الشمس ،

علویات میں اس کا مؤکل اسرافیلؑ ہے۔

ابراج میں برج اسد اس کا ہمرزم ہے۔

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چھٹی فصل﴾

﴿بینات الف و اسم امیر المومنین علیہ السلام﴾

سب سے پہلا حرف الف ہے۔

الف کے بینات میں (لا الہ الا ھو) چھپا ہوا ہے، اور اسم مبارک امیر المومنین علی چھپا ہوا ہے، جیسا کہ واضح اور روشن ہے، ملاحظہ ہو، الف تین حروف سے بنا ہے، ا، ل، ف

﴿الف بینات کی روشنی میں﴾

﴿الف﴾	ل	ف	حاصل جمع
﴿اعداد و بینات﴾	۳۰	۸۰	﴿۱۱۰﴾

﴿لا الہ الا ھو ابجد کی روشنی میں﴾

لا الہ الا ھو	ل	ا	ا	ل	ہ	
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۱	۳۰	۵	
لا الہ الا ھو	ا	ل	ا	ہ	و	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۱	۵	۶	﴿۱۱۰﴾

﴿اسم علی ابجد کی روشنی میں﴾

علی	ع	ل	ی	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

الف کے بینات ﴿ل، ف، کے اعداد، ۱۱۰﴾،

﴿لا الہ الا ھو، کے اعداد ۱۱۰﴾،

﴿علیؑ، کے اعداد ۱۱۰﴾،

اسی طرح سے با، تا، ثا، اور یہ وہ قاعدہ ہے کہ جس کی وجہ سے غزالی اور محی الدین ابن عربی نے بھی الف کو قلب الحروف کہا ہے،

تو سوال یہ ہے کہ جہاں الف کے بینہ میں لا الـہ الا ھو چھپا ہوا ہے وہیں پہ علیؑ بھی تو چھپا ہوا ہے،

اور یہی الف ہے کہ جو اپنے بینات میں اسرار کا خزانہ لیے ہوئے ہے،

اور یہ الف ہی ہے کہ جس کے بینات مولا علیؑ کے زُبر کے برابر ہے،

اور اب یہاں ایک اور اعجاز عددی دیکھتے ہیں، اور وہ ھمزہ ہے کہ جو الف کا بھی مصدر ہے کہ اس کے عدد بھی (۱۱۰) ہی بنتے ہیں، ہمزہ بھی قرائت میں الف ہی پڑھا جا سکتا ہے،

﴿ہمزہ قرائت بینات کی روشنی میں﴾

﴿ھمزہ﴾	ل	ف	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰	﴿۱۱۰﴾

﴿اسم علیؑ ابجد کی روشنی میں﴾

علیؑ	ع	ل	ی	حاصل جمع
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

اسی لیے تو یہ کہا جاتا ہے، الف کے بینہ سے نام مولا علیؑ کو طلب کریں، اس میں نام حیدر کرار موجود ہے پس یہاں اس مقدمہ سے یہ معلوم ہوا کہ ظاھر الف مولا علیؑ اور باطن الف بھی مولا علیؑ ہی ہیں، اور الف یہ وہ حرف ہے کہ جو حروف کا مقوم اور مصدر ہے، حروف کو بنانے ہے ہر حرف اسے سے ہی وابستہ ہے، اور حروف ہی آیات کو بنانے والے ہیں، روایات کو معرض وجود میں لانے

والے ہیں، اسی لیے تو کہا جاتا ہے،

(الف الحروف هو الحروف جميعها)

پس ہر حرف الف سے ہی صادر ہوا ہے،

الف تاج الحروف ہے، الف مرکز حروف ہے،

الف کمال حروف ہے، الف جمال حروف ہے،

الف معراج حروف ہے، الف حقیقت حروف ہے،

الف واجب حروف ہے، الف مُبیّن حروف ہے،

اور یہ الف ہی ہے کہ جو اللہ تعالی کی حقانیت پہ دلالت کرتا ہے، اس لیے کہ یہ الف ہی ہے کہ جو تمام حروف پہ محیط ہے اس نے ہر حرف کا احاطہ کیا ہوا ہے، اور اسی سے متعلق کہا جا سکتا ہے، **ففي كل حرف له آية تدل على انه واحد** ہر حرف میں اس ذات کبریا کے لیے ایک نشانی ہے کہ جو دلالت کرتی ہے اس بات پہ کہ وہ اللہ واحد ہے،

اسی الف کے متعلق ہی ملتا ہے کہ **من عرف ظاهر الالف وباطنه وصل الى درجة الصديقين ومرتبة المقربين** کہ جو بھی **الف** کے ظاہر اور **الف** کے باطن کی معرفت حاصل کر لے، وہ صدیقین اور مقربین کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے، اور اسی الف کے متعلق کتاب بیان الآیات میں آقای شیخ یوسف نجفی ارشاد فرماتے ہیں، کہ حدیث شریف میں **سر الله في العالمين امير المومنين علی عليه السلام** سے وارد ہوا ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں،

الالف واحدة لا يعلمها الا الراسخون الف ایک ہے اور اس کو نہیں جانتے مگر وہ کہ جو علم میں راسخ ہیں، اور اسی کا جزء ثانی یہ ہے، آپ ارشاد فرماتے ہیں،

العلم نقطة كثرها الجاهلون علم نقطہ ہی ہے اور اس کو جاہلین نے زیادہ کیا، (اس میں

مداخلت کی ہے) اور یہ اس کی طرف اشارہ ہے، یعنی الف ایک ہے، اور کسی کو بھی اس رمز کی طرف آگہی نہیں ہے، مگر وہ کہ جو راسخون فی العلم میں شامل ہیں، راسخون فی العلم کون ہیں، کون جانتا ہے یہ کون ہیں

﴿۶﴾ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرما رہا ہے،

ولا یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم

پھر اس آیت کے ذیل چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں،

نحن الراسخون فی العلم ونحن نعلم تاویله

اور اسی کے لیے ایک اہل دل فارسی زبان نے ارشاد فرمایا ہے،

دل گفت مرا علم لدنی هوس است،

تعلیم کن اگر ترا دست رس است،

گفتم که الف گفت دگر گفتم هیچ،

در خانه اگر کس است یك حرف بس است،

بس یوں سمجھ لیں کہ مرکز الف ظاهر الف باطن الفمیہ ہی ہیں،

کائنات کی ہر چیز پہ ان کی ہی ذات کی دلالت ہے، ان کے وجود کا ہی اثبات ہے،

ان کا وجود کائنات کے ہر وجود میں موجود ہے،

ان کے وجود کی وجہ سے کائنات قائم ودائم ہے تو ماننا پڑے گا، کہ پردۂ غیبت میں ایک قائم موجود ہے کہ جس کی وجہ سے ہر ایک کو قرار ہے، جس کی وجہ سے ہر ایک میں جان ہے،

ان کی محبت کی ہی وجہ سے ہی ہر عزیز عزیز ہے، اور ان کی ہی دشمنی کی وجہ سے ہر ذلیل ذلیل ہوا، یہ علت

وسبب وجود کائنات ہیں اللہ نے ان کی وجہ سے ان کے لیے ہر ایک کو خلق فرمایا ہے،

اللہ تعالی نے ان کو مرکزیت اور محوریت کا درجہ عطا کیا ہے، ان کو اپنے لیے خلق کیا کائنات کو ان کے لیے خلق فرمایا،

اور ان کی ہی معرفت میں اللہ تبارک وتعالی کی معرفت ہے اسی لیے تو حلال المشاکل ارشاد فرماتے ہیں،

معرفتي بالنورانية معرفة الله، وولايتي ولاية الله

نورانیت کے ساتھ نور سمجھ کے میری معرفت حاصل کرنا در حقیقت اللہ کی معرفت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے،

پس کائنات میں تمھیں جو بھی نظر آئے گا، بس وہ ان کے انوار کے جلوے ہیں، اور جس کے پاس ان کی معرفت نہیں وہ بالکل حقائق سے رموز سے اسرار سے بے بہرہ ہے، جس کے پاس یہ نہیں جس کے پاس امیر المومنینؑ نہیں، بارہ اور چودہ کی معرفت نہیں، وہ بالکل ہی خالی اور بے بہرہ ہے،

جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے،

وبيمنه رزق الورى وبوجوده ثبتت الارض والسماء

ان کے یمن قدوم کی وجہ سے برکت کی وجہ سے کائنات میں روزی تقسیم ہوتی ہے، اور ان کے وجود کی وجہ سے زمین وآسمان کو قرار حاصل ہے،

اور اس کو رب العزت رب العالمین نے حدیث کساء میں کچھ اس طرح سے بیان فرمایا ہے،

فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سُكَّانَ السَّمٰوَاتِ اِنِّي مَا خَلَقْتُ السَّمَاءَ مَبْنِيَّةً وَلَا اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيْرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَهُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ

پس اسوقت اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے ملائکہ اے سکان سموات میں نے آسمانوں کو

خلق نہیں کیا، اور نا ہی زمینوں کا فرش بچھایا، اور نا ہی روشن چاند کو خلق کیا، اور نا ہی ضیاء دینے والے سورج کی خلقت کی، اور نا ہی چکر لگانے والے فلک کو خلق کیا،

اور نا ہی سمندروں کو جولانیت عطا کی، اور نا ہی اس میں چلنے والی کشتیاں بنائی، مگر ان پانچ کی محبت میں کہ جو اس کساء یمانی کے نیچے آرام کر رہے ہیں،

کیا خوب اہل فارس کے شعراء مداح اہلبیت علیہم السلام میں ایک شاعر کا خوبصورت شعر ہے ارشاد فرماتے ہیں،

هست مداح تو احمد خاتمؐ پیغمبران ، دفتر مداح تو قرآن است مولی علیؑ

آپ لکھتے ہیں کہ احمدؐ کے جو خاتم المرسلین ہیں وہ تیرے مداح ہیں، اور تیری مداحی اور فضائل کا دفتر یا علیؑ اللہ کا قرآن ہے، (copy)

پس جو کچھ بھی ہے وہ ان کے انوار کے جلوے ہیں جیسا کہ اس آیت کے ذیل میں کچھ اس طرح سے ارشاد فرمایا ہے، ہم اور ہماری طرح کے افراد قرآن کریم سے صرف حروف کا ہی مشاہدہ کرتے ہیں ،اس لیے کہ ہم عوالم ظلمت میں ہیں، تاریکیوں کی وادیوں میں ہیں،

اس لیے کہ جو بھی جس جنس سے ہوتا ہے وہ اپنی حد تک تو درک کر سکتا ہے لیکن اپنے سے ماوراء اس کے اندر درک کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، اور ان کو آنکھیں بھی اس کو درک نہیں کر سکتی اس لیے کہ آنکھیں رنگوں کی پہچان کرتی ہے، محسوسات حواس بھی اس کو درک نہیں کر سکتے، اس لیے کہ محسوسات اور خیالات درک نہیں کر سکتا مگر خیالات کو مگر محسوسات کو،

عقل بھی ان کا ادراک نہیں کر سکتی اس لیے کہ عقل معقولات کا ہی ادراک کر سکتی ہے یعنی ان کا ادراک کرتی ہے کہ جو عقل میں آ سکتی ہیں، پس اس طرح سے نور اور نورانیت کی منزل ہے، کہ نور کو فقط نور اور نورانیت ہی درک کر سکتی ہے، پس اللہ تعالی جس کو نور عطا نہیں کرتا اس کے لیے

نور ہی نہیں ہے، پس ہم دل دماغ اور آنکھوں کی سیاہی کہ ساتھ فقط حروف کا ہی صرف مشاہدہ کر سکتے ہیں،

پس جب ہم اس تاریکی اور ظلمت اور بدبختی سے نکلتے ہیں، اور جب موت کو درک کرینگے، یا یہ کہ روحانیت کی اس منزل عرفان پہ پہنچ گئے کہ جو درحقیقت مقصود صالحین ہے، پھر ہمیں قرآن کے حروف ہی نظر نہیں آئینگے، خیالات اوھام سے بھی ہم نکل جائینگے، پھر ہمیں صرف سفیدی ہی نظر آئے گی نور نظر آئے گا، کہ جو ہمارا مقصود اور مطلوب ہے، یہ قرآن اللہ تعالی طرف سے مخلوقات کی طرف لاکھوں حجابات کے ساتھ نازل ہوا، جب یہ حجابات ہٹیں گیں، تو فوراً اس وقت اللہ کا نور ہویدا اور روشن ہو جائے گا،

جیسا کہ مشارق انوار الیقین میں ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے آپ قرآن کریم کی اس آیت کے ذیل میں کچھ اس طرح سے ارشاد فرماتے ہیں،

وکل شیء فصلناہ تفصیلا

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے حساب جُمل میں بیان کیا ہے، پس وہ سمجھ گیا جس نے اس سمجھ لیا آپ نے یہ امیر المومنینؑ کے حوالے کیا، اور اسی طرح سے یہ معصومین علیھم السلام میں منتقل ہوتا رہا، اور وہ (۸) کلمات اور (۲۸) حرف ہیں، اور ان میں سے ہر حرف اپنے ضمن میں محمد و علی علیھما السلام کے ناموں کا حامل ہے، وہ ضرور ان اسماء کو حاصل کر سکتا ہے کہ جو اس علم میں ذرہ برابر بھی تتبع فھم و ادراک رکھتا ہے، مگر شرط اصلی وہی ہے معصومین علیھما لسلام کی تائید کے ساتھ ہی یہ علم اور اس کے اسرار حاصل ہو سکتے ہیں،

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿ساتویں فصل﴾

﴿اسرار، با، وباقی حروف﴾

ترتیب ابجدی کے لحاظ سے اسرار حروف کچھ اس طرح سے ہیں

☆ **حرف ب**، حقائق کے لحاظ سے **مظہر جلیل** ہے اور یہ ان حروف میں سے ہے کہ جو قیامت تک باقی رہیں گے اور یہ حقیقت **باطن الالف** ہے۔

☆ **حرف ج**، یہ عالم ملکوت کا حرف ہے اور تمام عوالم میں مشترک ہے حقائق کے لحاظ سے حروف جسمی میں شامل ہے۔ اور جیم ان کے جمالات جنتی کا مظہر ہے اور یہ مظہر جمال ہے،

جب اللہ کے جلال کا مظہر بنتا ہے تو **جیم الجلال کردگار** بن جاتا ہے اور یہ اللہ کا جہنمیوں پہ جلال ہے۔ اور دنوں میں اس کا دن جمع کا دن ہے، اس کی ساعت زہرہ ہے برج اس کا ثور ہے۔

ملائکہ علویہ میں **عنائیل** ہیں اور **ملائکہ سفلیہ** میں **جھطائیل** ہیں اور اس کا اسم جامع جلیل جواد ہے اور ہر وہ اسم ہے کہ جس کے اول میں جیم ہے۔

☆ **واما الدال**؛ حقائق کے لحاظ سے حضرت کمال کا نام ہے اور مقام اعتدال کے لحاظ سے مقام اشارہ پر فائز ہے۔ اس کا اسم ودود ہے اور احمد اور محمد ہیں دن یوم الاربعاء ہے۔ اور کواکب میں عطارد ہے اور سر درج میں جوزا ہے۔ ملائکہ علویہ میں دردائیل ہے

☆ **واما الھا**؛ حقائق کے لحاظ سے حقیقت وجوب پے فائز ہے

اور **من حیث الاشائۃ** حاطہ رکھتا ہے غیب کلی ہے اور عبارت کے لحاظ سے ارواح کا سرور ہے اور اس کا جمعے کا دن ہے۔ اور اس کے اسماء ہی اسم اعظم الٰھی ہے الھادی ہے

ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو۔

☆**واما الولو** ؛ **فهو من حروف العرش** ؛ اس کا وجود مطلق ہے دن اس کا منگل ہے کوکب مریخ ہے ؛ برج عقرب ہے ہر اسم حسن کا مظہر ہے کہ جس کے اول میں واو ہو. **یوم الاربعا** کا دن ہے.

☆**واما الهاء** ، حقائق کے لحاظ سے اس کا وجود واجب ہے غیب پر احاطہ کیے ہوئے ہے دن اس کا جمعہ کا دن ہے ملک **متوکل ممطائیل** ہے اور آیات میں سے

هو الله الذی لا اله الا هو.

☆**واما الزا** ؛ عظمت کا حقائق کے ساتھ مالک ہے (**یوم الاربعا**) کا مالک ہے **میکائیل** ملک متوکل ہے،

اس کا. ہر اس اسم حسنی کے ساتھ ہے جس میں **ز** وارد ہوا ہے.

☆**واما الحاء** ؛ یہ نورانی حرف ہے حقائق کے لحاظ سے ایسا جسم ہے کہ جس کی نا کوئی ضد ہے، اور لطائف کے لحاظ سے ایسا کنواں ہے کہ جس کی گہرائی کا کوئی علم نہیں.

اور **من حیث الاشارة بکامل صورة غیبیه** صورت غیبیہ کا کامل عکس ہے. اور یہ حرف ترابی **نورانی روحانی . جمالی صامت متوافی** . اور یہ اسم کمال کے لیے استعمال ہوتا ہے.

جیسے **اسم الحی** اور یہ **حرف عظیم القدرة** ہے اور اس کی قوت آٹھ میں ہے، اس لیے کہ اس کے عدد آٹھ ہی ہیں، اور **ابواب جنة** بھی آٹھ ہی ہیں.

یوم الخمیس اس کا دن ہے ملائک موکل میں سے ان کا **ملک متوکل حرفیائیل** ہے اور ہر اسم ح کے مظہر ہے جس کے اول میں حا ہے **الحی الحکیم الحسن** .

☆**واما الطاء** اس نے علوم پہ احاطہ کیا ہوا ہے. اور اس کا دن شنبہ کا دن ہے.

☆**واما الیا** ، یہ حقائق کے ساتھ ان مدارک پہ فائز ہے کہ جو کوئی اس تک پہنچ ہی نہیں سکتا، اور **لطائف** کے لحاظ سے قوۃ انعام ہے. اور یہ کرسی کے حروف میں آتا ہے اور یہ وہ نور ہے کہ جو اللہ نے

کرسی میں پیدا کیا ہے۔

به تشكلت الاشياء في العالم الابداع الاول وبه بتصرف في عالم الابداع الثاني .

☆واما الكاف ، کہ یہ حقائق میں ظہور کمال ہے اشارت کا دارومدار اس پہ ہے اور اس کی نسبت اور منزلت الف کی منزل ہے۔ جمعرات کا دن اس سے منسوب ہے۔ ہر اسم احسن کا مظہر ہے کہ جس کے اول میں کاف ہے۔

مثل الكافي الكريم الكبير . ان الكاف باطن الامر و باطن العلم ، و باطن العرش وباطن الكرسي وباطن السور وباطن الاملاك و باطن العوالم و باطن الافلاك فباطن جميع العوالم ، والكاف سر العقل . والنون سر الروح ، والكاف والنون هما خزائن الله من قول الله عزوجل .

ہر چیز اس کاف اور نون سے معرض وجود میں آئی ہے۔

كن فيكون الكاف سر الامر - والنون سر المامور ہے۔

☆واما اللام ؛فهو اصل و بدو وتمام من حروف التعريف. یہ اسم اعظم کا حرف ہے۔

یہ حروف ازليه و ابديه میں سے ہے اور ہزاروں قوتوں کا مالک ہے اور یہ عوالی و بلند و بالا حروف میں سے ہے حقائق سے اس کی نسبت امر کی ہے۔ اور حیث اشارہ میں اس کی نسبت مظہر جمال اور مظہر جلال کی ہے؛ ومن حيث اللطائف ذات اللطف کی نسبت اس کے ساتھ ہے۔

ایام میں یوم الاثنین اسکا دن ہے اور كواكب ميں قمر اسکا ہے۔ بروج میں سرطان اسکا برج ہے اور منازل میں سعد السعود اکی منزل ہے۔ اور ملک متوكل صماصائيل اسکا ملک متوکل ہے ہر اسم کا مظہر ہے جو اول میں لام لیے ہوئے ہیں مانند لطيف ؛

☆**واما المیم** حقائق کے لیے لحاظ سے نفس کلیہ کا حامل ہے اسلیے کہ

لا شکل له فی ذاته ولا نطق له فی صفاته اور یہ حروف لوح میں سے ہے۔ وهو حرف حار

فی الجمله۔ وله فی الایام یوم الخمیس کوکب مشتری ہے۔

برج میزان ہے۔ متوکل ملک طهطها ئیل ہر اسم جسکے اول میں میم ہے اس کا مظہر ہے۔

☆**واما النون**؛ حقائق کے لحاظ سے نورانی حرف ہے اور اشارۃ کے لحاظ سے نور محض ہے۔ اور یہ

حرف بلرد ہے۔

یہ صورت عرش ہے یہ حقیقت امر ہے یہ مامور امر ہے۔

لانه هو باطن العلم والقلم وظاهر العرش وسر الامداد وله من الایام یوم الثلثاء

برج حمل اس کا ہے۔ ملک متوکل نوریائیل ہے۔ ہر اول اسم کا مظہر ہے۔

☆**واما الصاد**؛ حقائق کے لحاظ سے صفا محض ہے اشارات کے لحاظ سے حرف صمدانی ہے اور

لطائف کے لحاظ سے یہ حرف سر الصفات ہے

۔ وهو حرف من حروف الملکوت هی وهو صور المعلوم وهو الحامل

اللارواح العلویه والسفلیه وهو مکان اللطیف وهو حرف قائم بنفسه ۔

☆**واما العین**؛ حقائق کے لحاظ سے حجب ملکوتیہ میں سے ہے، اور اشارہ کے لحاظ سے قوۃ علمیہ کا سبب

اصلی ہے اور لطائف کے لحاظ سے وہ غیب ہے کہ جس کو درک نہیں کیا جا سکتا، یہ عرش کی پہلی صورت کا نام

ہے اور عوالم میں اختراع عوالم میں ہے۔ وله من الایام یوم الاحد ۔

☆**واما الفاء**؛ وہ حرف ہے کہ ینطق بالفردانیه یوم الاثنین ۔

☆**واما السین**؛ عالم امر میں عظیم القدر حرف ہے، اور یہ وہ حرف ہے کہ جو با کے بعد لایا گیا

اور یہ ایجاد کی اصل ہے۔ اور حقیقتوں کی عطا ہے۔ اور یہ وہ سر الاسرار ہے کہ جسکی وجہ سے آسمان و

زمین کھڑے ہوئے، اور یہ حروف اسم اعظم میں سے ہے۔ اور اسکی ایک شکل ظاہر ہے۔ اور ایک اسکے ظاہر کا باطن ہے ظاہر اسکا صامت ہے۔ باطن اس کا ناطق ہے، اسی پے آسمان اور زمینوں کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اسکے باطن سے علویات عرش کرسی ملائکہ وجود میں آئے۔ جیسا کہ اظہر من الشمس ہے،

☆**واما القاف؛** حرف احاطی ہے۔قمری ہے۔نورالانوار اور یہ وہ حقیقت ہے جس سے قلم ظاہر ہوئی۔ اور یہ حرف ہے کہ جس نے اللہ کے ۹۹ اسماء حسنی پر احاطہ کیا ہوا ہے اسم اعظم کے باطن میں پوشیدہ ہے اس لیے اس کے ساتھ ۱۰۰ ہو جاتے ہیں۔

☆**واما الراء؛** یہ حرف عالم اختراع کا مظہر ہے۔اسی میں سر بحث ارواح ہے۔دائرہ توحیدیہ میں شامل ہے۔اور دائرہ احاطہ نبویہ میں شامل ہے۔ **اول حرف کتبه القلم اول حرف النقش فی العرش .**

☆**واما الشین ؛** . یہ مبداوجود ہے۔واصل اختراع ثانی ہے۔مثلث ظاہر حروف مجمی ہے۔

☆**واما التاء ؛** مجمع تفصیل امری ہے **ومن حیث الاشاره نبوت الالهیه** ہے۔وفی الامتیاز ہے۔ اور یہ حروف عظیم القدر ہے۔

☆**واما الثاء؛** حرف ثبوتی ہے . **کالجبل العظیم** بلند رتبے شے کا مالک ہے۔دن خمس کا دن ہے . **اسماء ثابت . غیاث ۔ مغیث ۔متغیف ،باعث ؛ الی آخره .**

☆**واما الخاء ؛ حرف ترابی** ہے اور دن خمیس کا دن ہے۔ ہر اسم جسکے اول میں خ ہے یہ اسکا مظہر ہے، **مثل الخبیر** ہے۔

☆**واما الذال ؛** حقائق حقی کا پرتو ہے۔**یوم الثلثاء** اس کا دن ہے۔

☆**واما الضاد ؛** مظہر انتقام ہے اور اشارہ میں ظہور کون اکوان ہے۔دن سبت کا دن ہے۔

☆**واما الطاء**؛ حرف ضیاء ہے اور اسی میں اسی سے کرامات ظاہر ہوئی حرف علوی ہے۔

☆**واما الغین**؛ غناء مطلق ہے۔ وغیاث لمن السغاث وھو حرف نورانی ۔

باطن سری فی انواع اختصاصه بامر الھی وله من الایام یوم السبت ہے۔

رب العزت کون ہے۔ لا اسم ولا رسم . فلما ظهرت الموجودات .

فلما ظهرت بالقدره سمی قادرا. ولما ظهرت العلم سمی عالما ولما ظهر بالخلق سمی خالقا ولما ظهر بالرزق سمی رازقا وهكذا سائر الاسماء .

اللہ کے نام اس کے کمال پر دلالت کرتے ہیں نا اس کی ذات پے

مولا رضا نے ارشاد فرمایا؛

والاسماء والصفات كلها تدل على الكمال والوجود ولا قول على الاحاطه كما تدل على الحدود .

اللہ کا ہر اسم اپنے ضمن میں کرامات لیے ہوئے ہے یہ تو اپنی جگہ پہ حروت کیا کرتے ہیں۔

یا اللہ؛ دس مرتبہ کوئی کہے اس کی دعا رد نہیں ہوتی۔ عدد کبیر میں ۶۶ مرتبہ کوئی کہے۔

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿آٹھویں فصل﴾

﴿اسرار، با، و باقی حروف﴾

﴿حروف تہجی سے نام امیر المومنین علیہ السلام کا ظہور﴾

حروف تہجی کل اٹھائیس حروف ہیں کہ جن میں ہر حرف میں میرے مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام موجود ہے، بعض میں زُبُر نام مولاؑ اور زُبُر حروف کے ساتھ موجود ہے، اور بعض میں بیّنات نام مولاؑ اور زُبُر حروف کے ساتھ موجود ہے، اور بعض میں زُبُر نام مولاؑ اور بیّنات حروف میں ہے، اور بعض میں بیّنات نام مولاؑ سے بیّنات حروف میں موجود ہے۔

ان سب کو یہاں بالترتیب بیان کرتے ہیں دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمیں عاشقان ولایت میں قرار دے سب سے پہلے ہم حرف (با) کو دیکھتے ہیں کہ اس میں کس طرح سے میرے مولا کا نام موجود ہے، حرف ب در حقیقت با ہے، ب اور ا سے مل کے بنا ہے، اس کا بینہ ا ہے، یہ بارہ حروف ہیں کہ جن کہ بینہ دوم سے میرے مولا کا نام ظاہر اور روشن ہوتا ہے، سبحان اللہ، سبحان اللہ،

﴿حرف با، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

﴿زُبُر و بینات حرف با﴾	ب	ا		
﴿بینات اول حرف با﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف با﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

﴿حرف تا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

اب ہم جب حرف تا کی طرف نگاہ کرتے ہیں، تو وہ بھی گویائے فضائل مولائے کائنات نظر آتا ہے، اس کے بھی بینات دوم میں کائنات کے حلال مشکلات کا نام مستور ہے،

﴿زبر و بینات حرف تا﴾	ت	ا		
﴿بینات اول حرف تا﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف تا﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

﴿حرف ثا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

حرف ثاء کہ جو اللہ کی ثناء کا مظہر ہے اس کے بھی بینات دوم میں کائنات کے والی مولائے کل کا نام جلوہ گر ہے ملاحظہ ہو،

﴿زبر و بینات حرف ثا﴾	ث	ا		
﴿بینات اول حرف ثا﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف ثا﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

حرف حا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام

حرف، حا، حلم پروردگار عالم کا مظہر ہے اور اپنے وجود میں مظہر حلم خالق عالم ہے، اس حرف کے باطن میں بھی کائنات کے شہنشاہ امیر المومنینؑ کا نام مستور ہے،

زُبر و بینات حرف حا	ح	ا		
بینات اول حرف حا		ا		
بینات دوم حرف حا	ل	ف		حاصل جمع
اعداد	۳۰	۸۰		۱۱۰
علی	ع	ل	ی	حاصل جمع
اعداد	۷۰	۳۰	۱۰	۱۱۰

حرف خا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام

یہ حرف ترابی ہے اور خمیس کے دن سے اس کا تعلق ہے اور ہر وہ اسم جسکے اول میں خ ہے یہ اسکا مظہر ہے، مثل الخبیر ہے. اور اس کے بھی بینات میں نام مولا اظہر من الشمس روشن ہے،

زُبر و بینات حرف خا	خ	ا		
بینات اول حرف خا		ا		
بینات دوم حرف خا	ل	ف		حاصل جمع
اعداد	۳۰	۸۰		۱۱۰
علی	ع	ل	ی	حاصل جمع
اعداد	۷۰	۳۰	۱۰	۱۱۰

﴿حرف را، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

یہ حرف عالم اختراع کا مظہر ہے، اور یہ وہ حرف ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت سے بڑا گہرا تعلق ہے، اس کے باطن میں بھی کائنات میں اللہ تعالیٰ کے راز کا نام موجود ہے،

﴿زُبُر وبینات حرف را﴾	ر	ا		
﴿بینات اول حرف را﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف را﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

﴿حرف زا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

حرف، زا، عظمت کا حقائق کے ساتھ مالک ہے، اور یہ قہر الٰہی زلازل یوم قیامت کا مظہر ہے، یہ بھی اللہ کے ولی کے نام کا مظہر ہے،

﴿زُبُر وبینات حرف زا﴾	ز	ا		
﴿بینات اول حرف زا﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف زا﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

﴿حرف طا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

اس حرف نے علوم پے احاطہ کیا ہوا ہے، اور اس کا بڑا گہرا تعلق طاہر اور مطہر کے ساتھ ہے، اور جس کی ولایت مذہب کو طاہر کرتی ہے اس مولا کا نام اس کے باطن میں موجود ہے۔

﴿زبر وبینات حرف طا﴾	ط	ا		
﴿بینات اول حرف طا﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف طا﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

﴿حرف ظا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

یہ حرف اللہ کے اسم ظاھر اور مُظہر کا مظہر ہے، اور ہر وجود کا ظہور اسی کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں یہ حرف ظہور باری تعالی کا مظہر ہے وہیں پہ یہ حرف اللہ کے ولی کے نام کا مظہر ہے۔

﴿زبر وبینات حرف با﴾	ظ	ا		
﴿بینات اول حرف با﴾		ا		
﴿بینات دوم حرف با﴾	ل	ف		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰		﴿۱۱۰﴾
﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

﴿حرف فا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

اس حرف کے لیے منقول ہے کہ فخالق الحب والنوی کے اسم خلاقیت کے ساتھ منسوب ہے، اور اس میں رب العزت کے نام کے ساتھ اس کے بیّنات میں سر اللہ فی العالمین کا نام مستور ہے۔

		ا	ف	﴿زُبر و بیّنات حرف فا﴾
		ا		﴿بیّنات اول حرف فا﴾
﴿حاصل جمع﴾		ف	ل	﴿بیّنات دوم حرف فا﴾
﴿۱۱۰﴾		۸۰	۳۰	﴿اعداد﴾
﴿حاصل جمع﴾	ی	ل	ع	﴿علیؑ﴾
﴿۱۱۰﴾	۱۰	۳۰	۷۰	﴿اعداد﴾

﴿حرف ھا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

یہ حرف اپنے ضمن میں اللہ کے اسم مقدس ھادی کا مظہر ہے، اور ھادی برحق امیر المومنینؑ کے نام کا بھی حامل ہے۔

		ا	ہ	﴿زُبر و بیّنات حرف ھا﴾
		ا		﴿بیّنات اول حرف ھا﴾
﴿حاصل جمع﴾		ف	ل	﴿بیّنات دوم حرف ھا﴾
﴿۱۱۰﴾		۸۰	۳۰	﴿اعداد﴾
﴿حاصل جمع﴾	ی	ل	ع	﴿علیؑ﴾
﴿۱۱۰﴾	۱۰	۳۰	۷۰	﴿اعداد﴾

«حرف یا، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام»

کائنات کے سب سے بڑے اسم اللہ کہ جو آیۃ الکرسی میں وارد ہوا ہے العلی العظیم کا حامل ہے۔

«زبر و بینات حرف یا»	ی	ا		
«بینات اول حرف یا»		ا		
«بینات دوم حرف یا»	ل	ف		«حاصل جمع»
«اعداد»	۳۰	۸۰		«۱۱۰»
«علی»	ع	ل	ی	«حاصل جمع»
«اعداد»	۷۰	۳۰	۱۰	«۱۱۰»

«حرف جیم اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام»

اس حرف کے لیے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ حرف اللہ تبارک وتعالی کے کافی اسما کا مظہر ہے کہ جن میں، جلال، جمال، جبروت، جواد، جابر، جبار، جیسے اسما شامل ہیں، یہ عالم ملکوت کا حرف ہے اور حقائق کے لحاظ سے تمام عوالم میں مشترک ہے، اور اس کے زبر اور بینات میں کائنات کے امیر کا نام ظاہر ہے، کہ جو ولی ابد کی شکل میں ہویدا ہے (واللہ اعلم بحقائق الامور) جو ظہور پذیر ہوا وہ اس نام کی شکل میں حقائق تو فقط عند اللہ ہی ہیں۔

«جیم»	ج	ی	م				«حاصل جمع»
«اعداد»	۳	۱۰	۴۰				«۵۳»
«ولی ابد»	و	ل	ی	ا	ب	د	«حاصل جمع»
«اعداد»	۶	۳۰	۱۰	۱	۲	۴	«۵۳»

﴿حرف، دال، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

حقائق کے لحاظ سے رب العالمین کا نام ہے، اس کا ملک موکل وردائیل ہے اس حرف کے لیے بھی اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے، کہ یہ حرف اللہ تبارک وتعالی کے کافی اسما کا مظہر ہے، کہ جن میں یا دلیل، یا ودود ہے اور احد، احمد اور محمدؐ محمود ہیں داور اس کے زبر اور بینات میں کائنات کے امیرؑ کا نام ظاہر ہے، ملاحظہ ہو،

﴿حرف دال﴾	د	ا	ل					﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴	۱	۳۰					﴿۳۵﴾
﴿حبیب احد﴾	ح	ب	ی	ب	ا	ح	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۸	۲	۱۰	۲	۱	۸	۴	﴿۳۵﴾

﴿حرف، ذال، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

ذوالجلال والاکرام کے ساتھ ایک خاص نسبت کا حامل ہے اس کے باطن میں مولاؑ کا اسم موجود ہے،

﴿ذال﴾	ذ	ا	ل	﴿حاصل جمع﴾
	۷۰۰	------	------	﴿۷۰۰﴾

ذال کے عدد ﴿وصی بحق وولی مطلق الٰہ علی بن ابی طالبؑ﴾ کے برابر ہے

﴿حروف﴾	و	ص	ی	ب	ح	ق	و	و	ل	ی	
﴿اعداد﴾	۶	۹۰	۱۰	۲	۸	۱۰۰	۶	۶	۳۰	۱۰	
﴿حروف﴾	م	ط	ل	ق	ا	ل	ہ	ع	ل	ی	

﴾اعداد﴿	۴۰	۹	۳۰	۱۰۰	۱	۳۰	۵	۷۰	۳۰	۱۰	
﴾حروف﴿	ب	ن	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب		﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۲	۵۰	۱	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲		﴾۷۰۰﴿

﴾حرف سین اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴿

عالم امر میں عظیم القدر حرف ہے، اور یہ وہ حرف ہے کہ جو با کے بعد لایا گیا اور یہ ایجاد کی اصل ہے۔ اور حقیقتوں کی عطا ہے۔

اور یہ وہ سر الاسرار ہے کہ جسکی وجہ سے آسمان و زمین کھڑے ہوئے اور یہ حروف اسم اعظم میں سے ہے۔

اور اسکی ایک شکل ظاہر ہے۔ اور ایک اسکے ظاہر کا باطن ہے۔

ظاہر اسکا صامت ہے۔ اسی پے آسمان اور زمینوں کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اسکے باطن سے علویات عرش کرسی ملائکہ وجود میں آئے، اور باطن اس کا ناطق ہے۔

بس اسی عظیم القدر کے باطن میں کائنات کے والی کا نام ﴾والی ھادی علی﴿ کی شکل میں موجود ہے۔

﴾سین بینات اول و دوم کی روشنی میں﴿

﴾سین بینات اول﴿	س	ی	ن	
﴾اعداد﴿	۶۰	۱۰	۵۰	
﴾سین بینات دوم﴿	-------	ـلـ----	و ن	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	-------	ـلـ----	۶ ۵۰	﴾۱۷۷﴿

اب ذرا نام مولا کی طرف نگاہ اٹھائے سبحان اللہ،

﴾والی ھادی علی ابجد کی روشنی میں﴿

﴾والی ھادی علی﴿	و	ا	ل	ی	ھ	ا	

﴿اعداد﴾	٦	١	٣٠	١٠	٥	١	
﴿والی ھادی علیؑ﴾	د	ی	ع	ل	ی	---	--- ﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	٤	١٠	٧٠	٣٠	١٠	---	--- ﴿١٧٧﴾

﴿حرف شین اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

فالشاکرین لعبادہ المومنین حرف شین کہ جو مرکز تخلیق شمس وقمر بنا، شاکرین کو ان کے شکر کی جزا دینے والا رب العالمین ہے، اس کے زُبر اور مولا کے زُبے عدد برابر ہیں کچھ اس ترتیب سے ملاحظہ فرمائیں،

﴿حرف شین﴾	ش			﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	٣٠٠			﴿٣٠٠﴾

حرف ش کے عدد ﴿الوالی علیؑ ولی اللہ﴾ کے برابر ہیں، ملاحظہ فرمائیں، سبحان اللہ،

الوالی علیؑ ولی اللہ	ا،ل، و	ا	ل	ی	ع	ل	ی	
﴿اعداد﴾	١،٣٠،٦	١	٣٠	١٠	٧٠	٣٠	١٠	
الوالی علیؑ ولی اللہ	و	ل	ی	ا	ل	ل	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	٦	٣٠	١٠	١	٣٠	٣٠	٥	﴿٣٠٠﴾

اسی طرح سے حرف ش کے عدد ﴿ولی زکی علیؑ بن ابی طالبؑ﴾ کے برابر ہیں ملاحظہ فرمائیں سبحان اللہ،

﴿حروف﴾	و	ل	ی	ز	ک	ی	ع	ل	ی	ب	
﴿اعداد﴾	٦	٣٠	١٠	٧	٢٠	١٠	٧٠	٣٠	١٠	٢	
﴿حروف﴾	ن	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب			﴿حاصل جمع﴾

﴾اعداد﴿	۵۰	۱	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲			﴾۳۰۰﴿

﴾حرف صاد، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴿

حقائق کے لحاظ سے صفاء محض ہے اشارہ کے لحاظ سے حرف صمدانی ہے اور لطائف کے لحاظ سے اسرار صفات ہے،

وهو حرف من حروف الملكوت، وهو صور المعلوم، وهو الحامل اللارواح العلويه والسفليه وهو مكان اللطيف وهو حرف قائم بنفسه فصادق في وعده و وعيده.

یہ حرف ملکوتی حروف میں سے ہے، ارواح علوی اور سفلی کا بھی یہی حرف مالک ہے، اور یہ حرف بنفسہ قائم ودائم ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے نام، صادق الوعد والوعید، کا حامل ہے، اور اس کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ اس کے زُبر اور بینات جمع بینات دوم میں کائنات کے امیر کا نام ظاہر ہے،

﴾حرف صاد﴿	ص	ا	د	---	---	
﴾اعداد﴿	۹۰	۱	۴	---	---	
﴾بینات دوم﴿	---	ل	ف	ا	ل	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	---	۳۰	۸۰	۱	۳۰	﴾۲۳۶﴿

حرف صاد کے عدد ﴾حبیب حبیب اللہ علی ولی﴿ کے برابر ہیں، ملاحظہ فرمائیں، سبحان اللہ،

﴾حروف﴿	ح	ب	ی	ب	ح	ب	ی	ب	ا	
﴾اعداد﴿	۸	۲	۱۰	۲	۸	۲	۱۰	۲	۱	
﴾حروف﴿	ل	ہ	ع	ل	ی	و	ل	ی	---	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۳۰	۵	۷۰	۳۰	۱۰	۶	۳۰	۱۰	---	﴾۲۳۶﴿

﴿حرف ضاد، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

مظہر انتقام رب العزت رب العالمین ہے، اور اشارہ میں ظہور کون اکوان ہے. ضالین اور معطلین کے لیے اللہ کے انتقام کا موجب اور سبب اصلی ہے،

اور یہ بات اظہر من الشمس ہے، جب بھی اللہ تبارک وتعالی کسی سے انتقام لیتا ہے تو اسی حرف کے مظہر کے ذریعے کہ جو اللہ تعالی کی خلقت میں ما کان وما یکون کا امام ہے،

اور یہ حرف مظہر بنتا ہے اس ذات کا کہ جب بھی اس نے انتقام لیا، تو اپنی ذات کا انتقام کبھی کسی سے نہیں لیا، اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے انتقام لیا،

اور یہی وجہ تھی کہ دشمنان رسول اللہ مولا حیدر کرار کے دشمن ہو گئے تھے، جب بھی وہ اللہ کے رسول کو اذیت دیتا، یا قتل کرنا چاہتے تھے، تو سامنے یہی شخص نظر آتا تھا، اس موقع پہ مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے کہ جو ظہور جارچویؒ صاحب کا ہے آپ فرماتے ہیں،

علیؑ سے بغض نار کھو وہ خود بنے تو کب مولا، جو صلہ ہے تو بگڑ جا بنانے والے سے

﴿حرف ضاد﴾	ض	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۸۰۰	﴿۸۰۰﴾

حرف ضاد کے عدد کائنات کے سب سے بڑے محدث مفسر ﴿المحدث علی بن ابی طالبؑ﴾ کے برابر ہیں ،ملاحظہ فرمائیں،

﴿حروف﴾	ا	ل	م	ح	د	ث	ع	ل	ی	
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۴۰	۸	۴	۵۰۰	۷۰	۳۰	۱۰	
﴿حروف﴾	ب	ن	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲	۵۰	۱	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲	﴿۸۰۰﴾

﴿حرف عین، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

حقائق کے لحاظ سے حجب ملکوتیہ میں ہے، اور اشارہ کے لحاظ سے قوۃ علیہ کا سبب اصلی ہے اور لطائف کے لحاظ سے وہ غیب ہے کہ جس کو درک نہیں کیا جاسکتا۔

یہ عرش کی پہلی صورت کا نام ہے اور عوالم کی دنیا میں اختراع عوالم ہے۔ وله من الایام یوم الاحد . یہ اسم خداوند العالم کا مظہر ہے، اور یہ ع اللہ کے مقدس اور اول نام (العلی العظیم) کا جلوہ گر ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم آیۃ الکرسی میں رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے، (وھو العلی العظیم ، اللہ تعالیٰ علی ہے جیسا کہ دعائے ماہ رمضان میں بھی پڑھتے ہیں یاعلی یاعظیم ، اور میرا مولا بھی علی ہے، وہ عرش پہ علی ہے اور یہ فرش پہ علی ہے۔

تو اس لیے زُبر اور بینات میں، ع، مظہر نام اسد اللہ الغالب ہے، اور یہ حرف عین بالذات اور بالتفصیل نام امیر المومنینؑ کے قرین ہے۔

حرف عین کے اعداد زُبر اور بینات کی روشنی میں میرے مولا کے نام نامی کے ساتھ اتصال وجودی رکھتے ہیں، حرف عین کے اعداد بھی، ۱۳۰، ہیں، اور میرے مولا (علی ھادی) کے بھی اعداد زُبر کی روشنی میں ۱۳۰، ہی بنتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

﴿حرف عین﴾	ع	ی	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۱۰	۵۰	﴿۱۳۰﴾

حرف عین کے عدد مولائے کل ﴿علی ھادی﴾ کے برابر ہیں، ملاحظہ فرمائیں سبحان اللہ۔

﴿علی ھادی﴾	ع	ل	ی	ہ	ا	د	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۵	۱	۴		﴿۱۳۰﴾

﴿حرف عین اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

غین مصدر غیاث المستغیثین ہے،غیاث المستغیثین من جمیع خلقه والغین من الغنی وہ اللہ کے جو مخلوق سے بے نیاز ہے،اور اپنے کرم سے مخلوقات کو غنی کرنے والا ہے۔

فلما ظهرت بالقدره سمی قادرا. ولما ظهر ت العلم سمی عالما ولما ظهر بالخلق سمی خالقا ولما ظهر بالرزق سمی رازقا وهكذا سائر الاسماء.جس صفت کا ظہور ہوتا رہا وہ نام اس کی ذات کے ساتھ مختص ہوتا رہا۔

﴿حرف غین﴾	غ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰۰۰	﴿۱۰۰۰﴾

حرف غین کے زُبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿وصی بحق بعد رسول الله بنص الجلی علی ھادیؑ﴾ کے برابر ہیں

﴿حروف﴾	و	ص	ی	ب	ح	ق	ب	ع	
﴿اعداد﴾	۶	۹۰	۱۰	۲	۸	۱۰۰	۲	۷۰	
﴿حروف﴾	د	ر	س	و	ل	ا	ل	ل	
﴿اعداد﴾	۴	۲۰۰	۶۰	۶	۳۰	۱	۳۰	۳۰	
﴿حروف﴾	ہ	ب	ن	ص	ا	ل	ج	ل	
﴿اعداد﴾	۵	۲	۵۰	۹۰	۱	۳۰	۳	۳۰	
﴿حروف﴾	ی	ع	ل	ی	ہ	ا	د	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰	۷۰	۳۰	۱۰	۵	۱	۴	۱۰	﴿۱۰۰۰﴾

﴿حرف ق،اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

یہ وہ حرف ہے کہ جو قرآن کی ایک آیت کا حصہ بن کے نازل ہوا ہے، اور اپنے ضمن میں بے پناہ علوم و اسرار کا حامل ہے، ہو القاف القرآن علی اللہ جمعہ و قرانہ فقادر علی جمیع خلقہ یہی وہ قاف ہے کہ جو قرآن کے ظہور کا سبب بنا اور یہی وہ حرف ہے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کئی ناموں کا مرکز ظہور ہے، جن میں سے قدیر، قدر، قدرت، وغیر ذلک اور یہ حرف احاطی ہے. قہری ہے. نور الانوار ہے، اور یہ وہ حقیقت ہے جس سے قلم ظاہر ہوا، اور یہ حرف ہے کہ جس نے اللہ کے ۹۹ **اسمہ حسنی** پر احاطہ کیا ہوا ہے، اسم اعظم کے باطن میں پوشیدہ ہے اس لیے اس کے ساتھ (۱۰۰) ہو جاتے ہیں.

بہر حال اس کے ظاہر میں اور اس کے باطن میں کائنات کے امیر حلال مشکلاتؑ کا نام پوشیدہ ہے، اور یہ نام (**علی امین**) کی صورت ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ مولا امیر المومنینؑ کی زیارت امین اللہ میں بھی مولا کے لیے امین اللہ کا لفظ استعمال ہوا ہے، ﴿**السلام علیک یا امین اللہ فی ارضہ**﴾

﴿حرف قاف زُبر و بیّنات﴾	ق	ا	ف	
﴿اعداد﴾	۱۰۰	۱	۸۰	
بیّنات دوم اسقاط مکررات کے بعد		ل		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾		۳۰		﴿۲۱۱﴾

حرف قاف کے عدد ﴿علی امین﴾ کے برابر ہیں،

﴿علی امین﴾	ع	ل	ی	ا	م	ی	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۱	۴۰	۱۰	۵۰	﴿۲۱۱﴾

﴿حرف ک، اور نام امیرالمومنین علی علیہ السلام﴾

یہ حرف کاف حقائق میں ظہور کمال ہے، اور اشارات کا دار و مدار اسی پہ ہے اور اس کی

نسبت منزلت الف کی مانند ہے۔ ہر اس اسم حسنٰ کا مظہر ہے کہ جس کے اول میں کاف ہے۔

جیسے الکافی الکریم الکبیر ان الکاف باطن الامر و باطن العلم و باطن العرش وباطن الکرسی وباطن السور وباطن الافلاك و باطن العوالم و باطن الافلاك فباطن جمیع العوالم ، والکاف سر العقل . والنون سر الروح ، والکاف والنون هما خزائن الله من قول الله عزوجل

کاف کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ کاف امر علم عرش کرسی، اور دوسری سورتوں کا باطن ہے ،افلاک کا عوالم کا، باطن ہے، اور عقل اور روح کا راز ہے،

کاف اور نون اللہ کے خاص خزانوں میں شمار ہوتے ہیں کہ جیسا کہ خود اس نے ارشاد فرمایا ہے، (کُن) فیکون، پس در حقیقت یہ جملہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر چیز اس کاف اور نون کے وجود اور برکت سے معرض وجود میں آئی ہے۔

کن فیکون الکاف سر الامر ۔ والنون سر المامور ہے، کن فیکون میں کاف امر کا راز ہے، اور نون مامور کا راز ہے،

﴿حرف کاف زُبُر کی روشنی میں﴾

﴿حرف کاف﴾	ک	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰	﴿۲۰﴾

حرف کاف کے زُبُر اسم امیر المومنین ؑ مولائے کل حلال مشکلات کے نام ﴿ھادی﴾ کے برابر ہیں،

﴿ھادی﴾	ہ	ا	د	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵	۱	۴	۱۰	﴿۲۰﴾

﴿حرف کاف زُبُر اور بیّنات کے ساتھ اور نام مولا امیر المومنینؑ﴾

اس سے قبل آپ نے مشاهده فرمایا کہ زُبُر میں کاف کے ۲۰ بنتے ہیں اور ھادی برحق کے بھی ۲۰ ہی ہیں، اب یہاں ہم کاف کو زُبُر اور بیّنات کے آئینے میں دیکھتے ہیں، اعجاز عددی ظاہر ہے،

کاف کے عدد ۱۰۱ بنتے ہیں، اور امین کے عدد بھی ۱۰۱ ہی بنتے ہیں، سبحان اللہ ملاحظہ فرمائیں،

﴿حرف کاف﴾	ک	ا	ف	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰	۱	۸۰	﴿۱۰۱﴾

حرف کاف کے بیّنات سے اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات مولا علیؑ کے نام ﴿امین﴾ کا استفادہ ہوتا ہے، اسم مبارک امین زُبُر میں کاف کے زُبُر اور بیّنات کے برابر ہے،

﴿اسم مبارک امین زبر کی روشنی میں﴾

﴿امین﴾	ا	م	ی	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۱۰	۵۰	﴿۱۰۱﴾

﴿حرف لام، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾ فھو جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے، تمام حروف میں یہ حرف اصل وبدو ہے، اور یہ حروف تعریف میں سے ہے. یہ اسم اعظم کا حرف ہے، یہ حروف ازلیہ وابدیہ میں سے ہے. اور ہزارہا قوتوں کا مالک ہے اور یہ عوالی حروف میں سے ہے، اور اسی طرح سے حقائق سے اس کی نسبت امر کی ہے. اور حیث اشارہ میں اس کی نسبت مظہر جمال اور مظہر جلال کی ہے! ومن حیث اللطائف ذات اللطف کی نسبت اس کے ساتھ ہے. ایام میں یوم الاثنین اسکا دن ہے اور کواکب میں قمر اسکا ہے. بروج میں سرطان اسکا برج ہے. اور منازل میں سعد السعود اسکی منزل ہے. اور ملک متوکل صاصائیل اسکا ملک متوکل ہے، جو اول میں لام لیے ہوئے ہیں مانند لطیف؛ ہر اسم کا مظہر ہے

﴿حرف لام﴾	ل	ا	م			
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۴۰			
﴿بینات دوم﴾		ل	ف	ی	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾		۳۰	۸۰	۱۰	۴۰	﴿۲۳۱﴾

حرف لام کے زُبُر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿وجہ علی بن ابی طالبؑ﴾ کے برابر ہیں، ملاحظہ ہو،

﴿حروف﴾	و	ج	ہ	ع	ل	ی	ب	ن	
﴿اعداد﴾	۶	۳	۵	۷۰	۳۰	۱۰	۲	۵۰	
﴿حروف﴾	ا	ب	ی	ط	ا	ل	ب		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲		﴿۲۳۱﴾

﴿حرف میم، اور نام امیر المومنین علی علیہ السلام﴾

حقائق کے لیے لحاظ سے نفس کلیہ کا حامل ہے اسلیے کہ اس حرف کے لیے ملتا ہے،

لا شکل له فی ذاته ولا نعلق له فی صفاته اور یہ حروف لوح میں سے ہے اور فی الجملہ اس کی تاثیر گرم ہے، وھو حرف حار فی الجمله وله فی الایام یوم الخمیس کوکب مشتــــری ہے، برج میزان ہے ۔ مؤکل ملک طمھائیل. ہر اسم جسکے اول میں میم ہے اس کا مظہر ہے جیسے مسبب الاسباب، مکمل مدون معلن، متکبر، معز، مذل، معلن، مقدم، مکون، وغیر ذلک یہ سب کے سب اسی حرف سے نشأت یافتہ ہیں،

﴿حرف میم﴾	م	ی	م	-----	

﴿اعداد﴾	۴۰	۱۰	۴۰	------	
﴿بینات دوم﴾	------	ا	ی	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	------	۱	۱۰	۴۰	﴿۱۴۱﴾

حرف میم کے زبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿امام حاقؑ﴾ کے برابر ہیں

﴿امام حاقؑ﴾	ا	م	ا	م	ح	ا	م	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۱	۴۰	۸	۱	۴۰	۱۰	﴿۱۴۱﴾

حرف میم کے زبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿امام ماحیؑ﴾ کے برابر ہیں

﴿امام ماحیؑ﴾	ا	م	ا	م	م	ا	ح	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۱	۴۰	۴۰	۱	۸	۱۰	﴿۱۴۱﴾

حرف میم کے زبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿اعلم﴾ کے برابر ہیں

اس میں کسی بھی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے کہ اعلم الناس بعد رسول اللہؐ امیر المومنینؑ کی ذات والاصفات ہے۔

اس میں بھی کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے کہ جو دعویٰ آپ نے کیا وہ کائنات ما کان وما یکون میں کسی نے بھی نہیں کیا، اور وہ (سلونی قبل ان تفقدونی) کا عالم کو ہلانے والا دعویٰ تھا، اور سرکار کے علاوہ کسی اور نے یہ دعویٰ نہیں اور اگر کیا بھی تو اسی جلسے میں ذلیل ورسوا بھی ہوا، جیسا کہ تواریخ کی کتب میں اس قسم کی کچھ افراد کی مثالیں مندرج ہے۔

اس میں بھی کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے کہ، کہ رسول اللہؐ کے علاوہ آپ کا کوئی استاد نہیں ،آپ نے ہی ارشاد فرمایا کہ علمنی رسول اللہ الف باب من العلم ،

اس میں بھی کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے کہ اصحاب آپ کے دروازے پہ سوال پوچھنے آیا کرتے تھے لیکن آپ کسی کہ دروازے پہ نہیں گئے ،اور اس کی بے پناہ مثالیں کتب میں مندرج اور مکتوب ہیں، نظریات کے ساتھ،

اس میں بھی کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے کہ عرب کہ کسی استاد نے یہ دعوی نہیں کیا، کہ علیؑ جو اتنے بڑے اعلم ہیں ان کو میں نے پڑھایا ہے،

اس میں بھی کسی قسم کا شک شبہ نہیں کہ آپ علم لدنی اور علم وھبی کے مالک ہیں، آپ علم کسبی کے مالک نہیں ہے، علم اکتسابی نہیں بلکہ آپ کی طینت میں آپ کی خلقت میں آپ کے وجود میں علم لدنی موجود ہے،

اس میں بھی کسی قسم کا شک شبہ نہیں کہ کائنات ما کان و ما یکون میں کسی اور کے لیے رسول اللہؐ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا،

صرف میرے مولاؑ کے لیے کہا، جیسا کہ دعاوں کی کتب میں بھی موجود ہے، دعای ندبہ میں وارد ہوا ہے، فقال انا مدینة اعلم و علی بابھا،فمن اراد المدینة والحکمة فلیأتھا من بابھا ایک دوسرے مقام پہ ارشاد فرمایا، انا مدینة الحکمة و علی بابھا ، جب علم میرے مولاؑ کے دروازے پہ ہے اسی لیے آج بھی نجف اشرف مرکز علوم محمدؐ و آل محمد علیہم السلام ہے،

اسی لیے تو معصومین علیہم الصلاۃ والسلام سے وارد ہوا ہے، (نحن العلماء وشیعتنا المتعلمون) ،حقیقی عالم ہم ہیں ہمارے شیعہ طالبان علم دین ہیں،

حرف میم کے زُبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿اعلم﴾ کے برابر ہیں،

﴿اعلم﴾	ا	ع	ل	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۷۰	۳۰	۴۰	﴿۱۴۱﴾

حرف میم کے زُبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿علام﴾ کے برابر ہیں،

﴿علام﴾	ع	ل	ا	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱	۴۰	﴿۱۴۱﴾

حرف میم کے زُبر اسم امیر المومنینؑ مولائے کل حلال مشکلات

﴿عالم﴾ کے برابر ہیں،

﴿عالم﴾	ع	ا	ل	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۱	۳۰	۴۰	﴿۱۴۱﴾

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿نویں فصل﴾ ﴿کرشمہ در کرشمہ﴾

﴿حروف تہجی کے بینات اور نام امیر المومنینؑ کا ظہور﴾

حروف تہجی کے ﴿۲۸﴾ حروف ہیں، کہ ان کے بینات ﴿٤٤﴾ حروف ہیں، اور یہاں بھی کائنات کے امیر کا نام ظاھر ہوتا ہے، اور اس کی صورت کچھ اس طرح سے ہے، کہ بینات حروف تہجی میں سے اگر مکررات کو جدا کر دیا جائے، تو بھی کائنات کے امیر حلال مشکلات امیر المومنین علی علیہ السلام کا نام کچھ اس طرح سے ظاھر ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیں،

﴿حروف﴾	﴿بینات﴾	﴿حروف﴾	﴿بینات﴾	﴿حروف﴾	﴿بینات﴾
﴿الف﴾	﴿ل،ف﴾	﴿با﴾	﴿ا﴾	﴿تا﴾	﴿ا﴾
﴿تا﴾	﴿ا﴾	﴿جیم﴾	﴿ی،م﴾	﴿حا﴾	﴿ا﴾
﴿خا﴾	﴿ا﴾	﴿دال﴾	﴿ا،ل﴾	﴿ذال﴾	﴿ا،ل﴾
﴿را﴾	﴿ا﴾	﴿زا﴾	﴿ا﴾	﴿سین﴾	﴿ی،ن﴾
﴿شین﴾	﴿ی،ن﴾	﴿صاد﴾	﴿ا،د﴾	﴿ضاد﴾	﴿ا،د﴾
﴿طا﴾	﴿ا﴾	﴿ظا﴾	﴿ا﴾	﴿عین﴾	﴿ی،ن﴾
﴿غین﴾	﴿ی،ن﴾	﴿فا﴾	﴿ا﴾	﴿قاف﴾	﴿ا،ف﴾
﴿کاف﴾	﴿ا،ف﴾	﴿لام﴾	﴿ا،م﴾	﴿میم﴾	﴿ی،م﴾
﴿نون﴾	﴿و،ن﴾	﴿واو﴾	﴿ا،و﴾	﴿ہا﴾	﴿ا﴾
﴿یا﴾	﴿ا﴾				

مکررات تکراری حروف کو نکال کے جو حروف باقی بچتے ہیں، وہ کچھ اس طرح سے ہیں،

﴿غیر تکراری حروف﴾

﴿حروف﴾	ل	ف	ا	ی	م	ن	د	و	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۸۰	۱	۱۰	۴۰	۵۰	۴	۶	﴿۲۲۱﴾

﴿حروف تہجی کے بینات غیر تکراری سے نام امیرالمومنین علیؑ (علی عالی) کا ظہور﴾

﴿حروف﴾	ع	ل	ی	ع	ا	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۷۰	۱	۳۰	۱۰	﴿۲۲۱﴾

﴿حروف تہجی کے بینات غیر تکراری حروف سے نام مولا امیرالمومنین علیؑ (علی کافی) کا ظہور﴾

﴿حروف﴾	ع	ل	ی	ک	ا	ف	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۲۰	۱	۸۰	۱۰	﴿۲۲۱﴾

﴿حروف تہجی کے بینات غیر تکراری سے نام امیرالمومنین علیؑ (علی اعلی) کا ظہور﴾

﴿حروف﴾	ع	ل	ی	ا	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۱	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۲۲۱﴾

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿پانچواں باب﴾

﴿اسم مقدس رسول اکرمؐ﴾

﴿زُبُر و بیّنات کے آئینے میں﴾

﴿سرکارؐ کے جلوے﴾

﴿پہلا جلوہ﴾

﴿اسم مقدس رسول اکرمؐ ابجد سے ابجد کی روشنی میں﴾

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا ہے، کہ رسولؐ اور راہنما کے عدد برابر ہیں

﴿رسول﴾	ر	س	و	ل	-------	----﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۶۰	۶	۳۰	-------	---﴿۲۹۶﴾
﴿رہنما﴾	ر	ہ	ن	م	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۵	۵۰	۴۰	۱	﴿۲۹۶﴾

اور ابو القاسمؐ اور ملک یوم الدین کے عدد برابر ہیں،

﴿ابو القاسمؐ ابجد کے آئینے میں﴾

﴿ابو القاسمؐ﴾	ا	ب	و	ا	ل	
﴿اعداد﴾	۱	۲	۶	۱	۳۰	
﴿ابو القاسمؐ﴾	ق	ا	س	م	-------	---﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰۰	۱	۶۰	۴۰	-------	﴿۲۴۱﴾

﴿ملك يوم الدين ابجد کے آئینے میں﴾

﴿ملك يوم الدين﴾	م	ل	ک	ی	و	م	
﴿اعداد﴾	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۶	۴۰	
﴿ملك يوم الدين﴾	ا	ل	د	ی	ن		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۴	۱۰	۵۰		﴿۲۴۱﴾

اور اسی طرح سے محمدؐ اور امان کے اعداد برابر ہیں،

﴿محمدؐ اور امان ابجد کے آئینے میں﴾

﴿محمدؐ﴾	م	ح	م	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴	﴿۹۲﴾
﴿امان﴾	ا	م	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۱	۵۰	﴿۹۲﴾

اور اسی طرح سے حب محمدؐ اور ایمان کے اعداد برابر ہیں،

﴿حب محمدؐ اور ایمان ابجد کے آئینے میں﴾

﴿حب محمدؐ﴾	ح،	ب	م،	ح	م	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۸،	۲	۴۰،	۸	۴۰	۴	﴿۱۰۲﴾
﴿ایمان﴾	ا	ی،	م	ا	ن		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۴۰	۱	۵۰		﴿۱۰۲﴾

اور اسی طرح سے زُبُر سے زُبُر میں نبیؐ اور واجب دوم کے اعداد برابر ہیں،

﴿نبی اور واجب دوم ابجد کی روشنی میں﴾

﴿نبی﴾	ن	ب	ی					﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵۰	۲	۱۰					﴿۶۲﴾
﴿واجب دوم﴾	و	ا	ج	ب	د	و	م	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۱	۳	۲	۴	۶	۴۰	﴿۶۲﴾

اور اسی طرح سے زُبر میں احمدؐ اور وجود اجل، اور وجود اجل کے اعداد برابر ہیں، کیونکہ ان سب کا تعلق سرکار رسالتمآبؐ کے ساتھ ہے۔

﴿احمدؐ اور وجود اجل، اور اجل وجود ابجد کی روشنی میں﴾

﴿احمد﴾	ا	ح	م	د				﴿حاصل جمع﴾
	۱	۸	۴۰	۴				﴿۵۳﴾
﴿وجود اجل﴾	و	ج	و	د	ا	ج	ل	﴿حاصل جمع﴾
	۶	۳	۶	۴	۱	۳	۳۰	﴿۵۳﴾
﴿اجل وجود﴾	ا	ج	ل	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
	۱	۳	۳۰	۶	۳	۶	۴	﴿۵۳﴾

اور اسی طرح سے زُبر میں ﴿لازم وجود احمد﴾ اور ﴿ممکن﴾ کے اعداد برابر ہیں اس لیے کہ کائنات عالم امکان میں واجب الوجود کا لازمہ آپ کی ذات ہے۔

﴿لازم وجود احمد اور ممکن ابجد کی روشنی میں﴾

﴿لازم وجود احمد﴾	ل	ا	ز	م	و	ج	و	د	

﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۷	۴۰	۶	۳	۶	۴	
﴿لازم وجود احمد﴾	ا	ح	م	د					﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۸	۴۰	۴					﴿۱۵۰﴾
﴿ممکن﴾	م	م	ک	ن					﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۴۰	۲۰	۵۰					﴿۱۵۰﴾

﴾بسمہ تعالیٰ﴿

﴾اسم مقدس رسول اکرمؐ﴿

﴾زُبُر و بیّنات کے آئینے میں﴿

﴾دوسرا جلوہ﴿

﴾اسم مقدس رسول اکرمؐ زُبُر سے زُبُر کی روشنی میں﴿

﴾سرکارؐ کے اعداد زُبُر ﴾۹۲﴿ اور دوسرے ہم وزن اعداد﴿

اور اسی طرح سے زُبُر سے زُبُر میں اعداد برابر ہیں

﴾محمدؐ﴿	م	ح	م	د	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۴۰	۸	۴۰	۴	﴾۹۲﴿

اور اسی طرح سے زُبُر سے زُبُر میں ﴾وجود حکمۃ﴿ کے اعداد ﴾۹۲﴿ برابر ہیں

﴾وجود حکمۃ﴿	و	ج	و	د	ح	ک	م	ۃ	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۶	۳	۶	۴	۸	۲۰	۴۰	۵	﴾۹۲﴿

اور اسی طرح سے زُبُر سے زُبُر میں ﴾حکمت وجود﴿ کے اعداد ﴾۹۲﴿ برابر ہیں

﴾وجود حکمۃ﴿	ح	ک	م	ۃ	و	ج	و	د	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۸	۲۰	۴۰	۵	۶	۳	۶	۴	﴾۹۲﴿

اور اسی طرح سے زُبُر سے زُبُر میں ﴾اجمال وجوب﴿ کے اعداد ۹۲ برابر ہیں

﴾اجمال وجوب﴿	ا	ج	م	ا	ل	و	ج	و	ب	﴾حاصل جمع﴿
	۱	۳	۴۰	۱	۳۰	۶	۳	۶	۲	﴾۹۲﴿

اور اسی طرح سے زُبُر سے زُبُر میں «آیہ وجہ واجب الوجود» کے اعداد «۹۲» برابر ہیں

آیہ وجہ واجب الوجود	ا	ی	ہ	و	ج	ہ	
«اعداد»	۱	۱۰	۵	۶	۳	۵	
آیہ وجہ واجب الوجود	و	ا	ج	ب	ا	ل	
«اعداد»	۶	۱	۳	۲	۱	۳۰	
آیہ وجہ واجب الوجود	و	ج	و	د			«حاصل جمع»
«اعداد»	۶	۳	۶	۴			«۹۲»

اور «آیہ وجود وجہ الواجب» کے اعداد «۹۲» برابر ہیں

«آیہ وجود وجہ الواجب»	ا	ی	ہ	و	ج	و	
	۱	۱۰	۵	۶	۳	۶	
«آیہ وجود وجہ الواجب»	د	و	ج	ہ	ا	ل	
	۴	۶	۳	۵	۱	۳۰	
«آیہ وجود وجہ الواجب»	و	ا	ج	ب			«حاصل جمع»
	۶	۱	۳	۲			«۹۲»

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿اسم مقدس رسول اکرمؐ﴾

﴿بیّنات کے آئینے میں﴾

﴿تیسرا جلوہ﴾

﴿اسم مقدس رسول اکرمؐ بیّنات اور اضافات کی روشنی میں﴾

﴿سرکار کے اعداد﴿۹۲﴾ بنتے ہیں﴾

اسی طرح سے بیّنات ﴿ملح﴾ یعنی نکلے بیّنات اسم مقدس سرکار خاتم المرسلینؐ کے اعداد﴿۹۲﴾ کے برابر ہیں،

﴿ملح بیّنات کی روشنی میں﴾

﴿ملح﴾	م	ل	ح			
﴿بیّنات﴾	ی	م	ا	م	ا	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰	۴۰	۱	۴۰	۱	﴿۹۲﴾

﴿اسم مقدس محمدؐ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿محمدؐ﴾	م	ح	م	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴	﴿۹۲﴾

اور اسی طرح سے زُبُر میں اسم مقدس ﴿محمدؐ﴾ کے اعداد ﴿۹۲﴾ ایک عدد کے اضافے کے ساتھ ﴿۹۳﴾ بنتے ہیں،

﴿محمد جمع ایک ابجد کی روشنی میں﴾

﴿محمدؐ﴾	م	ح	م	د	1+	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴	۱	﴿۹۳﴾

آپ نے دیکھا کہ اسم محمدؐ میں ایک عدد کے اضافے کے ساتھ کہ جو ایک کا عدد اللہ کے ساتھ متصل ہے، حاصل عدد (۹۳) ہوتے ہیں، اسی طرح سے اور اسی طرح سے زُبُر میں اسم مقدس

﴿اول جلوہ واجب ابجد کی روشنی میں﴾

اول جلوہ واجب	ا	و	ل	ج	ل	و	
﴿اعداد﴾	۱	۶	۳۰	۳	۳۰	۶	
اول جلوہ واجب	ہ	و	ا	ج	ب		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵	۶	۱	۳	۲		﴿۹۳﴾

اور اسی طرح سے زُبُر میں اسم مقدس ﴿واسطہ واجب﴾ کے اعداد ﴿۹۳﴾ بنتے ہیں،

﴿واسطہ واجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿واسطہ واجب﴾	و	ا	س	ط	ہ	
﴿اعداد﴾	۶	۱	۶۰	۹	۵	
﴿واسطہ واجب﴾	و	ا	ج	ب	-------	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۱	۳	۲	-------	﴿۹۳﴾

اور اسی طرح سے زُبُر میں اسم مقدس ﴿جلوہ اول واجب﴾ کے اعداد ﴿۹۳﴾ بنتے ہیں،

﴿جلوہ اول واجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جلوہ اول واجب﴾	ج	ل	و	ہ	ا	و	

﴿اعداد﴾	۳	۳۰	۶	۵	۱	۶	
﴿جلوہ اول واجب﴾	ل	و	ا	ج	ب		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۶	۱	۳	۲		﴿۹۳﴾

اب ہم یہاں پر اسم مقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پنجتن کا جلوہ دیکھتے ہیں، اور وہ کچھ اس طرح سے ہے، آپ کے اسم مقدس ﴿۹۲﴾ میں ﴿۴﴾ کے عدد کا اضافہ کیا جائے، تو حاصل اعداد ﴿۹۶﴾ بنتے ہیں،

﴿محمد مع چار ابجد کی روشنی میں﴾

﴿محمد﴾	م	ح	م	د	۴ +	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴	۴	﴿۹۶﴾

اور اسی طرح سے زُبر میں اسم مقدس ﴿اول موجود﴾ کے اعداد ﴿۹۶﴾ بنتے ہیں،

﴿اول موجود ابجد کی روشنی میں﴾

﴿اول موجود﴾	ا	و	ل	م	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۶	۳۰	۴۰	۶	۳	۶	۴	﴿۹۶﴾

اور اسی طرح سے زُبر میں اسم مقدس ﴿جلوہ وجہ ازل﴾ کے اعداد ﴿۹۶﴾ بنتے ہیں،

﴿جلوہ وجہ ازل ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جلوہ وجہ ازل﴾	ج	ل	و	ہ	و	
﴿اعداد﴾	۳	۳۰	۶	۵	۶	
﴿جلوہ وجہ ازل﴾	ج	ہ	ا	ز	ل	﴿حاصل جمع﴾

«اعداد»	۳	۵	۱	۷	۳۰	«۹۶»

اب ہم یہاں پر اسم مقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چودہ کا جلوہ دیکھتے ہیں، اور وہ کچھ اس طرح سے ہے، آپ کے اسم مقدس «۹۲» میں «۱۳» کے عدد کا اضافہ کیا جائے، تو حاصل اعداد «۱۰۵» بنتے ہیں،

«اسم مقدس محمد مع تیرہ ابجد کی روشنی میں»

«محمدؐ»	م	ح	م	د	+۱۳	«حاصل جمع»
«اعداد»	۴۰	۸	۴۰	۴	۱۳	«۱۰۵»

اسی طرح سے زُرِ میں اسم «لباس واجب» کے اعداد «۱۰۵» بنتے ہیں،

«لباس واجب ابجد کی روشنی میں»

«لباس واجب»	ل	ب	ا	س	و	ا	ج	ب	«حاصل جمع»
«اعداد»	۳۰	۲	۱	۶۰	۶	۱	۳	۲	«۱۰۵»

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿چھٹا باب﴾

﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ﴾

﴿زُبُر وبینات کے آئینے میں﴾

﴿سرکارؑ کے جلوے﴾ ﴿پہلا جلوہ﴾

﴿عدد ۱۱۰ کے راز﴾

﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ زُبُر سے زُبُر کی روشنی میں﴾

مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کے اعداد زُبُر کی روشنی میں ﴿۱۱۰﴾ بنتے ہیں، کہ جس کو ہر شخص جانتا بھی ہے سمجھتا بھی ہے مانتا بھی ہے، کوئی مانے یا نہ مانے تب بھی مولا کے نام کے عدد ﴿۱۱۰﴾ ہی ہیں،

﴿اسم مقدس علی ابجد کی روشنی میں﴾

﴿علی﴾	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿جلوۃ اللہ﴾ اللہ تعالیٰ کے جلوے کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿جلوۃ اللہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جلوۃ اللہ﴾	ج	ل	و	ۃ	ا	ل	ل	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳	۳۰	۶	۵	۱	۳۰	۳۰	۵	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿دو میں﴾ دوسرے کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں، اس لیے کہ آپ

پہلے امام اور ﴿دومین﴾ دوسرے معصوم ہیں،

﴿دومین ابجد کی روشنی میں﴾

﴿دومین﴾	د	و	م	ی	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴	۶	۴۰	۱۰	۵۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿لباسہ واجب﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿لباسہ واجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿لباسہ واجب﴾	ل	ب	ا	س	ہ	
﴿اعداد﴾	۳۰	۲	۱	۶۰	۵	
﴿لباسہ واجب﴾	و	ا	ج	ب		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۱	۳	۲		﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿لابس وجوب﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿لابس وجوب ابجد کی روشنی میں﴾

لابس وجوب	ل	ا	ب	س	و	ج	و	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۲	۶۰	۶	۳	۶	۲	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿کمال ایجاد﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿کمال ایجاد ابجد کی روشنی میں﴾

﴿کمال ایجاد﴾	ک	م	ا	ل	ا	
﴿اعداد﴾	۲۰	۴۰	۱	۳۰	۱	

﴿کمال ایجاد﴾	ی	ج	ا	د		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰	۳	۱	۴		﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿محمد حیؔ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿محمد حیؔ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿محمد حیؔ﴾	م	ح	م	د	ح	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۴۰	۴	۸	۱۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿میزبان﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿میزبان ابجد کی روشنی میں﴾

﴿میزبان﴾	م	ی	ز	ب	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۱۰	۷	۲	۱	۵۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿باب نجاۃ الامۃ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿باب نجاۃ الامۃ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿باب نجاۃ الامۃ﴾	ب	ا	ب	ن	ج	
﴿اعداد﴾	۲	۱	۲	۵۰	۳	
﴿باب نجاۃ الامۃ﴾	ۃ	ا	م	ۃ		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵	۱	۴۰	۵		﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿ایجاد کمال﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿ایجاد کمال ابجد کی روشنی میں﴾

﴿ایجاد کمال﴾	ا	ی	ج	ا	د	
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۳	۱	۴	
﴿ایجاد کمال﴾	ک	م	ا	ل		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰	۴۰	۱	۳۰		﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿امن وجود﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿امن وجود ابجد کی روشنی میں﴾

﴿امن وجود﴾	ا	م	ن	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۵۰	۶	۳	۶	۴	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿وجود امن﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿وجود امن ابجد کی روشنی میں﴾

﴿وجود امن﴾	و	ج	و	د	ا	م	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۳	۶	۴	۱	۴۰	۵۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿امن ایجاد﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿امن ایجاد ابجد کی روشنی میں﴾

﴿امن ایجاد﴾	ا	م	ن	ا	ی	ج	ا	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۵۰	۱	۱۰	۳	۱	۴	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿جمال الٰہ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿جمال الٰہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جمال الہ﴾	ج	م	ا	ل	ا	ل	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳	۴۰	۱	۳۰	۱	۳۰	۵	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿الہ جمال﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿الہ جمال ابجد کی روشنی میں﴾

﴿الہ جمال﴾	ا	ل	ہ	ج	م	ا	ل	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۵	۳	۴۰	۱	۳۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿ایجاد امن﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿ایجاد امن ابجد کی روشنی میں﴾

﴿ایجاد امن﴾	ا	ی	ج	ا	د	ا	م	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۳	۱	۴	۱	۴۰	۵۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿اصل جمال﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿اصل جمال ابجد کی روشنی میں﴾

اصل جمال	ا	ہ	ل	ج	م	ا	ل	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۵	۳۰	۳	۴۰	۱	۳۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿جلال الہ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿جلال الہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جلال الہ﴾	ج	ل	ا	ل	ا	ل	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳	۱۰	۱	۳۰	۱	۳۰	۵	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿بلند جمال﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿لباسہ واجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿بلد جمال﴾	ب	ل	د	ج	م	ا	ل	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲	۳۰	۴	۳	۴۰	۱	۳۰	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿صبیح﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿صبیح ابجد کی روشنی میں﴾

﴿صبیح﴾	ص	ب	ی	ح	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۹۰	۲	۱۰	۸	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿مالک ایجاد﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿مالک ایجاد ابجد کی روشنی میں﴾

﴿مالک ایجاد﴾	م	ا	ل	ک	ا	
﴿اعداد﴾	۴۰	۱	۳۰	۲۰	۱	
﴿مالک ایجاد﴾	ی	ج	ا	د		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰	۳	۱	۴		﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿مالک وجود﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿مالک وجود ابجد کی روشنی میں﴾

مالک وجود	م	ا	ل	ک	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۱	۳۰	۲۰	۶	۳	۶	۴	﴿۱۱۰﴾

اسی طرح سے ﴿یمین﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۰﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿یمین ابجد کی روشنی میں﴾

«یمین»	ی	م	ی	ن	«حاصل جمع»
«اعداد»	۱۰	۴۰	۱۰	۵۰	«۱۱۰»

اسی طرح سے «ولی دین» کے اعداد بھی «۱۱۰» ہی بنتے ہیں،

«ولی دین ابجد کی روشنی میں»

«ولی دین»	و	ل	ی	د	ی	ن	«حاصل جمع»
«اعداد»	۶	۳۰	۱۰	۴	۱۰	۵۰	«۱۱۰»

اسی طرح سے «بجق» کے اعداد بھی «۱۱۰» ہی بنتے ہیں،

«بجق ابجد کی روشنی میں»

«بجق»	ب	ج	ق	«حاصل جمع»
«اعداد»	۲	۸	۱۰۰	«۱۱۰»

اسی طرح سے اردو اور فارسی زبان میں «نمک» کے اعداد بھی «۱۱۰» ہی بنتے ہیں،

«نمک ابجد کی روشنی میں»

«نمک»	ن	م	ک	«حاصل جمع»
«اعداد»	۵۰	۴۰	۲۰	«۱۱۰»

یہاں پہ اس موقع پہ مجھے ایک عربی شاعر کا شعر یاد آرہا ہے، کیا خوب کہا ہے ارشاد فرماتے ہیں،

«فی میم محمدؐ وفی عین علیؑ» «معنی العلاوہ مومن کل ولی»

«من عدھما بابجد فلکھما» «مجموعھما مطابق لاسم علیؑ»

﴾بسمہ تعالیٰ﴿

﴾اسم مقدس امیر المومنین﴿

﴾زُبُر وبینات کے آئینے میں﴿

﴾دوسرا جلوہ﴿

﴾عدد ۱۱۱ کے راز﴿

﴾اسم مقدس امیر المومنین زُبُر سے زُبُر کی روشنی میں﴿

مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کے اسم مقدس میں اگر اللہ سے متعلق ایک عدد شامل کیا جائے تو بنتے ہیں،﴾۱۱۱﴿اور اب ہم یہاں پہ﴾۱۱۱﴿کے کچھ راز دیکھتے ہیں،

﴾علی +۱﴿ کے اعداد ﴾۱۱۱﴿ بنتے ہیں،

﴾علی+۱﴿	ع	ل	ی	+۱	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۷۰	۳۰	۱۰	+۱	﴾۱۱۱﴿

اسی طرح سے﴾کافی﴿کے اعداد بھی﴾۱۱۱﴿ہی بنتے ہیں،

﴾کافی﴿	ک	ا	ف	ی	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۲۰	۱	۸۰	۱۰	﴾۱۱۱﴿

اسی طرح سے﴾وسیلہ﴿کے اعداد بھی﴾۱۱۱﴿ہی بنتے ہیں،

﴾وسیلہ﴿	و	س	ی	ل	ہ	﴾حاصل جمع﴿
﴾اعداد﴿	۲	۶۰	۱۰	۱۰	۵	﴾۱۱۱﴿

اسی طرح سے﴾اصلِ ایجاد﴿کے اعداد بھی﴾۱۱۱﴿ہی بنتے ہیں،

﴿امان ابجاد﴾	ا	م	ا	ن	ا	
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۱	۵۰	۱	
﴿امان ابجاد﴾	ی	ج	ا	د	----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱۰	۳	۱	۴	----	﴿۱۱۱﴾

اسی طرح سے فارسی زبان میں ﴿ایمنی﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۱۱﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿ایمنی﴾	ا	ی	م	ن	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۴۰	۵۰	۱۰	﴿۱۱۱﴾

﴿باسمہ تعالیٰ﴾

﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ﴾

﴿زُبُر و بیّنات کے آئینے میں﴾

﴿تیسرا جلوہ﴾

﴿عدد ۲۱۷ کے راز﴾

﴿اسم مقدس علی بن ابی طالبؑ زُبُر سے زُبُر کی روشنی میں﴾

اسم مقدس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کو اگر زُبُر کی روشنی میں دیکھا اور پرکھا جائے تو جو اعداد حاصل ہوتے ہیں وہ ﴿۲۱۷﴾ ہیں، یعنی سرکار کے اسم مقدس علی بن ابی طالبؑ کے اعداد (۲۱۷) ہیں، یعنی اس اسم کو اگر الف کے بغیر قرائت کرینگے تو حاصل عدد یہ بنتے ہیں لیکن اگر اس کو الف کے ساتھ قرائت کریں تو اعداد (۲۱۸) بنتے ہیں کہ جن کے راز اگلے جلوے میں بیان کئے جائیں گے۔

اب سرکار کے اس نام کے ضمن میں کچھ جلوے دیکھتے ہیں۔

اسم مقدس ﴿علی بن ابی طالبؑ ابجد کی روشنی میں﴾

علی بن ابی طالبؑ	ع	ل	ی	ب	ن	ا	
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۱۰	۲	۵۰	۱	
علی بن ابی طالبؑ	ب	ی	ط	ا	ل	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲	﴿۲۱۷﴾

﴿لا یق جای نبی ابجد کی روشنی میں﴾

لایق جای نبیؑ	ل	ا	ی	ق	ج	
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۱۰	۱۰۰	۳	
لایق جای نبیؑ	ا	ی	ن	ب	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۵۰	۲	۱۰	﴿۲۱۷﴾

﴿ردواجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿ردواجب﴾	ر	ہ	و	ا	ج	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۵	۶	۱	۳	۲	﴿۲۱۷﴾

﴿علۃ امکان ابجد کی روشنی میں﴾

﴿علۃ امکان﴾	ع	ل	ۃ	ا	م	ک	ا	ن	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۳۰	۵	۱	۴۰	۲۰	۱	۵۰	﴿۲۱۷﴾

﴿دارواجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿دارواجب﴾	د	ا	ر	و	ا	ج	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴	۱	۲۰۰	۶	۱	۳	۲	﴿۲۱۷﴾

﴿مصباح عبد ابجد کی روشنی میں﴾

﴿مصباح عبد﴾	م	ص	ب	ا	ح	
﴿اعداد﴾	۴۰	۹۰	۲	۱	۸	
﴿مصباح عبد﴾	ع	ب	د	-----	-----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۷۰	۲	۴	-----	-----	﴿۲۱۷﴾

﴿مصباح کون ابجد کی روشنی میں﴾

﴿مصباح کون﴾	م	ص	ب	ا	ح	
﴿اعداد﴾	۴۰	۹۰	۲	۱	۸	
﴿مصباح کون﴾	ک	و	ن	----	----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰	۶	۵۰	----	----	﴿۲۱۷﴾

﴿رابطہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿رابطہ﴾	ر	ا	ب	ط	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۱	۲	۹	۵	﴿۲۱۷﴾

«بسمہ تعالیٰ»

«اسم مقدس امیر المومنینؑ»

«زُبر و بینات کے آئینے میں»

«چوتھا جلوہ»

«عدد ۲۱۸ کے راز»

«اسم مقدس علی ابن ابی طالبؑ زُبر سے زُبر کی روشنی میں»

اسم مقدس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیهما السلام کو اگر زُبر کی روشنی کے آئینے میں دیکھا اور پرکھا جائے تو جو اعداد حاصل ہوتے ہیں وہ «۲۱۸» ہیں،

پہلے ہم نے مولا کے نام کو «**الف**» کے بغیر دیکھا تھا، تو حاصل اعداد «۲۱۷» تھے، اور اب یہی نام «**الف**» یعنی «**ابن**» کے ساتھ ہے،

اور اسکے عدد «۲۱۸» بنتے ہیں اب سرکار کے اس نام کے ضمن میں کچھ جلوے دیکھتے ہیں

اسم مقدس «علی ابن ابی طالبؑ ابجد کی روشنی میں»

علی ابن ابی طالبؑ	ع	ل	ی	ا	ب	ن	ا	
«اعداد»	۷۰	۳۰	۱۰	۱	۲	۵۰	۱	
علی ابن ابی طالبؑ	ب	ی	ط	ا	ل	ب		حاصل جمع
«اعداد»	۲	۱۰	۹	۱	۳۰	۲		«۲۱۸»

«نایب مناب نبی ابجد کی روشنی میں»

«نایب مناب نبی»	ن	ا	ی	ب	م	ن	

﴿اعداد﴾	۵۰	۱	۱۰	۲	۴۰	۵۰	
﴿نائب مناب حق﴾	ا	ب	ن	ب	ی	---	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۲	۵۰	۲	۱۰	---	﴿۲۱۸﴾

﴿امام مومن ابجد کی روشنی میں﴾

﴿امام مومن﴾	ا	م	ا	م	م	
﴿اعداد﴾	۱	۵۰	۱	۴۰	۴۰	
﴿امام مومن﴾	و	م	ن	-----	-----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۴۰	۵۰	-----	-----	﴿۲۱۸﴾

﴿صفتِ واجب ابجد کی روشنی میں﴾

صفتِ واجب	ص	ف	ۃ	و	ا	ج	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۹۰	۸۰	۵	۶	۱	۳	۲	﴿۲۱۸﴾

﴿آیۂ رب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿آیۂ رب﴾	آ	ی	ہ	ر	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۵	۲۰۰	۲	﴿۲۱۸﴾

﴿راہِ واجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿راہِ واجب﴾	ر	ا	ہ	و	ا	ج	ب	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲۰۰	۱	۵	۶	۱	۳	۲	﴿۲۱۸﴾

﴿مصلح الوجود ابجد کی روشنی میں﴾

مصلح الوجود	م	ص	ل	ح	ا	

﴿اعداد﴾	۴۰	۹۰	۳۰	۸	۱	
مصلح الوجود	ل	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۶	۳	۶	۴	﴿۲۱۸﴾

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿اسمِ مقدس امیر المومنینؑ﴾

﴿زُبُر وبیّنات کے آئینے میں﴾

﴿پانچواں جلوہ﴾

﴿عدد ۱۲۹ کے راز﴾

﴿اسمِ مقدس امیر المومنین زُبُر سے زُبُر کی روشنی میں﴾

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیھما السلام کے وجود کو ﴿وجود علیؑ﴾ کو اگر زُبُر کے آئینے میں دیکھا اور پرکھا جائے تو جو اعداد حاصل ہوتے ہیں وہ ﴿۱۲۹﴾ ہیں، اس کے ضمن میں ہم کچھ اور اسرار کا جائزہ لیتے ہیں،

پس واضح ہے کہ جب ہم ﴿وجود علیؑ﴾ کے اعداد دیکھتے ہیں، وہ ﴿۱۲۹﴾ ہیں،

﴿وجود علیؑ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿وجود علیؑ﴾	و	ج	و	د	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۳	۶	۴	۷۰	۳۰	۲۰	﴿۱۲۹﴾

﴿نایب اللہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿نایب اللہ﴾	ن	ا	ی	ب	ا	ل	ل	ہ	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵۰	۱	۱۰	۲	۱	۳۰	۳۰	۵	﴿۱۲۹﴾

﴿بدل النبیؐ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿بدل النبیؐ﴾	ب	د	ل	ا	ل	ن	ب	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۲	۴	۳۰	۱	۳۰	۵۰	۲	۱۰	﴿۱۲۹﴾

بقیۂ واجب ابجد کی روشنی میں

بقیۂ واجب	ب	ق	ی	ۃ	و	ا	ج	ب	حاصل جمع
اعداد	۲	۱۰۰	۱۰	۵	۶	۱	۳	۲	۱۲۹

حاصل ابجد کی روشنی میں

حاصل	ح	ا	ص	ل	حاصل جمع
اعداد	۸	۱	۹۰	۳۰	۱۲۹

معطی ابجد کی روشنی میں

معطی	م	ع	ط	ی	حاصل جمع
اعداد	۴۰	۷۰	۹	۱۰	۱۲۹

صلاح ابجد کی روشنی میں

صلاح	ص	ل	ا	ح	حاصل جمع
اعداد	۹۰	۳۰	۱	۸	۱۲۹

﴿بسمہ تعالیٰ﴾

﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ﴾

﴿زُبُر وبینات کے آئینے میں﴾

﴿چھٹا جلوہ﴾

﴿عدد ۱۲۴ کے راز﴾

﴿اسم مقدس امیر المومنینؑ زُبُر سے زُبُر کی روشنی میں﴾

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیھما السلام کے وجود کو ﴿وجہ علیؑ﴾ کو اگر زُبُر کے آئینے میں دیکھا اور پرکھا جائے تو جو اعداد حاصل ہوتے ہیں وہ ﴿۱۲۴﴾ ہیں،

اسم مبارک و اسم مقدس امیر المومنین علیؑ کے ﴿۱۱۰﴾ اور وجہ کے ﴿۱۴﴾ بنتے ہیں کہ جن کا حاصل جمع ﴿۱۲۴﴾ ہے، اس اسم مقدس کے ضمن میں ہم کچھ اور اسرار کا جائزہ لیتے ہیں،

اسی طرح سے ﴿وجہ علیؑ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿وجہ علیؑ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿وجہ علیؑ﴾	و	ج	ہ	ع	ل	ی	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۳	۵	۷۰	۳۰	۱۰	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿واجب امکان﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿واجب امکان ابجد کی روشنی میں﴾

﴿واجب امکان﴾	و	ا	ج	ب	ا	
﴿اعداد﴾	۶	۱	۳	۲	۱	

﴿واجب امکان﴾	م	ک	ا	ن		﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۴۰	۲۰	۱	۵۰		﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿آیہ حق﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿آیہ حق کی روشنی میں﴾

﴿آیہ حق﴾	آ	ی	ہ	ح	ق	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۱۰	۵	۸	۱۰۰	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿جمال الایجاد﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿جمال الایجاد ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جمال الایجاد﴾	ج	م	ا	ل	ا	
﴿اعداد﴾	۳	۴۰	۱	۳۰	۱	
﴿جمال الایجاد﴾	ل	ا	ی	ج	ا،د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۱۰	۳	۴،۱	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿جمال الوجود﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿جمال الوجود ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جمال الوجود﴾	ج	م	ا	ل	ا	
﴿اعداد﴾	۳	۴۰	۱	۳۰	۱	
﴿جمال الوجود﴾	ل	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۶	۳	۶	۴	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿اجمل الایجاد﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿اجمل الایجاد ابجد کی روشنی میں﴾

﴿اجمل الایجاد﴾	ا	ج	م	ل	ا	
﴿اعداد﴾	۱	۳	۴۰	۳۰	۱	
﴿اجمل الایجاد﴾	ل	ا	ی	ج	ا، د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۱	۱۰	۳	۴، ۱	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿اجمل الوجود﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿اجمل الوجود ابجد کی روشنی میں﴾

﴿اجمل الوجود﴾	ا	ج	م	ل	ا	
﴿اعداد﴾	۱	۳	۴۰	۳۰	۱	
﴿اجمل الوجود﴾	ل	و	ج	و	د	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۳۰	۶	۳	۶	۴	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿امکان واجب﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿امکان واجب ابجد کی روشنی میں﴾

﴿امکان واجب﴾	ا	م	ک	ا	ن	
﴿اعداد﴾	۱	۴۰	۲۰	۱	۵۰	
﴿امکان واجب﴾	و	ا	ج	ب	------	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۶	۱	۳	۲	------	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿جلوہ وجہ اللہ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿جلوہ وجہ اللہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿جلوہ وجہ اللہ﴾	جُ	ل	و	ہ	و	ج	
﴿اعداد﴾	۳	۳۰	۶	۵	۶	۳	
﴿جلوہ وجہ اللہ﴾	ہ	ا	ل	ل	ہ	----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۵	۱	۳۰	۳۰	۵	----	﴿۱۲۴﴾

اسی طرح سے ﴿محبوب اللہ﴾ کے اعداد بھی ﴿۱۲۴﴾ ہی بنتے ہیں،

﴿محبوب اللہ ابجد کی روشنی میں﴾

﴿محبوب اللہ﴾	م	ح	ب	و	ب	
﴿اعداد﴾	۴۰	۸	۲	۶	۲	
﴿محبوب اللہ﴾	ا	ل	ل	ہ	----	﴿حاصل جمع﴾
﴿اعداد﴾	۱	۳۰	۳۰	۵	----	﴿۱۲۴﴾